اپریل ۱۹۹۱ء

ماہنامہ

# میثاق

لاہور

مدیر مسئول

ڈاکٹر اسرار احمد

سال گزشتہ کے دوران
تنظیمِ اسلامی کی کارکردگی کا ایک اجمالی جائزہ
سالانہ رپورٹوں کے آئینے میں

یکے از مطبوعات
تنظیمِ اسلامی

# انتہائی محروم شخص

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلم:

رَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ وَلَمْ یُغْفَرْ لَهٗ۔

وَرَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ اَوْاَحَدَهُمَا وَهُمَا حَیٌّ وَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔

وَرَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ ... اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی (یعنی وہ ذلیل و رسوا ہوگیا) جس کی زندگی میں رمضان داخل ہوا' پھر اس طرح سے گزر گیا کہ اس شخص کی مغفرت نہ ہو سکی۔ (یعنی اس نے ماہ رمضان کو غفلت میں گزار دیا)۔

☆ ... اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہوئی جس نے اپنے والدین کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو زندہ پایا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کروا دیا۔ (یعنی اسے اپنے والدین کی خدمت کا موقع ملا' لیکن اس نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا)۔

☆ ... اور وہ شخص بھی ذلیل و رسوا ہوا جس کے پاس میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔

منجانب : ایک بندۂ خدا

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهٖ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (القرآن)

ترجمہ: اور اپنے اُوپر اللہ کے فضل کو اور اس کے اُس میثاق کو یاد رکھو جو اُس نے تم سے لیا جبکہ تم نے اقرار کیا کہ ہم نے مانا اور اطاعت کی۔

# ماہنامہ میثاق لاہور

مدیر مسئول
ڈاکٹر اسرار احمد


جلد: ۴۰
شمارہ: ۴
رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ
اپریل ۱۹۹۱ء
فی شمارہ ۵/-
سالانہ زرِتعاون ۵۰/-


**SUBSCRIPTION RATES OVERSEAS**

U S A US $ 12/=
c/o Dr Khursid A. Malik
SSQ 810 73rd street
Downers Grove I L 60516
Tel : 312 969 6755

c/o Mr. Rashid A. Lodhi
SSQ 14461 Maisano Drive
Sterling Hgts MI 48077
Tel : 313 977 8081

CANADA US $ 12/=
c/o Mr. Anwar H. Qureshi
SSQ 323 Rusholme Rd # 1809
Toronto Ont M6H 2 Z 2
Tel : 416 531 2902

UK & EUROPE US $ 9/=
c/o Mr. Zahur ul Hasan
18 Garfield Rd Enfield
Middlessex EN 34 RP
Tel : 01 805 8732

MID EAST DR 25/=
c/o Mr. M. Ashraf Faruq
JKQ P.O. Box 27628
Abdu Dhabi
Tel : 479 192

INDIA US $ 6/=
c/o Mr. Hyder M. D. Ghauri
AKQI 4-1-444, 2nd Floor
Bank St Hyderabad 500 001
Tel : 42127

K S A SR 25/=
c/o Mr. M. Rashid Umar
P O. Box 251
Riyadh 11411
Tel : 476 8177

JEDDAH (only) SR 25/=
c/o Mr. M.A. Habib
CC 720 Saudia P.O. Box 167
Jeddah 21231
Tel : 651 3140

D.D./Ch. To, Maktaba Markazi Anjuman Khudam ul Quran Lahore.
U B L Model Town Ferozpur Rd Lahore.

ادارۂ تحریر

شیخ جمیل الرحمٰن
حافظ عاکف سعید
حافظ خالد محمود خضر


مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور رجسٹرڈ

مقامِ اشاعت: ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۴۷۰۰۔ فون: ۰۳-۸۵۶۰۰۴-۸۵۶۰۰

سب آفس: ۱۱۔ داؤد منزل، نزد آرام باغ شاہراہ لیاقت کراچی ۔ فون: ۲۱۶۵۸۶

پبلشرز: لطف الرحمٰن خان، طابع: رشید احمد چودھری، مطبع: مکتبہ جدید پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

# مشمولات

**عرضِ احوال** —————— ۳

خالد محمود خضر

**الہدیٰ (قسط ۳۷)** —————— ۵

سورۃ الصّف: جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے ضمن میں جامع ترین سورۃ (۶)

ڈاکٹر اسرار احمد

**حسنِ انتخاب** —————— ۱۷

ایمان اور عمل صالح کا باہمی تعلق

علّامہ سید سلیمان ندویؒ

**ارتکاب گناہ کے اسباب** —————— ۲۴

ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور

**رفتارِ کار** —————— ۳۳

کراچی کا جلسۂ عام

**رپورتاژ** —————— ۳۹

"رہ نوردِ شوق"

**رفتار کار** —————— ۵۱

سالِ گزشتہ کے دوران تنظیم اسلامی کی کارکردگی کا جائزہ
سالانہ رپورٹوں کی روشنی میں

- ☐ مرکزی رپورٹ تنظیمِ اسلامی پاکستان
- ☐ تنظیمِ اسلامی بیرونِ پاکستان (مشرقِ وسطیٰ)
- ☐ تنظیمِ اسلامی بیرونِ پاکستان (اوورسیز)
- ☐ تنظیمِ اسلامی کوئٹہ
- ☐ تنظیمِ اسلامی پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عرض احوال

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ جو ہر سال اللہ تعالیٰ کی رحمتوں' برکتوں اور مغفرتوں کے ساتھ سایہ فگن ہوتا ہے' تیزی کے ساتھ ہم سے رخصت ہو رہا ہے اور ان سطور کی تحریر کے وقت اس کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے **"عِتقٌ من النار"** قرار دیا ہے۔ ماہ صیام کے یہ آخری چند ایام ہمیں غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں کہ آیا واقعتہً ہم اس ماہ مبارک کی گزری ہوئی بابرکت ساعات سے بھرپور فائدہ اٹھا کر ربِ غفور و رحیم کی رحمتوں کو کما حقہ اپنے دامن میں سمیٹ سکے ہیں؟...... اور اس کا یہ آخری عشرہ بھی اگر ہم اپنی غفلت کی نذر نہ کر دیں تو یہ ہمارے لئے سابقہ کوتاہیوں کی مکمل تلافی اور نار جہنم سے رستگاری کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اسی عشرے میں وہ عظیم رات "لیلۃ القدر" ہے جسے خود رب العزت نے **"خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ"** (ہزار مہینوں سے افضل) قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیلہ مبارکہ میں قیام کی سعادت حاصل کرنے والے خوش بخت کے لئے **"غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"** کی نوید جانفزا سنائی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ رمضان المبارک ہم سے اس حال میں رخصت ہو کہ ہم اس کے فیوض و برکات سے محروم اور تہی دامن رہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مصداق ٹھہریں کہ:

رَغِمَ انفُ رجلٍ دخل علیہ رمضان ثم انسلخ و لم یُغفر لہ

(ترمذی: عن ابی ہریرہ)

"اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی (وہ ذلیل و خوار ہوا) جس کی زندگی میں ماہ رمضان آیا' پھر اس طرح سے گزر گیا کہ اس کی مغفرت نہ ہو سکی!"

رمضان المبارک کی بابرکت راتوں کو قرآن حکیم کے انوار سے منور کرنے کے لئے داعیٔ رجوع الی القرآن ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے نماز تراویح کے ساتھ دورہ ترجمۂ قرآن کا جو سلسلہ ۱۹۸۴ء کے رمضان میں شروع کیا تھا' وہ بحمد اللہ اب ایک روایت کی صورت اختیار کر گیا ہے اور اس کے ذریعے ہر سال کثیر تعداد میں مرد و زن قرآن حکیم کے ترجمہ و تفہیم سے مستفید ہوتے ہیں۔ رفقاء و احباب کے علم میں ہو گا کہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب امسال کراچی میں دورۂ ترجمۂ قرآن کروا رہے ہیں۔ کراچی میں یہ پروگرام قرآن اکیڈمی کی زیر تعمیر عمارت میں ہو

رہا ہے' جو شہر سے ایک طویل مسافت پر واقع ہونے کے باوجود اس وقت مرجعِ خلائق بنی ہوئی ہے۔ دورۂ ترجمہ کے شرکاء کی تعداد اڑھائی سے تین صد ہے' جس میں آخری عشرہ میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ قرآن اکیڈمی میں عشاء کی نماز ۹ بجے ادا کی جاتی ہے اور تراویح' ترجمہ اور نمازِ وتر سے فراغت صبح تین ساڑھے تین بجے ہوتی ہے۔ دورۂ ترجمۂ قرآن کے علاوہ وہاں پر "اقامتی قرآنی تربیت گاہ" کا پروگرام بھی بحمد اللہ کامیابی سے چل رہا ہے' جس میں چالیس کے قریب طالبانِ قرآن شریک ہیں۔

قرآن اکیڈمی لاہور کی مسجد جامع القرآن میں' جہاں دورۂ ترجمۂ قرآن کا یہ مسلسل آٹھواں سال ہے' اِس سال ترجمۂ قرآن کی ذمہ داری محترم ڈاکٹر صاحب کے خلف الرشید حافظ عاکف سعید صاحب نبھا رہے ہیں۔ جناب عاکف صاحب کا اگرچہ یہ پہلا دورۂ ترجمہ ہے' لیکن وہ الحمدللہ انتہائی پر اعتماد لہجے میں بڑی سلاست و روانی کے ساتھ یہ ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ رفیق محترم حافظ محمد رفیق صاحب اس سال علامہ اقبال ٹاؤن کے رضا بلاک کی جامع مسجد میں دورۂ ترجمۂ قرآن کروا رہے ہیں' جہاں نمازیوں کی سہولت کے پیش نظر نماز تراویح پہلے ادا کرلی جاتی ہے اور اس کے بعد تراویح میں پڑھے گئے پارے کا ترجمہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شہر میں مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو اور قرآن سکول وسن پورہ سمیت پانچ مقامات پر امیر محترم کے ویڈیو کیسٹس کے ذریعے قرآن حکیم کے ترجمہ سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ دورۂ ترجمۂ قرآن کے یہ پروگرام درحقیقت دعوت رجوع الی القرآن ہی کے سلسلے کی ایک کڑی کی حیثیت رکھتے ہیں اور الحمدللہ اس کے بہت مفید اثرات محسوس کئے گئے ہیں۔

☆☆☆

'میثاق' کی گزشتہ اشاعت میں شامل اشتہار سے یہ اطلاع قارئین کرام کے علم میں آچکی ہوگی کہ قرآن کالج میں دینی تعلیم کا ایک سالہ نصاب' جس کا داخلہ بالعموم بی اے کلاسز کے ساتھ کیا جاتا ہے' امسال خلاف معمول رمضان المبارک کے فوراً بعد شروع ہو رہا ہے۔ یہ کلاس اگرچہ ترجیحاً گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ حضرات کے لئے ہے' تاہم بعض استثنائی صورتوں میں ایف اے پاس امیدواروں کو بھی داخلہ دیا جا سکتا ہے۔ امیر محترم کی خواہش ہے کہ تنظیم اسلامی کے رفقاء زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کورس میں شرکت کریں۔ ایک سال کے دورانیے کا یہ کورس چونکہ دو ششماہی سمسٹرز (Semesters) پر مشتمل ہے' لہٰذا ایسے

(باقی صفحہ ۷ پر)

الہدیٰ قسط: ۳۷

مباحثِ جہاد فی سبیل اللہ
درس ۲۳

# جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے موضوع پر

## قرآن حکیم کی جامع ترین سورۃ

# سورۃ الصّفّ

(۶)

## اللہ تعالیٰ کے قانون ہدایت و ضلالت کی ایک اہم دفعہ

سورۃ الصف کی آیت نمبر۵ (وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ الخ) جس سلسلۂ کلام اور جس ربط کے ساتھ اس سورۂ مبارکہ میں وارد ہوئی ہے' اس کے مطابق اس کا اصل مفہوم واضح ہو گیا۔ لیکن جیسا کہ بارہا عرض کیا گیا ہے' یہ بات پیشِ نظر رہے کہ قرآن مجید کی ہر آیت اپنی جگہ علم و حکمت کا ایک مکمل موتی ہے۔ اسے جب ایک سلسلۂ مضمون کی کڑی میں پرویا جاتا ہے تو اس کا ایک مفہوم اور ایک رخ معین ہو جاتا ہے' لیکن اس کا کوئی دوسرا رخ بھی ہو سکتا ہے جو اس سلسلۂ کلام کے اعتبار سے اگرچہ ضمنی قرار پائے گا لیکن اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہو گی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن حکیم کے علوم و معارف کے بہت سے قیمتی موتی اسی طرح آیات کے ضمنی مضامین کی حیثیت سے وارد ہوئے ہیں۔

یہاں فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ (پھر جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو بھی کج کر دیا) کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے قانونِ ہدایت و ضلالت کی ایک بہت

اہم دفعہ بیان ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ہدایت یا ضلالت میں سے کسی ایک کو اپنانے کا اختیار (CHOICE) دیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الدھر میں فرمایا گیا: **اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا** (خواہ وہ شکر کرنے والا بنے خواہ کفر کرنے والا)۔ چاہے ادھر آ جائے' چاہے ادھر چلا جائے۔ انسان اگر ہدایت کی راہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے لئے کھولتا چلا جائے گا' آسان کرتا چلا جائے گا۔ اور اگر وہ کجروی اختیار کرے گا تو وہی راستہ اس کے لئے آسان کر دیا جائے گا جس پر وہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اور جب انسان غلط راستے پر پڑ جائے اور پھر اس پر بڑھتا چلا جائے تو ایک وقت ایسا آتا ہے جسے ہم انگریزی میں "POINT OF NO RETURN" سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ گویا آدمی اس درجے آگے نکل گیا کہ اب واپسی کا امکان ہی نہیں۔ اس مرحلے کو قرآن ان الفاظ سے تعبیر کرتا ہے: **خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ** "اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کی سماعت پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں"۔ اسی کیفیت کے لئے یہاں **"اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ"** کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ یعنی جب انہوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو بھی ٹیڑھا کر دیا۔ اس لئے کہ اللہ کا یہ ضابطہ اور قانون ہے کہ وہ کسی کو بالجبر ہدایت کی راہ پر نہیں لانا چاہتا۔ چنانچہ آیت کے اختتام پر فرما دیا گیا: **وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ** ○ یعنی اللہ ان لوگوں کو جو فسق و فجور ہی کی راہ اختیار کر لیں' جو کجروی کو پسند کر لیں' زبردستی ہدایت نہیں دیا کرتا۔

مذکورہ بالا آیۂ مبارکہ میں تاریخ بنی اسرائیل کے ایک دور کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے' جب اللہ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے مابین موجود تھے اور اس کے باوجود ان کا طرز عمل یہ تھا۔ تورات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ بنی اسرائیل سے خطاب کر کے انہوں نے فرمایا: "اے قوم تُو تو اس چھنال کی مانند ہے کہ جو پہلی شب میں بے وفائی کی مرتکب ہوئی ہو!"

## حضرت مسیحؑ کی بعثت اور یہود کا معاندانہ رویہ

اگلی آیت میں بنی اسرائیل کی تاریخ کی ایک اور جھلک دکھائی جا رہی ہے۔ یہ قوم اپنی اس کجروی میں اس حد تک بڑھ گئی کہ جب سلسلۂ بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء اور

آخر الرسل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی تو آپ کے ساتھ بھی ان کا طرز عمل انتہائی معاندانہ رہا۔

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝

"اور جب کہا عیسیٰؑ ابن مریم نے کہ اولادِ یعقوب' میں تمہاری طرف اللہ کا فرستادہ ہوں' میں تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں اس کی کہ جو میرے سامنے موجود ہے تورات میں سے اور بشارت دیتے ہوئے آیا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام ہے احمد" (مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر جب وہ ان کے پاس صریح نشانیوں کے ساتھ آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو ہے"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس ایسی کھلی کھلی نشانیاں اور معجزات لے کر آئے تھے جو پہلے کسی کو نہ دیئے گئے تھے۔ حسّی معجزات میں مُردوں کو زندہ کر دینے اور مٹی سے پرندوں کی تخلیق سے بڑھ کر کسی معجزے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن علمائے یہود اور ان کے بڑے بڑے اصحابِ علم و فضل کی گراوٹ' ان کی پستی' اور حق سے ان کے بعد کا عالم یہ ہوگیا کہ ایسے صریح معجزے دیکھ کر بھی ان بدبختوں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور چونکہ جادو کفر ہے' لہٰذا یہ مرتد ہے' اور واجب القتل ہے۔ تو بنی اسرائیل نے اللہ کے ایک جلیل القدر پیغمبر کے ساتھ یہ طرز عمل اختیار کیا۔ یہ گویا کہ تاریخ بنی اسرائیل کا دوسرا دور ہے۔

اس آیۂ مبارکہ میں بھی ایک مضمون جو اس سورت کے سلسلۂ کلام کی نسبت سے تو اگرچہ ضمنی کہلائے گا' لیکن اپنی جگہ پر بہت اہم ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ایک عجیب شان کی حامل ہے۔ وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے' بلکہ شریعتِ موسوی ہی کی تجدید کے لئے آئے تھے۔ متی کی انجیل میں "SERMON OF THE MOUNT" میں ان کا یہ جملہ موجود ہے:

"DON'T THINK I HAVE COME TO DESTROY LAW"

یعنی کبھی یہ نہ سمجھنا کہ میں شریعت کو ختم کرنے آیا ہوں۔ آپ شریعت کو ختم کرنے کے لئے نہیں' بلکہ شریعت کو قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ ان کی ایک حیثیت ہے شریعتِ موسوی کے مجدد کی اور ایک حیثیت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشرو اور آپ کے بارے میں بشارت و خوشخبری دینے والے کی۔ تو "**مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ**" کے الفاظِ مبارکہ میں بعثتِ عیسوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے دو پہلو بھی بیان ہوگئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کی جو روش رہی اس کو واضح کرنے کے بعد فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ

"اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تراشے جبکہ اسے اسلام کی طرف پکارا جا رہا ہو"

یہ آیت کچھ برزخی مزاج کی ہے۔ اس کا تعلق آیۂ ماسبق سے بھی جڑ جاتا ہے اور آیۂ مابعد سے بھی۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں یہود کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ بھی موجود ہے اور بعثتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو ان کا سلوک رہا' وہ بھی اس کے آئینے میں دیکھا جا سکتا ہے۔ فرمایا گیا کہ ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کریں' جبکہ انہیں اسلام کی طرف پکارا جا رہا ہو۔ اسلام کی دعوت دی جا رہی ہو! حضرت مسیح علیہ السلام بھی دعوتِ اسلام لے کر آئے تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعوتِ اسلام لے کر آئے۔ آیت کے آخر میں فرمایا:

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

"اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا"

ربطِ کلام کو ذہن میں رکھ کر غور کیجئے کہ قول اور فعل کے تضاد سے کوئی امتِ مسلمہ پستی کی کس حد تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کے لئے ایک نشانِ عبرت کے طور پر تاریخِ بنی اسرائیل کے یہ ادوار سامنے لائے جا رہے ہیں۔

## ؏ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

اس کے بعد آتی ہے وہ آیت جس میں یہود کے اس طرزِ عمل کا ذکر ہے' جو انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختیار کیا' اور جس کی طرف اشارہ اس سے پہلی آیت میں موجود ہے۔ یہود کی بدبختی اور بدنصیبی ملاحظہ ہو کہ وہ خود منتظر تھے آخری نبی کی بعثت کے' اور ان سے یہ توقع تھی کہ وہ بڑھ کر آپ کا استقبال کریں گے۔ ان کے کچھ قبیلے آکر عرب میں آباد ہی اس لئے ہوئے کہ ان کی کتابوں میں یہ خبر تھی کہ کھجوروں کی سرزمین میں آخری نبی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ اس امید میں کہ ہم اس کا وقت پا لیں اور اس کے ساتھی بن سکیں' ان کے کچھ قبیلے یہاں آکر آباد ہوئے اور وہ اوس و خزرج کے لوگوں کو دھمکایا کرتے تھے کہ اس وقت تو تم ہم پر غالب ہو' ہمیں دبا لو جتنا چاہو' لیکن ایک وقت آنے والا ہے اور وہ دور نہیں کہ نبی آخر الزمان کا ظہور ہونے والا ہے اور جب ہم ان کے ساتھ ہو کر تم سے جنگ کریں گے تو تم ہم پر غالب نہ آسکو گے۔ لیکن یہود کی کہی ہوئی اسی بات کی وجہ سے اوس اور خزرج کے لوگ ایمان میں پیش قدمی کر گئے۔ بیعتِ عقبۂ اولیٰ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے لئے آئے ہوئے مدینہ کے چھ افراد کے سامنے دعوت پیش کی تو انہوں نے کنکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور آپس میں سرگوشی کی کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی رسول ہیں جن کا یہود حوالہ دیا کرتے ہیں اور جن کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور آؤ اس سے پہلے کہ یہود پیش قدمی کریں' ہم ان پر سبقت کریں اور ایمان لے آئیں۔ تو اللہ نے انہیں ایمان کی دولت سے سرفراز فرما دیا اور یہود اس نعمت سے محروم رہے۔ اور نہ صرف محروم رہے بلکہ یہ قوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہی اور آپ کے خلاف سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں کھلے کھلے کافروں اور مشرکوں کو مات کر گئی۔ یہاں قرآن نے ان پر ایک تعریض کے انداز میں ان کی جو اصل صورت حال تھی' اس کا نقشہ ان عجیب الفاظ میں کھینچا ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ

"یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں"۔

مولانا ظفر علی خاں نے دراصل یہیں سے اپنے اس شعر کے لئے خیال اخذ کیا ہے:۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

**"یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم"** کے الفاظ میں خاص طور پر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہود کبھی بھی کھلے میدان میں حضورؐ کا مقابلہ نہ کر سکے۔ ابو جہل مقابلے پر آیا تو مرنے اور مارنے کے لئے آیا اور اس نے اپنی گردن کٹالی۔ لیکن یہود میں یہ حوصلہ نہ تھا۔ قرآن مجید میں ایک دوسرے مقام پر یہ بات فرمائی گئی ہے کہ اے نبیؐ یہ یہودی کبھی آپ کے ساتھ کھلے میدان میں مقابلے کے لئے نہ آئیں گے۔ ان کا سارا معاملہ کہیں دیواروں کے پیچھے سے اپنا تحفظ لے کر' کہیں چھتوں کے اوپر سے پتھر برسا کر یا دوسروں کو ابھار کر اور اشتعال دلا کر آپ کے خلاف اکسانے کی طرح کا ہی ہوگا۔ یہاں اسی کی طرف تعریض کے انداز میں اشارہ کیا ہے کہ یہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دینا چاہتے ہیں۔

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝

"اور اللہ تو اپنے نور کا اتمام کر کے رہے گا' اگرچہ یہ کافروں کو کیسا ہی ناگوار گزرے"۔

اللہ کا یہ اٹل فیصلہ ہے اور تاریخ نسل انسانی کا وہ وقت آچکا ہے کہ اس نور کا اتمام کر دیا جائے' اس ہدایت کی تکمیل ہو جائے' وہ وقت آ جائے جبکہ اعلان عام ہو کہ **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا** اور اللہ کا یہ اٹل فیصلہ پورا ہو کر رہے گا اور بعثتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام حکمت خداوندی کے اسی تقاضے کے تحت ہوئی ہے۔

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصدِ بعثت

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝

"وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو الہدیٰ اور دینِ حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کر دے اس کو کل کے کل دین پر... خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار گزرے"۔

عالمِ واقعہ میں اللہ کے نور کے اتمام کی صورت یہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو "الہدیٰ" یعنی قرآن مجید دے کر بھیجا ہے' اس کا نور عام ہوگا۔ اس عالم میں اس قرآن مجید کا چرچا ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قرآن کی مکمل طور پر تبلیغ فرمائیں گے اور اس کے ساتھ دینِ حق یعنی جو نظامِ عدل و قسط دے کر وہ بھیجے گئے ہیں' اسے قائم اور نافذ کر کے نوعِ انسانی پر اتمامِ حجت فرمادیں گے۔ اسی کے بارے میں فرمایا گیا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ یعنی دین کی تکمیل اور نوعِ انسانی پر نعمتِ خداوندی کا اتمام بعثتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں ہو کر رہے گا۔

## کارِ رسالت کی تکمیل کے لئے اہلِ ایمان کی ذمہ داریاں

اس کے بعد اب وہ آیت آرہی ہے جس کا اس درس کے آغاز میں حوالہ دیا گیا تھا۔ جب اللہ کا اٹل فیصلہ یہ ہے تو اب اس کے لئے اہلِ ایمان کو جان اور مال کھپانا ہے۔ چنانچہ یہاں اہلِ ایمان کو اس کے لئے آمادہ کیا جا رہا ہے۔ کسی کو کسی کام پر آمادہ کرنے کے دو انداز ہوتے ہیں۔ ایک ترغیب و تشویق کا انداز ہے کہ یہ کرو گے تو یہ اجر ملے گا' یہ بدلہ ملے گا' یوں شاباش ملے گی' اس طرح تمہاری خدمات کا اعتراف کیا جائے گا' تمہیں ان خلعتوں سے نوازا جائے گا۔ اور دوسرا انداز یہ کہ اگر نہ کرو گے تو یہ سزا ملے گی۔ ان میں سے پہلا تشویق کا انداز ہے اور دوسرے کے اندر دھمکی اور وعید کا پہلو ہے۔ اس لئے پہلے کو "ترغیب" اور دوسرے کو "ترہیب" کہا جاتا ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کے عین مرکز میں بعثتِ محمدیؐ کا مقصد معیّن ہوا ہے۔ اس کے لئے یہاں اہل ایمان کو جہاد کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اور اس کے لئے ترغیب اور ترہیب کے دونوں انداز اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اس سورۂ مبارکہ کا پہلا رکوع بھی ترہیب پر مشتمل تھا کہ اگر دین کے تقاضوں پر عمل پیرا نہ ہوگے تو قول و عمل کے تضاد کے مرتکب گردانے جاؤ گے' اللہ تمہارے طرزِ عمل سے بیزار ہوگا اور تم اس کے غضب کے مستحق ٹھہرو گے۔ اور اس طرح تم گویا کہ یہود کے نقشِ قدم کی پیروی کرو گے جنہوں نے یہ طرز عمل اختیار کیا اور وہ اس مقام اور منصب سے معزول کر دیئے گئے جہاں آج تمہارا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ دوسرے رکوع میں ترغیب کا انداز غالب ہے' اگرچہ اس کی ابتدا بھی ترہیب سے

کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝

"اے اہلِ ایمان' کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں (آخرت کے) دردناک عذاب سے چھٹکارا دے؟"

گویا کہ یہاں یہ بات IMPLIED ہے کہ اگر تم یہ نہ کرو گے تو چھٹکارا پانے کی کوئی امید نہیں۔ اگر تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ محض یہ کہنے سے کہ "ہم ایمان لے آئے" چھٹکارا ہو جائے گا تو یہ امیدِ موہوم ہے' خیالِ خام ہے۔ سورۃ العنکبوت شروع ہوتی ہے ان الفاظ سے: **الم ○ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون** ○ "کیا لوگوں نے یہ سمجھا تھا کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہ جائے گا؟" انہیں پرکھا نہ جائے گا' ان کی آزمائش نہ کی جائے گی' انہیں جانچا نہ جائے گا' انہیں امتحانوں کی بھٹیوں میں ڈالا نہ جائے گا؟ وہی بات یہاں فرمائی جا رہی ہے کہ اگر کسی نے یہ سمجھا تھا کہ محض یہ کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے' چھٹکارا ہو جائے گا تو یہ خیالِ خام ہے۔ اگر عذابِ الیم سے چھٹکارا پانا چاہتے ہو تو ایک کاروبار کرنا پڑے گا' ایک مشقت جھیلنی پڑے گی' ایک محنت کرنی ہوگی۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ۔

"(وہ یہ ہے کہ) ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر' اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے"۔

ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

"یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو"

اگر تم واقعی علم رکھتے ہو' اگر ہوشمند ہو' باشعور ہو' نفع اور نقصان کا صحیح فہم تمہیں حاصل ہے تو جان لو کہ یہی بہتر ہے۔ اپنی جان کا اللہ کی راہ میں دے دینا درحقیقت اس جان کو ہمیشہ کے لئے جاوداں بنا لینا ہے۔ جیسا کہ سورہ البقرہ میں فرمایا گیا: **ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون** ○ اسی طرح اگرچہ بظاہر مال

سے محبت ہے' اور اس کو جمع کر کے سینت سینت کر رکھنے کی طرف طبیعت کا میلان ہے' لیکن اگر تم حقیقت شناس اور حقیقت بیں ہو تو جان لو کہ اللہ کے راستے میں' اس کے دین کی سربلندی کے لئے اس کا کھپا دینا اور لگا دینا ہی بہتر ہے۔

## مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے انعاماتِ ربّانی

اگلی دو آیات پر گویا کہ اسی آخری ٹکڑے **(ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون)** کی شرح ہیں' جن میں "ترغیب" کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان میں ایک کے بعد دوسرے انعام اور اعلیٰ مراتب کا ذکر ہے کہ اگر یہ کرو گے تو کیا کیا کچھ ملے گا۔ تو سب سے پہلے فرمایا:

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔ "وہ تمہاری خطائیں معاف فرمائے گا"۔

یعنی اگر تم اس راستے پر قدم بڑھاتے چلو اور اس سے دامن بچا کر نکلنے کی کوشش نہ کرو' اس فرض منصبی کی ادائیگی سے پہلو تہی نہ ہو تو پھر اگر کہیں کوئی لغزش یا خطا ہو بھی گئی تو اللہ کا پہلا وعدہ تو یہ ہے کہ تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا' تمہاری غلطیوں کو معاف فرما دے گا' تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔

مزید برآں یہ کہ:

وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ۔

"اور تمہیں داخل کرے گا ان باغات میں جن کے دامن میں ندیاں بہتی ہوں گی، اور ان پاکیزہ گھروں میں جو جنّات عدن میں ہیں"۔

یعنی ہمیشہ باقی رہنے والے رہائشی باغات (RESIDENTIAL GARDENS) میں تمہیں اعلیٰ مسکن عطا فرمائے گا۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ "یہ ہے اصل کامیابی!"

یہ ہے اصل فوز و فلاح۔ یعنی اصل کامیابی و کامرانی آخرت کی کامیابی ہے۔ یہ وہی مضمون ہے جو ہم پورے شدومد (EMPHASIS) کے ساتھ سورۃ التغابن میں پڑھ چکے ہیں۔ وہاں فرمایا گیا: **ذالک یوم التغابن۔** "وہ ہے ہار اور جیت کے فیصلے کا دن"۔ جو اس روز جیتا وہ جیتا' اور جو اس روز ہارا وہ ہارا۔ جو اس روز کامیاب قرار دیا گیا' وہی کامیاب ہے اور

جو اس روز ناکام قرار پایا' وہی ناکام ہے۔ چنانچہ اصل کامیابی یہی ہے' بڑی کامیابی یہی ہے!

## نصرتِ خداوندی اور فتحِ قریب کا وعدہ

وَ اُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا "اور ایک اور چیز جو تمہیں بہت محبوب ہے"۔

یہ بڑا ہی عجیب اور قابل توجہ پیرایۂ کلام ہے۔ اللہ کے نزدیک تو اصل کامیابی وہ ہے جس کا ذکر ہو چکا' لیکن ایک اور چیز کا بھی وعدہ ہے' جو تمہیں بہت محبوب ہے۔ اور وہ ہے:

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۝ "اللہ کی طرف سے مدد اور جلد فتح یابی"۔

یعنی اللہ کی طرف سے مدد کا وعدہ بھی ہے اور اس فتح کا بھی جو زیادہ دور نہیں ہے۔ اب یہ مرحلہ آیا چاہتا ہے۔ اللہ کے دین کا غلبہ ہوا چاہتا ہے۔ درحقیقت اس سورۂ مبارکہ کے زمانۂ نزول کو اگر ذہن میں رکھا جائے تو ان آیات کا مفہوم صحیح طور پر سامنے آتا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ آیات غزوۂ احزاب کے فوراً بعد نازل ہوئیں۔ غزوۂ احزاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جدوجہد' کشمکش اور انقلابی دعوت میں ایک فیصلہ کن موڑ (TURNING POINT) کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد نظر آ رہا تھا کہ گویا اب صورتِ حال تبدیل ہو جانے والی ہے۔ (TABLES WERE TO BE TURNED) اس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے فوراً بعد ان الفاظ میں ارشاد فرما دیا تھا کہ: **"لَنْ يَغْزُوْكُمْ قُرَيْشٌ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَلٰكِنَّكُمْ تَغْزُوْنَهُمْ"** یعنی اے مسلمانو' اس سال کے بعد اب قریش تم پر حملہ آور نہ ہوں گے' یہ ان کی طرف سے آخری حملہ تھا۔ کفر کی کمر ٹوٹ چکی اور کفار حوصلہ ہار گئے۔ اب اقدام تمہاری طرف سے ہوگا۔ اسی کا گویا نقشہ ہے جو اس آیہ مبارکہ کے الفاظ میں سامنے آ رہا ہے۔ اللہ کی طرف سے فتح و نصرت کے وعدے کے ساتھ فرمایا جا رہا ہے:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ "اور اے نبیؐ اہل ایمان کو بشارت دے دیجئے!"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا فرمانِ مبارک اور اس آیۂ مبارکہ کے مابین ایک گہرا منطقی ربط معلوم ہوتا ہے اور حضورؐ کا وہ قول اغلباً ... واللہ اعلم ... اسی آیۂ مبارکہ کے نزول کے بعد کی بشارت محسوس ہوتا ہے۔ یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ اے نبیؐ' اہل ایمان کو بشارت دیجئے کہ اب وہ مرحلہ دور نہیں ہے۔ اب اللہ کی مدد آیا چاہتی ہے

اور فتح تمہارے قدم چومنے کو ہے۔ لیکن اس پورے معاملے کو "اُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ کی نگاہ میں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے کہ تم کامیاب ہوتے ہو یا ناکام! اس کے نزدیک تو اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ بندہ مومن کا فرض ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے' اسے اللہ کی راہ میں لگا دے اور اپنے تمام وسائل میدان میں لا ڈالے۔ دنیا میں وہ کامیاب ہوتا ہے یا ناکام' اس سے اس کی حقیقی کامیابی اور ناکامی کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب یومِ احد ہی کو شہید ہو گئے اور انہوں نے دین کا غلبہ اپنی نگاہوں سے نہیں دیکھا۔ انہوں نے وہ دور نہیں دیکھا جب اللہ کے دین کا جھنڈا لہرا رہا تھا' جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفات یا وادیٔ منیٰ میں سوا لاکھ کے مجمع کو خطاب فرما رہے تھے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ناکام ہوئے۔ نعوذ باللہ من ذالک! یہی وجہ ہے کہ یہاں ان دو وعدوں کو علیحدہ علیحدہ گروپ کیا گیا ہے۔ پہلا وعدہ خطاؤں کی بخشش اور داخلہ جنّت کا ہے' جسے "اصل کامیابی" قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرا وعدہ اور خوشخبری ایک ایسی چیز کے بارے میں ہے جس کے لئے فرمایا گیا کہ "جو تمہیں بہت پسند ہے"۔ انسان بر بنائے طبع بشری اپنی جدوجہد کے نتائج کو دیکھنا چاہتا ہے' اپنی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہوئے دیکھنے کی خواہش انسان میں فطری طور پر ہوتی ہے۔ یہاں اس کی طرف اشارہ فرما دیا گیا۔

## "کُوْنُوْا انصار اللہ" کی پکار

اب ہم اس سورۂ مبارکہ کی آخری آیت کا مطالعہ کریں گے جو ایک طویل آیت ہے۔ اور منطقی اعتبار سے یہ اس سلسلۂ مضمون کا ایک انتہائی اہم اور بلند ترین مقام ہے جو گزشتہ آیات میں چلا آ رہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ ـ

"اے اہلِ ایمان اللہ کے مددگار بنو!"

اس کا تعلق اس سورۂ مبارکہ کی پہلی آیت کے ساتھ جوڑیئے۔ وہاں فرمایا گیا تھا: **سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ**... وہ زبردست ہے' کمال حکمت والا ہے۔ وہ غالب ہے' زبردست ہے' توانا ہے' اس کی حکومت اس پوری کائنات پر چھائی ہوئی ہے' اسے کسی کی نصرت کی کوئی احتیاج نہیں۔ وہ (معاذ اللہ) ضعیف نہیں ہے کہ

اسے کسی کی مدد کی احتیاج ہو۔ بایں ہمہ اگر بندہ مومن اس کے دین کے غلبے کے لئے سعی کر رہا ہو' اس کے دین کی سربلندی کے لئے جان اور مال کھپا رہا ہو' اس کے رسول کے مشن کی تکمیل کے لئے جسم و جان کی توانائیوں کو صرف کر رہا ہو' اپنے مال و اسباب اور وسائل و ذرائع کو اس راہ میں خرچ کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اس حد تک حوصلہ افزائی اور قدر افزائی فرماتے ہیں کہ اس کی اس جدوجہد کو اپنی نصرت سے تعبیر فرماتے ہیں۔ اور بندے کے لئے اس سے اونچا مقام اور کوئی نہیں ہے کہ مخلوق ہو کر خالق کا مددگار قرار پائے۔ عبد ہوتے ہوئے معبود کا مددگار قرار پائے۔ اور معبود اپنے بندوں سے کہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ-[۱۳] "اے اہل ایمان اللہ کے مددگار بنو!"

اس کے لئے اب یہاں تاریخ سے شواہد لائے گئے ہیں۔ بنی اسرائیل کی تاریخ جہاں بہت سی پستیوں کی امین ہے' وہاں اس میں رفعتیں بھی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے ع "ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما" کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بعد ان کے پیغام کی نشر و اشاعت میں جس تندہی کے ساتھ محنتیں کی ہیں' جو کوششیں کی ہیں' جس طرح کے مصائب جھیلے ہیں' جس طرح کی صعوبتیں اور شدائد برداشت کئے ہیں' وہ واقعہ یہ ہے کہ تاریخ انسانی کا اس پہلو سے ایک بڑا درخشاں باب ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا:

كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ-

"جیسے کہ کہا تھا عیسیٰ ابن مریمؑ نے اپنے حواریین سے کہ کون ہے میرا مددگار اللہ کی طرف؟"

چونکہ یہ کام اللہ کا ہے' اللہ کے دین کی تبلیغ اور اس کی نشر و اشاعت مقصود ہے لہٰذا اسے "اللہ کی طرف نصرت" سے تعبیر فرمایا۔ بعثتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مقصد اور اس کی غرض و غایت کو سامنے رکھئے تو کہا جائے گا کہ کون ہے جو اللہ کے دین کے غلبے اور اس کی سربلندی کی جدوجہد میں میرا مددگار ہو' میرا دست و بازو بنے' میرا ممدّ و معاون ہو' اس راہ میں میرا ساتھ دے؟

آپ نے دیکھا کہ "كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ" اور "مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ" میں نصرت کی دونوں نسبتیں آگئی ہیں۔ ایک نسبت اللہ کی طرف اور دوسری رسول کی طرف۔ یعنی اللہ

(باقی صـ۷۶ پر)

لائبریری
قرآن اکیڈمی

# ایمان اور عملِ صالح کا باہمی تعلّق

(از سیرۃ النبیؐ : علامہ سیّد سلیمان ندوی)

محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جس تعلیم کو لے کر آئے' اس کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ انسان کی نجات دو چیزوں پر موقوف ہے' ایک ایمان اور دوسری عمل صالح' کتاب سیرۃ النبی کی گزشتہ چوتھی جلد ایمان کی شرح و توضیح میں تھی' اب یہ پیش نظر حصہ عمل صالح کی تشریح و بیان میں ہے۔ ایمان بنیادی اصولوں پر یقین کامل رکھنے کا نام ہے۔ اور عمل صالح ان اصولوں کے مطابق عمل کا' کسی بات کا تنہا علم و یقین کامیابی کے لئے کافی نہیں' جب تک اُس علم و یقین کے مطابق عمل بھی نہ ہو؛

اسلام نے انسان کی نجات اور فلاح کو انہیں دو چیزوں یعنی ایمان و عمل صالح پر مبنی قرار دیا ہے لیکن افسوس ہے کہ عوام میں ایمان کو جو اہمیت حاصل ہے وہ عملِ صالح کو نہیں' حالانکہ یہ دونوں لازم و ملزوم کی حیثیت سے عملاً یکساں اہمیت رکھتے ہیں' فرق صرف اتنا ہے کہ ایمان بُنیاد ہے اور عملِ صالح اس پر قائم شدہ دیوار یا ستون' جس طرح کوئی عمارت بُنیاد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی' اسی طرح وہ دیوار یا ستوُن کے بغیر کھڑی بھی نہیں سکتی۔

ان دونوں کی بہترین مثال اقلیدس کے اصول اور اشکال کی ہے' ایمان کی حیثیت اصُول موضوعہ اور اصول متعارفہ کی ہے جن کو صحیح مانے بغیر اقلیدس کی شکلوں کا ثبُوت محال ہے لیکن اگر صرف اصول موضوعہ اور اصُول متعارفہ کو تسلیم کر لیا جائے اور ان کے مطابق شکلوں کو عمل نہ کیا جائے تو فنِ تعمیر و ہندسہ اور مساحت و پیمائش میں اقلیدس کا فن ایک ذرہ کار آمد نہیں ہو سکتا اور نہ اُس سے انسان کو وُہ فائدے حاصل ہو سکتے ہیں' وہ اس فن سے اصل مقصود ہیں۔

عوام کی اِس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ اس بارہ میں قرآن پاک کی تعلیم کو تفصیلاً پیش کیا جائے' قرآن پاک نے انسان کی فلاح و کامیابی کے ذریعہ کو بیسیوں آیتوں میں بیان کیا ہے مگر ہر جگہ بلا استثناء

ایمان اور عملِ صالح دونوں پر اس کو مبنی قرار دیا ہے اور ہر جگہ ایمان کو پہلی اور عملِ صالح کو دوسری مگر ضروری حیثیت دی ہے، فرمایا:

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

زمانہ (مع اپنی پوری انسانی تاریخ کے) گواہ ہے کہ انسان گھاٹے میں ہے لیکن وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

(العصر۔ ۱ تا ۳)

زمانہ کی پوری انسانی تاریخ اس حقیقت پر شاہد عادل ہے کہ انہیں افراد اور قوموں پر فوز و فلاح اور کامیابی کے دروازے کھلے ہیں جنہیں ربانی حقائق کا یقین تھا اور اس یقین کے مطابق اُن کے عمل بھی نیک ہوتے رہے ایک دُوسری آیت میں فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ (التین، ۴ تا ۶)

بیشک ہم نے انسان کو بہترین حالت درستی میں پیدا کیا پھر اس کو سب سے نیچوں کے نیچے لوٹا دیا لیکن جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اُن کے لئے نہ ختم ہونے والی مزدوری ہے

اس آیت میں انسانی فطرت کی بہترین صلاحیت کو پھر خود انسانوں کے ہاتھوں سے اُس کی بدترین منزل تک پہنچ جانے کو بیان کیا گیا لیکن اس بدترین منزل کی پستی سے کون بچائے جاتے ہیں، وہ جن میں ایمان کی رفعت اور عملِ صالح کی بلندی ہے۔ یہود سے جن کو یہ دعویٰ تھا کہ بہشت انہیں کے ٹھیکہ میں ہے یہ فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (البقرۃ: ۸۲)

اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہی جنت والے ہیں۔

یعنی جنت کا حصول نسل اور قومیت پر موقوف نہیں بلکہ ایمان اور عملِ صالح پر ہے، جو شخص جنت کی یہ قیمت ادا کرے گا وہ اسی کی ملکیت ہے۔ فرمایا:

یعنی جنت کا حصول نسل اور قومیت پر موقوف نہیں بلکہ ایمان اور عمل صالح پر ہے جو شخص جنت کی

یہ قیمت ادا کرے گا وہ اسی کی ملکیت ہے۔ فرمایا :

| | |
|---|---|
| إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَ | بے شک جو مسلمان ہیں اور جو یہود ہیں |
| الصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ | اور صابئین اور نصاریٰ جو کوئی اللہ پر اور |
| الْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ | پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے |
| عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ (المائدۃ : ۶۹) | نہ تو ان پر ڈر ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ |

اس آیت کا منشا یہی ہے کہ فلاح و نجات کا حصول کسی نسل و قومیت پر موقوف نہیں اور نہ کسی مذہب و ملت کی طرف سے رسمی نسبت پر ہے، بلکہ احکام الٰہی پر یقین لانے اور ان کے مطابق عمل کرنے پر ہے، عدم ایمان اور بدکاری کا نتیجہ دنیا اور آخرت کی تباہی اور ایمان اور نکوکاری کا نتیجہ دین و دنیا کی بہتری، اللہ تعالیٰ کا وہ طبعی قانون ہے جس میں نہ کبھی بال برابر فرق ہوا اور نہ ہو گا، چنانچہ ذوالقرنین کی زبانی یہ فرمایا :

| | |
|---|---|
| قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ | اس نے کہا جو کوئی گناہ کا کام کرے گا تو ہم |
| يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا ○ | اس کو (دنیا میں) سزا دیں گے، پھر وہ اپنے |
| وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً | رب کی طرف لوٹا کر جائے گا تو اس کو بری |
| الْحُسْنَىٰ (الکہف : ۸۷-۸۸) | طرح سزا دے گا اور جو کوئی ایمان لایا اور نیک |
| | عمل کئے تو اس کے لئے بھلائی کا بدلہ ہے۔ |
| فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ | تو جو کوئی نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو |
| فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ○ | تو اس کی کوشش اکارت نہ ہو گی اور ہم اس |
| (الانبیاء : ۹۴) | کے نیک عمل کو لکھتے جاتے ہیں۔ |
| فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا | تو ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے |
| الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ | جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور نفسانی خواہشوں |
| يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَ | کی پیروی کی تو وہ گمراہی سے ملیں گے لیکن |

| | |
|---|---|
| عَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ (مریم: ۵۹-۶۰) | جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے تو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا سا حق بھی مارا نہ جائے گا ؛ |

اس سے اور اسی قسم کی دوسری آیتوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جنت کا استحقاق در اصل انہیں کو ہے جو ایمان اور پھر ایمان کے مطابق عمل سے بھی آراستہ ہیں اور جو عمل سے محروم ہیں وہ اس استحقاق سے بھی محروم ہیں، اِلّا یہ کہ اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے۔

| | |
|---|---|
| وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ (الشوریٰ: ۲۲-۲۳) | اور جو ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے، ان کے لئے پروردگار کے پاس وہ ہے جو وہ چاہیں، یہی بڑی مہربانی ہے یہی وہ ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے، جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ |

دوسری جگہ فرمایا ؛

| | |
|---|---|
| اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ (الکہف: ۱۰۷) | بے شک جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کی مہمانی کے لئے باغ فردوس ہیں ؛ |

پھر آگے چل کر فرمایا ؛

| | |
|---|---|
| فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (الکہف: ۱۱۰) | تو جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی امید ہو تو چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے اور کسی کو اپنے پروردگار کا شریک نہ بنائے۔ |

ایمان کے ہوتے عمل سے محرومی تو محض فرض ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں عمل کی کمی ہے اُسی کے بقدر ایمان میں بھی کمزوری ہے کسی چیز پر پُورا پُورا یقین آجانے کے بعد اس کے برخلاف عمل کرنا انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ آگ کو جلانے والی آگ یقین کر لینے کے بعد پھر کون اس میں اپنے ہاتھ کو ڈالنے کی جرأت کر سکتا ہے لیکن نادان بچہ جو ابھی آگ کو جلانے والی آگ نہیں جانتا وُہ بار ہا اس میں ہاتھ ڈالنے کو آمادہ ہو جاتا ہے اس لئے عمل کا قصور ہمارے یقین کی کمزوری کا راز فاش کرتا ہے۔

یہی سبب ہے کہ تنہا ایمان یا تنہا عمل کو نہیں، بلکہ ہر جگہ دونوں کو ملا کر نجات کا ذریعہ بتایا ہے۔

| | |
|---|---|
| فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (الحج: ۵۶) | تو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وُہ آرام کے باغوں میں ہوں گے۔ |

اسی طرح قرآنِ پاک میں تھوڑے تھوڑے تغیر سے ۴۵ موقعوں پر یہ آیت ہے ؛

| | |
|---|---|
| اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ .... (الرعد: ۲۹) | جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے |

اس سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی نظر میں ایمان اور عمل باہم ایسے لازم و ملزوم ہیں جو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور نجات اور فوز و فلاح کا مدار ان دونوں پر یکساں ہے البتہ اس قدر فرق ہے کہ رُتبہ میں پہلے کو دوسرے پر تقدم حاصل ہے۔

جن مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے دُنیاوی حکومت و سلطنت کا وعدہ فرمایا ہے وُہ بھی وہی ہیں جن میں ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ہو۔

| | |
|---|---|
| وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ (النور: ۵۵) | تم میں سے اُن سے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے خُدا نے وعدہ کیا کہ ان کو زمین کا مالک بنائے گا۔ |

آخرت کی مغفرت اور روزی کا وعدہ بھی انہیں سے تھا۔

| | |
|---|---|
| وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○ (الفتح: ۲۹) | اللہ نے اُن میں سے اُن سے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے بخشائش اور بڑی اُجرت کا وعدہ کیا۔ |

بعض آیتوں میں ایمان کے بجائے اسلام یعنی اطاعت مندی اور عمل صالح کی جگہ احسان یعنی نکوکاری کو جگہ دی گئی ہے، مثلاً ایک آیت میں یہود اور نصاریٰ کے اس دعویٰ کی تردید میں کہ بہشت میں صرف وہی جائیں گے، فرمایا:

| | |
|---|---|
| بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرہ: ۱۱۲) | کیوں نہیں جس نے اپنے کو اللہ کے تابع کیا اور وہ نیکوکار ہے تو اس کی مزدوری اس کے پروردگار کے پاس ہے، نہ ڈر ہے اُن کو اور نہ غم۔ |

ان تمام آیتوں سے یہ اصول ثابت ہوتا ہے کہ نجات کا مدار صرف ایمان پر نہیں بلکہ ایمان کے ساتھ عمل صالح پر ہے اور یہی وہ سب سے بڑی صداقت ہے جس سے اسلام سے پیشتر مذاہب میں افراط اور تفریط نمایاں تھی، عیسائیوں میں جیسا کہ پال کے خطوط[1] میں ہے صرف ایمان پر نجات کا مدار ہے اور بودھ دھرم میں صرف نیکوکاری سے نروان کا درجہ ملتا ہے اور کہیں صرف گیان اور دھیان کو نجات کا راستہ بتایا گیا ہے مگر پیغمبر اسلام علیہ السلام کے پیغام نے انسان کی نجات کا ذریعہ ذہنی (ایمان) اور جسمانی (عمل صالح) دونوں اعمال کو ملا کر قرار دیا ہے یعنی پہلی چیز یہ ہے کہ ہم کو اصول کے صحیح ہونے کا یقین ہو۔ اس کو ایمان کہتے ہیں، پھر یہ کہ ان اُصولوں کے مطابق ہمارا عمل درست اور صحیح ہو۔ یہ عمل صالح ہے اور ہر قسم کی کامیابیوں کا مدار انہیں دو باتوں پر ہے۔ کوئی مریض صرف اصول طبی کو صحیح ماننے سے بیماریوں سے نجات نہیں پا سکتا، جب تک وہ ان اصولوں کے مطابق عمل بھی نہ کرے، اسی طرح صرف اصول ایمان کو تسلیم کر لینا انسانی فوز و فلاح کے لئے کافی نہیں، جب تک اُن اصولوں کے مطابق پورا پورا عمل بھی نہ کیا جائے۔

---

[1] رومیوں کے نام

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ
فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ وَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ

وُہ ایمان والے مُراد کو پہنچے، جو نماز میں
عاجزی کرتے ہیں اور جو نکمی باتوں کی طرف
رُخ نہیں کرتے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو
اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور
جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس کرتے
ہیں اور جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں یہی بہشت
کے وارث ہیں۔

(المؤمنون: ۱-۵، ۸--۱۰)

اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو ہمارے مادی علل و اسباب کے تابع فرمایا ہے، یہاں کی کامیابی اور فوز و فلاح بھی صرف ذہنی عقیدہ اور ایمان سے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس عقیدہ کے مطابق عمل بھی نہ کیا جائے۔ صرف اس یقین سے کہ روٹی ہماری بھوک کا قطعی علاج ہے ہماری بھوک رفع نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لئے ہم کو جدوجہد کر کے روٹی حاصل کرنا اور اُس کو چبا کر اپنے پیٹ میں نگلنا بھی پڑے گا، اس عقیدہ سے کہ ہم کو ہماری ٹانگیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں ہم ایک جگہ سے دُوسری جگہ پہنچ نہیں سکتے، جب تک اس یقین کے ساتھ ہم اپنی ٹانگوں کو بھی خاص طور سے حرکت نہ دیں، یہی صُورت ہمارے دوسرے دُنیاوی اعمال کی ہے اسی طرح اس دُنیا میں عمل کے بغیر تنہا ایمان کامیابی کے حصُول کے لئے بیکار ہے، البتہ اس قدر صحیح ہے کہ جو ان اصولوں کو صرف صحیح باور کرتا ہے۔ وُہ اس سے بہر حال بہتر ہے جو اُن کو سرے سے نہیں مانتا کیونکہ اوّل الذکر کے کبھی نہ کبھی راہِ راست پر آ جانے اور نیک عمل بن جانے کی اُمید ہو سکتی ہے اور دوسرے کے لئے تو اوّل پہلی ہی منزل باقی ہے، اس لئے آخرت میں بھی وُہ منکر کے مقابلہ میں شاید اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا زیادہ مستحق قرار پائے کم از کم وُہ اس کے فرمان کو صحیح باور تو کرتا تھا۔

# ارتکاب گناہ کے اسباب (۲)

## زیرِ طبع کتاب کے باب اوّل کی فصلِ ثانی

مؤلف : ابو عبد الرحمٰن شبیر بن نور

### ۵۔ بُری محفل:

انسان کی فطری مجبوری ہے کہ وہ جس طرح کی محفل میں اُٹھتا بیٹھتا ہے ویسے ہی اثرات قبول کرتا ہے۔ اسی لیے اہل اللہ اور اہلِ تقویٰ کی محفلوں میں بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ[1]

"تم صرف مومن کی صحبت اپناؤ۔ اور نیک لوگ ہی تمہارے دستر خوان پر کھانا کھائیں۔"

اس کے برعکس کافر، منافق، فاسق اور فاجر لوگوں کی محفل سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدا میں انسان کفریہ اور شرکیہ عقائد و اعمال اور گندی باتوں سے نفرت کرتا ہے، لیکن غلط محفلوں میں بیٹھتے بیٹھتے آہستہ آہستہ اس کا مزاج اِن باتوں کا عادی ہو جاتا ہے، چنانچہ پہلے تو نفرت ختم ہوتی ہے، پھر رفتہ رفتہ اِن سے اُنس ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر وہ خود بھی ایسی باتوں میں دلچسپی لینے لگتا ہے اور انجام کار اس کی اپنی زبان سے بھی بے ہودہ باتیں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔

---

[1] سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب باب من یومران یجالس۔ سنن الترمذی۔ کتاب الزہد باب ما جاء فی صحبۃ المؤمن امام ترمذی نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ محدث العصر الشیخ الالبانی کے نزدیک بھی حدیث کا یہی حکم ہے۔ ملاحظہ ہو المستدرک للحاکم۔ کتاب الاطعمۃ۔ باب لا یاکل طعامک الا التقی۔ ۴/۱۲۸۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

ایسی غلط محفلوں سے اجتناب کرنا امر ربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَ یُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ [1]

"جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے اور اُن کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو، جب تک کہ وہ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو۔"

بُری محفل اور غلط دوستوں میں گھر کر انسان کئی ایک غلط کام شروع کر دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی محفل اور بُری محفل اور اُن کے اثرات و نتائج کو ایک خوبصورت تشبیہ اور مثال کے انداز میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِیْسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِیْرِ۔ فَحَامِلُ الْمِسْكِ : اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَكَ، وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً۔ وَنَافِخُ الْكِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَةً [2]

"نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے خوشبو والا اور لوہار کی بھٹی پھونکنے والا۔ کہ خوشبو والا ساتھی یا خود تم کو خوشبو کا عطیہ دے گا یا تم اس سے خوشبو خریدو گے یا کم از کم اس کی خوشبو کا خوشگوار جھونکا ہی تم کو آ لگے گا۔ اس کے برعکس لوہار کی بھٹی پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم تمہاری ناک تک اس کی بدبو ہی پہنچے گی۔"

---

[1] سورت النساء، آیت ۱۴۰۔

[2] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب فی العطاء و بیع المسك۔

صحیح مسلم، کتاب البر، باب استحباب مجالسة الصالحین۔

سنن ابی داؤد، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

ابوداؤد اور دیگر روایات میں دھوئیں کا بھی ذکر ہے۔

اس بلیغ مثال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نیک محفل ہر شکل میں فائدہ مند ہے ___ اور بُری محفل ہر اعتبار سے نقصان دہ اور خطرناک ہے۔

## ۶۔ غلبۂ شیطان:

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر آج تک اور قیامِ قیامت تک اولادِ آدم کا شیطان سے مقابلہ ہے اور رہے گا۔ شیطان کا وجود اور اس کے نوع بہ نوع وسوسے، اور گمراہی کے حربے انسان کے لیے چیلنج اور امتحان ہیں۔ قرآن کریم نے بیسیوں مرتبہ انسان کو ہدایت کی ہے کہ شیطان کے شر سے بچے کیونکہ وہ انسان کا ازلی دشمن ہے۔ فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا۔ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ؀[1]

"درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے، اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لیے بُلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔"

انسان کے پاس زندگی گزارنے کے دو ہی راستے ہیں: (۱) ربِ رحمان کا مقرر کردہ راستہ جو کتاب اللہ اور سنّتِ رسول اللہ کی روشنی میں سورج کی طرح روشن اور واضح ہے (۲) اس کے ماسوا۔ اور جو کچھ اس کے ماسوا ہے وہ شیطان کا راستہ ہے، خواہ اسے کتنے ہی خوبصورت نام اور لیبل سے پیش کیا جائے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ؀ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؀[2]

---

[1] سورت الفاطر، آیت ۶۔

[2] سورت البقرۃ، آیت ۱۶۸-۱۶۹۔

"اور شیطان کے بتائے ہوتے راستوں پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے، اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔"

کوئی انسان شیطان کے وسوسے اور حملے سے نہیں بچ سکتا کیونکہ وہ انسان کے اندر خون کی مانند دوڑتا رہتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ[1]

"شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔"

چنانچہ شیطان انسان کے ہر معاملے میں اپنی طرف سے بھرپور مداخلت کی کوشش کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَأْنِہٖ۔[2]

"شیطان تمہارے پاس ہر موقع پر آتا ہے۔"

شیطان کے آنے اور برائی کا حکم دینے کی یہ شکل نہیں ہوتی کہ وہ واضح الفاظ کے ساتھ انسان کو حکم دیتا ہو کہ فلاں کام کرو اور فلاں چھوڑ دو بلکہ وہ صرف دل میں ایک وسوسہ اور خیال سا پیدا کرتا ہے اور یہی وسوسہ اور خیال انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اور پھر وہ ایسا کمزور دشمن نہیں کہ بس ایک دفعہ حملہ کر کے واپس ہو جاتا ہو، بلکہ حملے پہ حملہ کرتا رہتا ہے۔ اور ہر محاذ سے حملہ آور ہوتا ہے۔ شیطان کے ایسے ہی پے در پے حملوں سے دفاع کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورت النّاس نازل فرمائی۔ فرمایا:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب ہل یخرج المعتکف لحوائجہ۔ صحیح مسلم، کتاب السّلام، باب بیان أنہ یستحب لمن رُئی خالیًا بامرأۃ ان یقول "ہذہ فلانۃ"۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب استحباب لعق الاصابع۔

"کہو مَیں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے حقیقی معبود کی اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو بار بار پلٹ کر آتا ہے، جو لوگوں کے دِلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ وہ جِنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"

شیطان کے وسوسہ انداز ہونے کے مختلف طریقے ہیں۔ کبھی وہ شرک کرواتا ہے، کبھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط نظریات و تصوّرات اُبھارتا ہے، کبھی آخرت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔ یہ بھی نہ بن پائے تو بڑے بڑے گناہوں کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ حملہ بھی ناکام ہو تو چھوٹے چھوٹے گناہوں پر اُکساتا ہے۔ یہاں بھی دال نہ گلے تو افضل کام چھوڑ کر کم درجے والے کاموں میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ وار بھی خالی جائے تو انسان کو ریاکاری، شہرت اور ناموری کی بیماری میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے، یا پھر "غلوّ فی الدّین" کا سبق دے کر انسان کی آخرت خراب کر دیتا ہے۔ بہرحال اس کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ ہر طرف سے انسان پر حملہ آور ہو۔ خاص طور پر نیک اور دیندار طبقے پر وہ زیادہ محنت کرتا ہے، کیونکہ بے دین طبقہ تو پہلے ہی اس کا شریکِ سفر ہے۔[1]

## ۷۔ نفسِ امّارہ:

انسان کا اپنا نفسِ امارہ اسے غلط راہ پر ڈالنے کا سب سے بڑا اور خطرناک ذریعہ ہے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو ظلوم و جہول قرار دیا ہے۔ فرمایا:

اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔[2]

"بے شک انسان بڑا ظالم اور جاہل ہے۔"

---

[1] شیطان کے اِن سارے حملوں اور طریق کار کا تذکرہ علامہ ابن القیم الجوزیہؒ نے "التفسیر القیم" ص ۶۱۲، ۶۱۳، ص ۵۹۶، اور مدارج السالکین ج ۱ ص ۲۲۲ میں بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔

[2] سورت الاحزاب، آیت ۷۲۔

اوراس کی علامت یہ ہے کہ اگر انسان کے پاس طاقت واقتدار یا منصب وحیثیت ہوتی ہے تو دُوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ کہیں کسی کا مال کھا جاتا ہے تو کہیں کسی کی عزت سے کھیلتا ہے اور کہیں کسی کا حق دبا کر بیٹھ جاتا ہے اور اگر طاقت میسر نہ ہو تو حاسد بن جاتا ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے یا اُن کے مفادات میں روڑے اٹکانے کے لیے سازشیں کرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان انتہائی تنگ دِل اور کم ظرف بھی ثابت ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ [1]

"اور نفوس کو تنگ دِلی کی طرف مائل کر دیا گیا ہے۔"

اس تنگ دِلی، بخل اور کنجوسی کی وجہ سے متعدد گناہ اور جرم جنم لیتے ہیں۔ اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ دِلی کے نتائج اور اس سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ [2]

"اور تنگ دلی سے دُور رہو۔ کیونکہ اسی تنگ دِلی نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ اسی تنگ دِلی نے انہیں خون بہانے اور اللہ کی حرام کردہ حدود کو پامال کرنے پر آمادہ کیا۔"

نفس انسانی کا خاصہ ہے کہ وہ بُرائی کی طرف جلد مائل ہوتا ہے، کیونکہ اکثر وبیشتر برائیوں کی جڑ مال وجاہ کی محبت یا آزاد شہوت رانی کی خواہش ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی تقریر قرآن حکیم نے اِن الفاظ میں نقل کی ہے:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ۚ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [3]○

---

[1] سورت النساء، آیت ۱۲۸۔

[2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم۔ مسند احمد، ج ۳، ص ۳۲۳۔ الادب المفرد للإمام البخاری، حدیث ۴۸۳۔ اسی سے ملتی جلتی حدیث مسند احمد، ج ۲ ص ۱۵۹۔ المستدرک للحاکم، ج ۱ ص ۱۵ ۴۔ میں موجود ہے۔

[3] سورت یوسف، آیت ۵۳۔

"نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے۔ الّا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو۔ بے شک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ[1]

"مگر انسان چاہتا یہ ہے کہ آگے بھی بد اعمالیاں کرتا رہے۔"

دوسرا ترجمہ اہلِ علم نے یہ کیا ہے: "بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ برائیوں میں اور آگے بڑھتا چلا جائے۔" دونوں ترجموں کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان برائی سے باز آنے کے لیے تیار نہیں، بلکہ اس راہ میں ترقی کرنا چاہتا ہے۔

نفسِ امارہ کے فتنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی پناہ مانگتے تھے اور دوسروں کو بھی تلقین فرماتے تھے۔ اکثر و بیشتر خطبۂ جمعہ، خطبۂ نکاح اور خطبۂ عیدین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ ضرور دہراتے تھے:

وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔[2]

"اور ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے ہی نفسوں کے شر سے۔"

چنانچہ مجھے اور ہر مسلمان کو اپنے نفسِ امارہ کے فتنے اور شر سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ اس کا فتنہ اور وسوسہ انتہائی قریبی اور انتہائی مؤثر ہے۔ لہٰذا نفس کے ہر تقاضے کو آنکھیں بند کر کے نہیں مان لینا چاہیے، بلکہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کام شرعی نقطۂ نظر سے میرے لیے جائز بھی ہے یا کہ نہیں ہے اور اگر کام جائز ہو تو پھر بھی ظاہری حالات اور حدود و وسائل کو سامنے رکھ کر زیرِ غور معاملے کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لینا چاہیے تب جا کر نفس کے مطلوبہ تقاضے پر عملی قدم اٹھانا چاہیے۔

---

[1] سورت القیامۃ، آیت ۵۔

[2] سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی خطبۃ النکاح۔ سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی خطبۃ النکاح۔ سنن النسائی، کتاب الجمعۃ، باب کیف الخطبۃ۔ حدیث صحیح ہے، لیکن تعددِ طرق اور شواہد کی وجہ سے۔

## ۸۔ مشکوک معاملات میں اُلجھ جانا:

جن احکام و ہدایات پر کسی مسلمان کی دُنیوی سعادت یا اُخروی فلاح کا دارو مدار ہے' اللہ تعالیٰ نے اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے' کسی قسم کا الجھاؤ یا شک و شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑی جن لوگوں کو خلوصِ نیّت سے دین پر عمل کرنا ہو اُن کے لیے یہی ہدایات بہت کافی ہیں۔ اور اسی میں فلاح و نجات کا سامان موجود ہے۔ البتہ جو لوگ خواہشِ نفس کو کسی نہ کسی طرح دین کے نام پر پُورا کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ ایسے مشکوک مسائل میں اُلجھتے ہیں' جن کی حِلّت یا حرمت کا حکم شریعت میں دو ٹوک الفاظ میں نہ ملتا ہو۔ اگر بعض پہلو حِلّت کا تقاضا کرتے ہیں تو دوسرے بعض پہلو حرمت کا حکم لگاتے ہیں' مثلاً گھوڑے اور خچر کا گوشت کھانا' کسی ایسے شخص کے گھر سے کھانا پینا جس کا ذریعہ معاش حرام یا مشکوک ہو' ایسے کپڑے استعمال کرنا جو اگرچہ ریشم تو نہ ہوں لیکن ریشم سے ملتے جُلتے ہوں۔ اور بعض ایسی تجارتی شکلیں جن کا حلال ہونا واضح نہ ہو۔ ایسے معاملات میں کنارہ کشی اور احتیاط ہی سلامتی کی راہ ہے۔ اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام اور بالخصوص مشتبہ معاملات سے پرہیز اور اجتناب کی نصیحت فرمائی ہے۔ فرمایا:

اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهٗ۔[1]

"حلال بہت واضح ہے اور حرام بھی بہت واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ اور مشکوک

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فضل مَنِ اسْتَبْرَءَ لِدِیْنِهٖ۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب اَخذ الحلال وترک الشبہات۔

چیزیں ہیں، جن کی اکثر لوگوں کو خبر ہی نہیں۔ اب جو آدمی مشتبہ چیزوں سے بچتا رہا اس نے اپنے دین اور عزت کا تحفظ کر لیا اور جو انسان ان مشتبہ چیزوں میں پڑا وہ انجام کار حرام میں پڑ جائے گا۔ (اس کی مثال ایسے ہی ہے) جیسے کوئی چرواہا کسی محفوظ سرکاری چراہ گاہ کے بالکل آس پاس اپنے جانور چرا رہا ہو تو اغلب ہے کہ اس کے جانور چراہ گاہ کے اندر جا پڑیں گے۔ یاد رکھو کہ ہر مالک یا بادشاہ کی اپنی محفوظ حدود ہوتی ہیں۔ اور اللہ کی حدود اس کے حرام کردہ کام ہیں۔"

مشکوک اور مشتبہ چیزوں سے کنارہ کشی کرنے اور واضح احکام و مسائل کی پیروی کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَىٰ مَالَا يُرِيبُكَ[1]

"جو کام (دل کو) کھٹکیں انہیں چھوڑ دو، اور وہ کام کرو جو نہ کھٹکیں۔"

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مشتبہ اور مشکوک چیزوں کے قریب جانے کی بجائے واضح اور کھلی ہوئی حلال چیزوں پر اکتفا کرنا چاہیے' ورنہ شدید خطرہ ہے کہ انسان کسی وقت حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کی حِلّت میں ذرا سا بھی شک و شبہ گزرتا فوراً اس سے کنارہ کش ہو جاتے اور حلالِ محض پر قناعت کرتے، خواہ دُنیوی طور پر کتنا بڑا خسارہ برداشت کرنا پڑتا۔ متعدد گناہوں سے بچنے کے لیے یہی محفوظ راستہ ہے۔ اِس لیے ایسے معاملات میں احتیاط اشد ضروری ہے۔

---

[1] مسند امام احمد، ج ۱، ص ۲۰۰، حدیث ۱۷۲۳ تخریج شاکر سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ باب ۶۱۔ المستدرک للحاکم، کتاب البیوع، باب دع ما یریبک ... امام حاکم، امام ذہبی، امام ترمذی اور فضیلۃ الشیخ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

دفتارکاد

# کراچی کا جلسہ عام

## آرام باغ میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب عام

مرتّب : محمد سمیع

الحمدللہ کہ ۱۵ر مارچ ۱۹۹۱ء کو تنظیم اسلامی کراچی کا پہلا جلسہ عام منعقد ہو ہی گیا۔ گویا کہ ع . کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے! ورنہ غالب مرحوم سے معذرت کے ساتھ حقیقت حال کچھ یوں تھی کہ ع "مرحلہ" سخت تھا اور "تنظیم" عزیز!! تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ اس سے قبل دو بار جلسہ عام کا پروگرام بنا' تاریخ کا اعلان ہوا' انعقاد کے لئے کام ہوا' لیکن کراچی کے مخصوص حالات کی بنا پر ملتوی کرنا پڑا۔

۱۵ر مارچ ۱۹۹۱ء کے جلسہ کے بارے میں امیر محترم نے بنفس نفیس ماہانہ دعوتی اجتماع کے دوران اعلان فرما دیا تھا۔ بعد ازاں اس اعلان کا اعادہ انہوں نے سالانہ اجتماع کے دوران بھی فرمایا۔ اس بات کا احتمال تھا کہ گزشتہ کی طرح اس مرتبہ بھی کسی بناء پر جلسہ کا انعقاد نہ ہو سکے' لیکن امیر محترم نے یہ بات طے فرما دی کہ اگر کسی وجہ سے جلسہ عام نہ ہو سکا تو کم از کم ایک پرامن مظاہرہ تو ضرور ہوگا۔

اس جلسہ عام کی تیاری کے لئے ہمارے پاس وقت بہت ہی کم تھا۔ ہمیں پہلے تو سالانہ اجتماع میں شرکت کرنا تھی۔ سالانہ اجتماع کے سفر کراچی۔ لاہور۔ کراچی کو مقامی امیر جناب نسیم الدین صاحب نے چونکہ ایک تبلیغی و دعوتی سفر قرار دے دیا تھا' اس لئے ہماری ساری توجہ اس کی تیاری پر مبذول رہی۔ واپسی کے بعد کچھ عرصہ تو تھکن دور کرنے میں گزرا۔ پھر جب جلسہ عام کی طرف توجہ دی گئی تو اچھا خاصا وقت گزر چکا تھا۔

ایک بڑی دقّت جو اس جلسہ عام کی تشہیر میں پیش آ رہی تھی' وہ امیر محترم کے دورۂ ترجمۂ قرآن اور ۱۶ر مارچ کے استقبالِ رمضان المبارک کے اجتماع عام سے خطاب کی تھی۔ یہ دونوں پروگرام انجمن خدام القرآن کے تحت ہونے تھے۔ اس کے علاوہ شہر کی صورت حال بھی کافی خراب تھی۔ کراچی میں ایم کیو ایم اور جماعت اسلامی کے درمیان تصادم کی سی صورت حال

پیدا ہو چکی تھی' جس کے نتیجہ میں کئی افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ خلیج کی جنگ کے سلسلہ میں رابطہ عالم اسلامی نے ۱۵ر مارچ کو ایک یوم احتجاج کا اعلان کر دیا تھا' جس کے نتیجہ میں بڑے پیانہ پر ہڑتال کی توقع تھی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ آرام باغ میں جہاں جلسہ عام طے کیا گیا تھا' بلدیہ کی طرف سے گوبر کی کھاد اور مٹی ڈال دی گئی تھی اور اندیشہ تھا کہ اس جگہ پر جب پانی دیا جائے گا تو پورے جلسہ گاہ میں تعفن پھیل جائے گا۔ الغرض حالات انتہائی مایوس کن تھے۔ عام خیال یہ تھا کہ فی الحال جلسہ عام کو ملتوی کر دیا جائے لیکن اس موقع پر امیر تنظیم اسلامی کراچی کا موقف بڑا جراُت مندانہ تھا۔ انہوں نے امیر تنظیم اسلامی پاکستان کے مشورہ سے طے کیا کہ ان تمام حالات کے باوجود کراچی کا جلسہ عام ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ جب یہ بات طے ہو گئی تو زور و شور سے جلسہ کی تیاری شروع ہو گئی۔

سب سے بڑا مسئلہ جلسہ کے انعقاد کی اجازت کا تھا۔ اس سلسلہ میں نسیم الدین صاحب نے سالانہ اجتماع کے لئے روانگی سے قبل ہی ڈپٹی کمشنر کو درخواست دے دی تھی۔ محترم راجہ محمد ارشاد اور ان کے رفیق کار جناب ظفر صاحب کی انتھک کوششوں سے صرف پانچ دن قبل ہمیں اس کی اجازت مل سکی۔

ہمارے پیش نظر سب سے اہم کام تشہیر کا تھا۔ اس میں دو چیزیں آڑے آ رہی تھیں' ایک وقت کی کمی اور دوسری فنڈز کی کمی۔ بہرحال اللہ کا نام لے کر کام کا آغاز کیا گیا۔ اس کام کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا (۱) ہینڈ بلز (۲) پوسٹرز (۳) بینرز (۴) اخبارات (۵) کیمپ (۶) گشتی مائیکروفون اور (۷) چاکنگ

## (۱) ہینڈ بلز:

۵۲ ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے۔ اس کی تقسیم کا دن جمعہ ۸ر مارچ مقرر کیا گیا۔ کراچی کے کل رفقاء کو صبح ۱۰ بجے مسجد الخضراء میں بلایا گیا۔ درس قرآن پاک کے بعد مقامی امیر جناب نسیم الدین صاحب نے رفقاء سے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے رفقاء کے سامنے جلسہ عام کی تشہیر کا مکمل نقشہ پیش کیا۔ بعد ازاں دو دو اور تین تین کے گروپس بنائے گئے جو شہر کی مختلف مساجد میں پھیل گئے۔ اور بعد نماز جمعہ تقریباً ۴۸ مساجد میں ۳۲ ہزار ہینڈ بلز تقسیم کئے۔ اسی شام رفقاء نے اپنے اپنے محلّہ کی مساجد میں نماز مغرب اور عشاء کے بعد ہینڈ بلز کی تقسیم کا فریضہ بھی انجام دیا۔ اس کے علاوہ تقریباً آٹھ سو افراد کو یہ ہینڈ بلز خصوصی طور پر بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔

## (۲) پوسٹرز:

صرف ۲ ہزار پوسٹر چھپوائے گئے۔ پوسٹرز چپکانے کے لئے ۱۸ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی اور اس کے لئے رفقاء کی شرکت لازمی قرار دی گئی۔ رفقاء بعد نماز مغرب تنظیم کے دفتر میں جمع ہوگئے اور دو دو کی ٹولیوں میں نماز عشاء کے بعد پہلے سے مقرر کردہ علاقوں میں پھیل گئے۔ رات کے دو بجے تک یہ کام جاری رہا۔ اس سلسلہ میں رفقاء کا جوش و جذبہ قابل دید تھا۔ تاہم پوسٹرز چپکانے کے کام میں ابھی ان کی مزید تربیت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دیکھنے میں یہ آیا کہ کئی مقامات پر پوسٹروں کی بھرمار کر دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ امیر تنظیم اسلامی کراچی جناب نسیم الدین صاحب کی واضح ہدایات کے باوجود بعض ایسی جگہوں پر بھی پوسٹر چپکائے گئے تھے جہاں نہیں چپکائے جانے چاہئیں تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین۔

## (۳) بینرز:

تقریباً ۳۵ بینرز تیار کرائے گئے۔ ان کو لگانے کے لئے ۲۰ مارچ کی تاریخ مقرر کی گئی۔ بینرز کے سلسلہ میں ہمارا سابقہ تجربہ بڑا مایوس کن رہا ہے۔ ہمارے ۹۰ فیصد بینرز دوسرے دن غائب ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جناب نسیم الدین صاحب نے نیا تجربہ کیا۔ یعنی ایک تو یہ کہ بینر کی چوڑائی کم کر دی اور دوسرے یہ کہ بینر کے درمیان بہت سارے گول گول سوراخ کر دیئے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ بعض جگہوں پر جلسہ عام کے بینر اب بھی لگے ہوئے ہیں۔ بینرز لگانے کا کام انتہائی مشکل' کٹھن اور خطرناک کام ہے۔ ہمارے رفقاء نے جس جانفشانی سے یہ کام سرانجام دیا' اسے اللہ تعالیٰ ان کے لئے توشہ آخرت بنائے۔ آمین!

## (۴) اخبارات:

عام طور پر اخبارات ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم نے جلسۂ عام کے سلسلہ میں دو پریس ریلیز وقفہ وقفہ سے جاری کئے۔ اشاعت پر خصوصی توجہ دی گئی اور الحمدللہ کہ یہ خبریں شائع ہوئیں۔ فنڈز میں کمی کی وجہ سے امیر تنظیم کراچی نے فیصلہ کیا کہ صرف اخبار جنگ میں جمعرات کو اشتہار دیا جائے لیکن مشورہ ہوا کہ جمعہ کو بھی ایک چھوٹا سا اشتہار دے دیا جائے' اگر دوسرے اخبارات مثلاً نوائے وقت' جسارت اور ڈان میں بھی اشتہارات شائع ہوتے تو بہتر تھا' لیکن ہم خواہش کے باوجود اس پر عمل نہ کر سکے۔

## (۵) کیمپ:

طے کیا گیا تھا کہ ۱۳ر مارچ کو ایمپرس مارکیٹ کے سامنے تعارفی و دعوتی کیمپ لگایا جائے اور چونکہ شہر بھر کی ساری بسیں اور ویگنیں یہیں سے گزرتی ہیں' اس لئے بسوں کے مختلف اڈوں پر رفقاء بینرز لے کر کھڑے ہوں اور ہر بس میں ہینڈ بلز تقسیم کریں۔ چنانچہ شامیانہ اور مکتبہ رات کو ہی لگا دیا گیا۔ رفقاء رات بھر وہیں رہے اور صبح ہی سے اپنی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ صبح دس بجے پولیس والوں نے آ کر حکم دیا کہ چونکہ کیمپ کی اجازت نہیں لی گئی ہے لہٰذا اسے اٹھا دیا جائے۔ امیر تنظیم کراچی جناب نسیم الدین صاحب کا حکم تھا کہ ہمیں کسی مقام پر بھی مزاحمت نہیں کرنی ہے۔ لہٰذا رفقاء نے اپنے جوش اور غصہ کو قابو میں رکھا اور شامیانے اکھاڑ لئے۔ حقیقت یہ ہے کہ رفقاء کا غصہ اور جوش بجا تھا کیونکہ اسی مقام پر سینکڑوں کی تعداد میں ناجائز تجاوزات کی صورت میں اسٹال روزانہ لگتے ہیں' مگر چونکہ ان سے "بھتوں" کی صورت میں پولیس والوں کو اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے لہٰذا ان سے تو کچھ نہیں کہا جاتا جبکہ ہمارے کیمپ کو پولیس والے نیکی سے تعاون کے جذبہ سے بھی برداشت نہیں کر سکے۔ بہرحال غلطی چونکہ ہماری ہی تھی لہٰذا "قہرِ درویش بر جانِ درویش" کے علاوہ اور کیا چارہ تھا۔ گو کہ اس پروگرام میں شرکت لازمی قرار نہیں دی گئی تھی۔ تاہم رفقاء نے "فاستبقوا الخیرات" کے قرآنی حکم کے مطابق اس پروگرام میں بھی بھرپور شرکت کی۔ کیمپ کے اٹھا دیئے جانے کے باوجود رفقاء رات کے آٹھ بجے تک بسوں اور گاڑیوں میں ہینڈ بلز تقسیم کرتے رہے اور مختلف اڈوں پر بینرز لے کر کھڑے رہے۔

## (٦) گشتی مائیکرو فون اور چاکنگ:

گشتی مائیکرو فون کے ذریعہ اعلانات کی اجازت نہیں مل سکی' اس لئے ہم یہ کام نہ کر سکے۔ "چاکنگ" کے متعلق جناب نسیم الدین صاحب کا خیال ہے کہ یہ ایک غیر اخلاقی حرکت ہے' جس کی بنا پر تنظیم کا اچھا اثر لوگوں پر نہیں ہوگا' اس لئے ہم نے اس طرف بھی توجہ نہیں دی۔

☆☆☆

آخر وہ مرحلہ بھی آن پہنچا جبکہ جلسہ عام منعقد ہونا تھا۔ دوپہر سے قبل تقریباً نوے رفقاء لاہور سے کراچی پہنچ چکے تھے۔ ان کی تواضع رفیق محترم نقی صاحب کی قیام گاہ پر "برنچ" سے کی گئی۔ بعد ازاں ان رفقاء نے نماز جمعہ مسجد خضراء میں ادا کی۔ نماز سے پیشتر اور بعد میں

رفقاء نے توبہ کی منادی کے سلسلہ میں خاموش مظاہرہ کیا۔ رفقاء خاموشی سے ان بینرز اور "ٹی بورڈز" کو لے کر کھڑے رہے جن پر مختلف عبارات تحریر تھیں۔ اس کے بعد مظاہرے میں شریک رفقاء ایک منظم طریقہ سے مارچ کرتے ہوئے جلسہ گاہ پہنچے۔ لاہور کے رفقاء نے جس ہمت اور استقلال کا مظاہرہ کیا' وہ قابل دید تھا۔ امیر محترم کے حکم پر صرف ایک دن کے لئے کراچی تک کا سفر تنظیم سے گہری وابستگی اور اقامت دین کے لئے ان کی دلی تڑپ کا مظہر تھا۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا دونوں میں عطا فرمائے۔ آمین!

جلسہ گاہ کے متعلق ہمارا خیال تھا کہ کھاد کی وجہ سے تعفن ہوگا' لیکن الحمدللہ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ پورے جلسہ گاہ پر شامیانہ لگایا گیا تھا جس میں سلیقہ سے تین قطاروں میں کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ پورے جلسہ گاہ میں قرآنی آیات اور ان کے تراجم پر مشتمل رنگا رنگ کے بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔ بعض بینرز میں عبارت کی غلطیاں منفی تاثر بھی دے رہی تھیں۔ اسٹیج کے پیچھے 8 x 12 فٹ کا تنظیم کے نشان کا بینر لگا ہوا تھا۔ اجتماع گاہ کے ایک طرف مکتبہ بھرپور طریقہ سے لگا ہوا تھا۔ دوسری طرف ابتدائی طبی امداد اور رابطہ تنظیم اسلامی کا دفتر تھا۔ اس قسم کا دفتر کراچی میں پہلی مرتبہ لگایا گیا تھا۔ جناب نسیم الدین صاحب کی ہدایت پر رابطہ آفس اور مکتبہ جلسہ کے اختتام کے دو گھنٹہ بعد تک کھلا رہا جس سے بعد میں سینکڑوں افراد نے استفادہ کیا۔

ٹھیک ۲ بجکر ۴۵ منٹ پر اسٹیج سیکرٹری جناب عبدالرحمٰن ہنگورہ صاحب نے جلسہ کے آغاز کا اعلان کیا۔ سب سے پہلے امیر تنظیم اسلامی کراچی جناب نسیم الدین صاحب کو اسٹیج پر بلایا' پھر جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان سے اسٹیج پر آنے کی گزارش کی۔ آخر میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کو تشریف لانے کی دعوت دی۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز رفیق محترم علی رضا صاحب کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی کراچی کے امیر جناب سید محمد نسیم الدین صاحب نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے تنظیم اسلامی کا مختصر تعارف اور جلسہ عام کے مقاصد پر روشنی ڈالی اور امیر تنظیم اسلامی پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے مشن کے متعلق بتایا۔ بعد ازاں ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے خطاب فرمایا جو کہ تقریباً دو گھنٹہ جاری رہا۔ اس خطاب میں امیر محترم نے فرمایا کہ 'امتِ مرحومہ' اس وقت 'امتِ معذّبہ' بنی ہوئی ہے' کیونکہ اس نے اپنے نصب العین یعنی امربالمعروف و نہی عن المنکر اور شہادت علی الناس کو ترک کر دیا ہے۔ امیر محترم نے پندرہویں صدی ہجری کے پہلے

عشرے کے دوران امت میں برپا ہونے والی ہلاکتوں کا جائزہ لیا کہ کس طرح افغانستان میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور تقریباً پندرہ لاکھ افراد ہلاکت کا شکار ہوئے' جبکہ روسی زیادہ سے زیادہ بیس' تیس ہزار ہلاک ہوئے ہوں گے۔ ایران' عراق کی جنگ میں تقریباً دس لاکھ مسلمان ہلاک ہوئے اور موجودہ خلیج کی جنگ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ ایک ہی دن میں بغداد پر اتنا گولہ بارود برسایا گیا جس ناگاساکی اور ہیروشیما پر برسائے جانے والے بارود کی مجموعی مقدار سے زیادہ تھا۔ ان تباہیوں اور بربادیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ عوام الناس کی ایک معتد بہ تعداد خلوصِ دل کے ساتھ توبہ کرے اور عزم مصمم کرے کہ آئندہ ان کا جینا اور مرنا صرف اقامتِ دین کی جدوجہد کے لئے وقف ہوگا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم امریکہ کے گھڑے کی مچھلی بننے کے بجائے ازسرنو جائزہ لیں کہ جن توقعات پر امریکہ سے دوستی کی گئی تھی' ان میں سے کتنی پوری ہوئیں۔ امریکہ نے چونکہ انتہائی ناقابل اعتماد ہونے کا ثبوت دیا ہے لہٰذا اب خارجہ پالیسی کے رخ کو تبدیل کیا جائے۔ پڑوسی ممالک روس اور ہندوستان سے برابری کی بنیاد پر اپنی خود مختاری کا سودا کئے بغیر تعلقات پیدا کئے جائیں۔ جب نظریاتی اختلافات کے باوجود چین نے بہترین دوست ہونے کا ثبوت دیا ہے' تو کوئی وجہ نہیں کہ روس جہاں اب سوشلزم اپنی موت آپ مر چکا ہے' ہمارا ایک اچھا دوست ثابت نہ ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی مکمل طور پر غیر جانبداری کی بنیاد پر ہو۔

نماز عصر سے قبل تنظیم اسلامی کراچی کے اس پہلے جلسہ عام کا اختتام ہوا۔ تقریباً ایک ہزار افراد نے نہایت صبر و سکون کے ساتھ امیر محترم کا خطاب سنا۔ جلسہ کے اختتام سے قبل جناب نسیم الدین صاحب نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور دعوت دی کہ تنظیم اسلامی کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے جلسہ گاہ میں قائم رابطہ آفس میں تشریف لائیں۔

بعد ازاں امیر محترم نے رفقاء سے گفتگو کرتے ہوئے اس جلسہ عام کو عمومی طور پر ایک کامیاب کوشش قرار دیا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ امیر محترم نے رفقاء کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس جلسہ عام کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری ان کوششوں کو اقامت دین کی جدوجہد کے سلسلہ میں قبول فرمائے اور ہمارے لئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین!

# "رہ نوردِ شوق"

## رفقاءِ لاہور کا ایک یادگار دعوتی سفر

مرتّب : میاں اعجاز احمد، ناظم تنظیم اسلامی لاہور شرقی

کہتے ہیں کہ سفر وسیلۂ ظفر ہے اور اگر ظفرمندی آخرت کی مطلوب ہو تو سفر کی شان کیا ہوگی' آئندہ سطور میں ایسے ہی ایک سفر کی روداد قلمبند کی جا رہی ہے:

### پس منظر

گزشتہ سالانہ اجتماع تنظیم اسلامی پاکستان ۲۲ تا ۲۵ر فروری ۹۱ء منعقدہ قرآن اکیڈمی لاہور کے آخری سیشن میں امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے رفقاء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ اب تنظیم کا نظام العمل نمبر۲ بھی پیش ہو چکا ہے' جو رفقاء کو دعوت و توسیع کے ضمن میں ایک واضح لائحہ عمل دیتا ہے لہٰذا اُس کا پہلا مظہر رفقاء میں ایک تحریک کی صورت میں ظاہر ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے امیر محترم نے رفقاء کے سامنے ایک ہدف رکھا کہ ۸ار مارچ کو کراچی میں ایک جلسۂ عام اور مظاہرہ کا انعقاد طے ہوا ہے لہٰذا لاہور کے رفقاء اس میں شرکت کے لئے ایک پروگرام طے کریں اور نئے تنظیمی سال کی ابتدا ایک ایسے پروگرام سے کریں جو سارا سال رفقاء کو متحرک رکھنے میں ایک مثال کے طور پر پیش نظر رہے لہٰذا اس کے لئے منصوبہ بندی کی گئی۔ ایک بوگی جو اٹھاسی افراد کے سفر کے لئے مخصوص تھی' بک کرائی گئی۔ رفقاء کو یاددہانی کے لئے یکم مارچ کو اجتماع جمعہ کے بعد مسجد دارالسلام میں ہی رفقاء کا ایک اجتماع دوبارہ کیا گیا جس میں امیر محترم بھی شریک تھے۔ امیر محترم کی ترغیب و تشویق سے پُرگفتگو کے بعد آناً فاناً مطلوبہ ساتھیوں کی تعداد پوری ہو گئی۔

### روانگی

روانگی ۱۶ر مارچ بروز جمعرات صبح ۹.۳۰ بذریعہ خیبر میل طے تھی۔ اس روز رفقاء کا سب

سے پہلا قافلہ صبح پونے آٹھ بجے لاہور ریلوے اسٹیشن پہنچ چکا تھا۔ یہ قرآن اکیڈمی' قرآن کالج اور اس کے قرب و جوار کے رفقاء تھے۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے رفقاء پلیٹ فارم نمبر ۴ پر جمع ہوتے چلے گئے۔ بوگی پلیٹ فارم نمبر ۱ پر پہلے سے موجود تھی لہٰذا کچھ رفقاء کو وہاں بھیج دیا گیا۔ بہرحال پشاور سے ٹرین آئی' بوگی ساتھ لگی' سامان لوڈ کیا گیا۔ ڈبے کو باہر سے تنظیم کے تعارفی پوسٹروں اور اسٹکرز سے سجایا گیا اور بالآخر پچیس منٹ کی تاخیر سے 9.55 پر گاڑی عازم سفر ہوئی۔ اور اس طرح ۹۶ رفقاء پر مشتمل یہ قافلہ **سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین** کا ورد کرتا ہوا کراچی کے لئے روانہ ہوا۔

## امیر سفر

تنظیم اسلامی لاہور کے امیر چونکہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جا رہے تھے لہٰذا ناظم لاہور جناب غازی محمد وقاص صاحب کو امیر سفر مقرر کیا گیا۔ آپ نام کے ہی غازی نہیں بلکہ کام کے بھی غازی ہیں لیکن لگتا ہے کہ ہم انہیں شہید بنا کے ہی چھوڑیں گے۔ گاڑی کے روانہ ہوتے ہی ناظم دعوت و تبلیغ جناب فیاض حکیم صاحب نے چند رفقاء کی مدد سے فی الفور بوگی کے اندر ساؤنڈ سسٹم نصب کر دیا۔

## پہلا اعلان

امیر سفر نے اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے پہلے سفر کا مقصد بیان کیا' ضروری ہدایات جاری کیں اور ناظمین کے تقرر کا اعلان کیا۔ یہ بوگی بائیس' بائیس نشستوں کے چار حصوں پر مشتمل تھی لہٰذا ہر سیکشن کے ناظم کا تقرر کیا گیا۔ سیکشن نمبر ۱ کے ناظم جناب حافظ خالد محمود خضر صاحب مقرر ہوئے۔ آپ اسرہ قرآن اکیڈمی لاہور کے نقیب ہیں اور انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ نشر و اشاعت میں کام کرتے ہیں۔ قرآن اکیڈمی کے اولین فیلوز میں سے ایک ہیں۔ سیکشن نمبر ۲ کا ناظم جناب سہیل عزیز شامی صاحب کو مقرر کیا گیا۔ آپ اسرہ ملتان روڈ لاہور کے نقیب ہیں اور قالینوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ سیکشن نمبر ۳ کا ناظم میاں اعجاز احمد (راقم) کو مقرر کیا گیا۔ راقم تنظیم کے ہمہ وقتی کارکن کی حیثیت سے اس وقت تنظیم اسلامی لاہور شرقی کے ناظم کی ذمہ داری نبھا رہا ہے۔ سیکشن نمبر ۴ کے ناظم جناب عبدالرؤف صاحب مقرر ہوئے۔ آپ تنظیم اسلامی لاہور شرقی کے زونل نقیب اعلیٰ ہیں اور انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ خط و کتابت

کے نگران ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر اہم امور کے لئے ناظمین کے تقرر کا بھی اعلان کیا گیا جن کا ذکر حسبِ موقع آگے مذکور ہوتا رہے گا۔

## پہلی میٹنگ

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ تنظیم اسلامی پاکستان اس وقت اپنے دعوت و تبلیغ اور تربیت کے مرحلہ سے گزر رہی ہے لہٰذا کوئی بھی موقع ہو' اس پہلو کو رفقاء ہرگز نظرانداز نہیں کرتے اور سفر میں تو اس کے لئے ایک بہترین موقع تھا کہ دین کا پیغام لوگوں تک پہنچایا جائے لہٰذا سب سے زیادہ توجہ دورانِ سفر و قیامِ کراچی جس بات پر رہی وہ یہی تھا۔ ناظمِ دعوت و تبلیغ جناب فیاض حکیم صاحب نے فوری طور پر ایک میٹنگ طلب کی جس میں امیر سفر اور چاروں ناظمین کے علاوہ ناظمِ اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب' مرکزی ناظم بیت المال جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب' مرکزی ناظم تربیت و امیر تنظیم لاہور شرقی جناب میاں محمد نعیم صاحب نے شرکت کی۔ مکمل منصوبہ بندی کی گئی۔ رفقاء کی ذمہ داریاں لگا دی گئیں جس کی تفصیل آگے موقع بہ موقع آتی رہے گی۔

## مبلّغین

سب سے پہلی حرکت جو دعوت و تبلیغ کے ضمن میں ہوئی' وہ مبلغین کی مختلف ڈبوں کی طرف روانگی تھی۔ اس کی تشکیل کچھ اس طرح کی گئی تھی کہ تین تین افراد پر مشتمل گروپس تشکیل دیئے گئے جن میں سے ایک امیر اور دو مامورین ہوتے تھے۔ وہ مختلف ڈبوں میں جاتے تھے' خطاب کرتے تھے اور لٹریچر تقسیم کرتے تھے۔ اس میں جن رفقاء نے باقاعدہ حصہ لیا' ان میں جناب محمد غوری صدیقی صاحب' جناب چوہدری منظور احمد صاحب' جناب حافظ شبیر احمد صاحب' جناب طارق جاوید صاحب' جناب شاہد احمد عبداللہ صاحب' جناب شکیل احمد صاحب' جناب حبیب الرحمٰن صاحب' جناب نوید احمد صاحب اور جناب آفتاب الرحمٰن صاحب شامل ہیں۔ انکے علاوہ بھی متعدد رفقاء نے اس پروگرام میں معاونین کی حیثیت سے شرکت کی۔ الحمدللہ یہ پروگرام بہت مفید رہا۔ لوگوں نے حسبِ توفیق گفتگو اور لٹریچر سے استفادہ کیا۔ بہرحال یہ ایک اچھا تجربہ ثابت ہوا۔ عمومی تاثر تو آگے چل کر بیان ہوگا چند ایک فوری مظاہر کا ذکر یہاں ضروری ہے۔ مثلاً ایک کمپارٹمنٹ میں حسبِ معمول چند لوگ تاش کھیلنے میں مصروف

تھے۔ جب مبلغین کا گروپ جناب محمد غوری صدیقی صاحب کی قیادت میں وہاں پہنچا اور گفتگو کا آغاز کیا گیا تو انہوں نے تاش کھیلنا بند کر دی اور متوجہ ہوگئے۔ اسی طرح ایک صاحب کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے اور کرتے رہے لیکن جب ان کی توجہ اس جانب دلائی گئی کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات ہو رہی ہو تو دیگر مشاغل کو ترک کرنا بہتر ہے تو انہوں نے کتاب بند کر دی۔ ڈبوں میں آج کل چونکہ مخلوط نشست ہوتی ہے لہٰذا چند خواتین کو بھی توجہ سے سنتے ہوئے اور اثبات میں سرہلاتے ہوئے پایا گیا گویا کہہ رہی ہوں کہ بات تو درست ہے لیکن عمل کون کرے؟ صرف ایک جگہ پیچھے سے ایک چبھتا ہوا جملہ اچھالا گیا کہ پہلے بے نظیر کی بڑی مخالفت کرتے تھے' اب نواز شریف کی مخالفت کریں ناں! جس کا مناسب جواب دے دیا گیا کہ نہ ہم تین میں نہ تیرہ میں بلکہ ہم تو انتخابی سیاست کو دین کی دعوت کے لئے زہرِ قاتل سمجھتے ہیں اور اپنا موقف بیان کر دیا گیا کہ ہم تو دین کے نفاذ کا واحد ذریعہ نبوی نہج پر انقلاب کو سمجھتے ہیں۔ چند افراد نے آگے بڑھ کر خود لٹریچر طلب کیا خصوصاً پندرہ روزہ 'ندا' جو وہاں بہت ہی محدود تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

## خطاباتِ عام

یہ پروگرام بنایا گیا کہ جہاں ٹرین کم از کم دس پندرہ منٹ رکتی ہو' وہاں پلیٹ فارم پر خطاب عام کیا جائے۔ اس کے لئے ساؤنڈ سسٹم کا معقول انتظام تھا۔ لکڑی کے ایک چھوٹے سے بکس میں دو چھوٹے سپیکر لمبی لمبی تاروں کے ساتھ موجود تھے' مقرر درمیان میں مائیک لے کر کھڑا ہو جاتا اور دو رفقاء دائیں بائیں دور تک سپیکر لے کر پہنچ جاتے۔ اس طرح گاڑی کا کچھ حصہ اس سے براہ راست سماعت و بصارت دونوں کے ذریعہ مستفید ہوتا اور جہاں جہاں تک آواز جاتی' خلقِ خدا تک پیغام دین پہنچتا رہا۔ کراچی جاتے ہوئے اور واپسی کے سفر میں خانیوال' ملتان' بہاولپور' سمہ سٹہ اور بن قاسم کے اسٹیشنوں پر خطابات ہوئے۔ کچھ مقامات پر دونوں اطراف کے سفر میں دو مرتبہ خطاب ہوا۔ خانیوال کے اسٹیشن پر تین مرتبہ خطاب ہوا' چونکہ وہاں ٹرین کا کافی دیر سٹاپ رہتا ہے لہٰذا ایک دفعہ جاتی مرتبہ اور دو مرتبہ واپسی پر خطاب ہوا۔ اس طرح یہاں بہت بھرپور خطابات ہوئے۔ ویسے بھی یہاں ہمارے عوامی مقرر جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر نے پنجابی میں بڑا بھرپور خطاب فرمایا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے ٹرین کے علاوہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر دلجمعی سے خطاب کو سنا اور پذیرائی بخشی۔ دیگر مقررین جنہوں نے مختلف مقامات پر خطاب کیا' ان میں جناب فیاض حکیم صاحب' جناب شاہد احمد

عبداللہ صاحب' جناب غازی محمد وقاص صاحب' سہیل عزیز شامی صاحب' حبیب الرحمٰن صاحب اور راقم (میاں اعجاز احمد) شامل تھے۔ ان میں سے چند ساتھیوں نے دو تین مرتبہ خطاب کیا۔

## صوبہ سندھ کا"استحصال"

اس وقت اور گزشتہ کئی سالوں سے صوبہ سندھ کے استحصال کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اس طرح کا ایک استحصال ہمارے ہاتھوں بھی اس صوبہ کا ہوا یعنی صوبہ سندھ کے کسی اسٹیشن پر خطاب نہ ہو سکا۔ سوائے بن قاسم کے جو کراچی کا ایک نواحی اسٹیشن سمجھ لیجئے' اندرون سندھ اتفاق سے دونوں اطراف کے سفر میں ہماری ٹرین رات کے اوقات میں گزری لہٰذا ہماری مجبوری تھی۔ بن قاسم کے اسٹیشن پر بھی کسی فنی مجبوری کی بنا پر گاڑی کافی دیر رکی رہی ورنہ وہاں باقاعدہ اسٹاپ نہ تھا اور دوسرا یہ کہ وہاں ہمارے سامعین ہماری اپنی ٹرین کے ہی مسافر تھے' دوسرا کوئی اور وہاں نہ تھا کیونکہ وہ ایک بہت ہی چھوٹا سا اسٹیشن ہے حالانکہ راقم کو سندھی زبان کی کافی حد تک شدبد ہے اور یہ خواہش ہی رہی کہ وہاں کسی جگہ سندھی میں خطاب کیا جاتا ع: یار زندہ صحبت باقی۔

## موضوع خطابات و تبلیغ

خطابات جو ٹرین کے اندر ہوئے یا پلیٹ فارم پر' ان کا بنیادی مقصد اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنا تھا جو شہادت علی الناس کے حوالہ سے ہم پر عائد ہوتی ہے اور دیگر مخلوقِ خدا کو بھی یہ فریضہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا تھی۔ بات کی گئی مسلمان ہونے کے ناطے سے ذمہ داریوں کی' مسائل و پریشانیوں کے حوالہ سے' انذارِ آخرت کے پہلو سے' تنظیمی طریقۂ کار کے حوالہ سے' ہر مقرر کا رنگ جدا جدا تھا لیکن مقصد ایک ہی تھا کہ دعوت و تربیت کے اس مرحلہ پر دین کی دعوت کو پھیلایا جائے۔ اس طرح ایک تو اپنی تربیت ہوتی رہے اور اپنی افرادی قوت میں اضافہ کے لئے کوشاں رہا جائے تاکہ دین کے مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والے افراد کی ایک معتد بہ تعداد اگر اللہ کرے جمع ہو جائے تو اقامت دین کے اگلے مرحلہ کی طرف قدم بڑھانے کے بارے میں سوچا جا سکے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

اب بات ہو جائے اس عمومی تاثر کی جو اس دعوت و خطابات پر محسوس کیا گیا۔ سب سے بڑا تبصرہ جو کیا جا سکتا ہے وہ تو یہ ہے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ........ لوگ عام طور پر اب اس قسم کی

سرگرمیوں پر حیرت کا اظہار تو ضرور کرتے ہیں لیکن لاتعلقی کا رویہ عام ہے جیسے کہہ رہے ہوں کہ ہاں کام تو ٹھیک ہے لیکن ہم کیا کریں؟ وجہ! اس پر بات کرنے لگیں تو دفتر درکار ہے۔ قوم کی بے حسی بھی اور داعیان دین کا کردار بھی۔ الا ماشاء اللہ۔ کس کو ذمہ دار گردانیں' کس کو الزام دیں' چپ ہی بھلی۔ سو ہر طرف چپ ہی چپ ہے۔

البتہ کسی اکا دکا نے تحسین کے الفاظ بھی ادا کیے۔ ایک جگہ ایک شخص کہتا ہوا پایا گیا "صحیح کیندے نیں وچارے"۔ گویا "وچارے" پر زور تھا۔ کئی گردنیں اثبات میں گردش کرتی ہوئی بھی دیکھی گئیں گویا کہہ رہے ہوں کہ ہاں ہونا تو ایسے ہی چاہئے لیکن ہوتا کہاں ہے؟ یہ معلوم نہیں! چند ایک نے لٹریچر طلب کر کے پڑھا۔ صرف ایک جگہ چند نوجوانوں نے دفتر وغیرہ کے بارے میں پوچھا' شاید رابطہ کا ارادہ بن جائے۔ ایک بزرگ لمبی ریش مبارک' حلیہ سے ہی دینی حلقہ سے معلوم ہوتے تھے' انہوں نے بڑا تلخ رویہ اختیار کیا۔ بلند آہنگ گویا ہوئے "اپنی اپنی بولیاں بولتے رہتے ہیں' دین کی کسی کو فکر نہیں' اپنی اپنی دکان چمکانے کی فکر ہے"۔ اب اللہ جانے ملال دین کے بارے میں تھا یا اپنی دکان کے مندے کا خوف لاحق تھا۔ واللہ اعلم۔ ہم تو یہی عرض کر سکتے ہیں کہ ع کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں۔

## ٹی بورڈ مہم

دعوت کا ہی ایک انداز یہ رہا کہ رفقاء ٹی بورڈ لے کر پلیٹ فارم پر اتر جاتے اور ادھر ادھر پھیل جاتے اور چپ سادھے بورڈ پکڑے کھڑے ہو جاتے۔ بورڈوں پر مختلف عبارتیں درج تھیں۔ لوگ پڑھتے اور حیران ہوتے کہ اس طرح بھی دعوت دی جا سکتی ہے؟۔ اس مہم میں تقریباً ہر رفیق نے باری باری حصہ لیا۔

## تقسیم لٹریچر

اسی طرح پلیٹ فارم اور گاڑی میں لٹریچر اور اسٹکرز بھی کثیر تعداد میں تقسیم کیے گئے ع شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات۔

## صلوٰۃ

دعوت و تبلیغ کے بعد جو دوسری اجتماعی سرگرمی عمل میں آتی رہی' وہ نماز باجماعت کا اہتمام تھا۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک ناظم کا تقرر کیا گیا تھا۔ ناظم صلوٰۃ جناب مرید حسین

صاحب تھے جو مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں خطوط کی ڈسپیچنگ کے علاوہ دیگر متفرق دفتری امور انجام دیتے ہیں۔ ان کے معاونین جناب مغیث عرفان صاحب' جناب گلزار احمد صاحب' جناب محمد شعیب صاحب اور جناب راحیل شاہ صاحب تھے۔ ان ساتھیوں نے دوہرا ثواب کمایا' خود بھی نماز باجماعت ادا کی اور دریاں بچھا کر دوسروں کو نماز پڑھنے میں سہولت مہیا کی۔ نماز کے لئے ایسے اسٹیشن کا انتخاب کیا جاتا رہا جہاں مناسب وقت تک ٹرین رکی رہے اور نماز فجر کے علاوہ بقیہ چار نمازیں جمع بین الصلوٰتین کے طریقہ سے پڑھی گئیں۔ صرف فجر کی نماز ایسی تھی جو ڈبہ میں ہی کئی جماعتوں کی صورت میں باری باری ادا کی گئی کیونکہ اس کے لئے کسی ایسے اسٹیشن کا انتظار نہیں کیا جا سکتا تھا جہاں ٹرین کچھ زیادہ وقفہ کے لئے رک سکے۔

## نماز اور پاکستان ریلوے

ویسے تو پوری ٹرین کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ کہا جا سکتا ہے کہ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی، لیکن سب سے بڑا مسئلہ جو ٹرین میں پیش آتا ہے' وہ وضو کا ہے۔ ٹرین میں اکثر پانی ندارد۔ ٹونٹیاں ہر چند ہیں کہ نہیں ہیں۔ اگر پلیٹ فارم پر کوئی ایک آدھ نلکا ہوتا ہے تو وہاں پانی بھرنے والوں اور پینے والوں کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ وضو کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف۔

کاش! اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ریلوے کے ذمہ داران کی نظر سے یہ بات گزر جائے اور کوئی مردِ قلندر جو دماغ بھی رکھتا ہو اور ایمان بھی' اس مسئلہ کو حل کر سکے۔ لیکن یہ تو تب ہی ممکن ہے کہ جب معاشرے میں صلوٰۃ کی اہمیت اجاگر ہو جائے۔ تب تو معاشرہ بھی اسلامی ہو جائے اور وضو کیا' تمام مسائل حل ہو جائیں۔ تب تک تو ؏ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے۔ بہرحال عرض کر دیا ہے ؏ شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات۔

## اکل و شُرب

کھانے کا اجتماعی بندوبست تھا۔ ناظمِ طعام جناب عبدالغفار صاحب تھے۔ اس کشمیری نوجوان کا تعارف کرائے بغیر آگے بڑھنے کو دل نہیں چاہ رہا۔ آپ قرآن کالج لاہور کے ہاسٹل میس (Mess) کے انچارج ہیں لیکن پہلے ایک سالہ دینی تعلیمات کا کورس کیا تب اس ذمہ داری پر فائز ہوئے۔ اگر مصرعے میں تصرف کروں تو یوں کہوں کہ ؏ ہر فرد ہے تنظیم اسلامی

کے مقدر کا ستارہ۔ کھانے کا انتظام اس وافر مقدار اور خوبی سے کیا گیا تھا کہ اس بارے میں کچھ کہنے کی گنجائش کم ہی ہے۔ ہر سیکشن میں ایک ایک نائب ناظمِ طعام کا تقرر کیا گیا تھا جو اپنے اپنے سیکشن میں کھانا تقسیم کرنے' برتن سنبھالنے اور استعمال شدہ برتنوں کی صفائی وغیرہ کا ذمہ دار تھا۔ کھانے کے ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کھانا اتنی وافر مقدار میں تھا کہ ساتھیوں کے ایثار کی نوبت ہی نہیں آئی البتہ یہ بھی ایک اتفاق تھا کہ جاتے ہوئے بھی قیمہ' آتے ہوئے بھی قیمہ' گویا قیمہ ہی قیمہ۔ واپسی کا کھانا کراچی والوں نے شاملِ بارات کیا تھا۔

## ملتانی چائے اور صادق آبادی بائے بائے (Bye Bye)

کراچی جاتے ہوئے ملتان تنظیم کے رفقاء نے ملتان پلیٹ فارم پر چائے کے ساتھ پذیرائی کی' ساتھیوں سے ملے اور دو ساتھیوں کو ساتھ ٹرین پر سوار کرا دیا جو شجاع آباد تک ساتھیوں کو چائے پلاتے رہے اور وہاں سے چائے کے برتن لے کر واپس ہو گئے۔ اسی طرح صادق آباد کے رفقاء کو پیغام بھجوایا گیا تھا کہ وہ کراچی سے واپسی پر صبح کی چائے کا انتظام کریں تو نوازش ہوگی لیکن نہ معلوم شاید ان کو پیغام نہ ملا' دوسرا یہ کہ گاڑی وہاں دو گھنٹہ تاخیر سے پہنچی' شاید انتظار کر کے واپس چلے گئے ہوں۔ بہرحال یہی کہا جا سکتا ہے کہ ع قطرے قطرے پہ لکھا ہے پینے والے کا نام۔

## ایثار کا اصل امتحان

ایثار کا اصل امتحان رات کا آرام تھا کیونکہ سونے کے لئے اوپر کی برتھیں صرف سولہ تھیں۔ سیٹوں کے درمیان فرشی بستر ڈال کر بھی سب باری باری ہی سو سکتے تھے لہٰذا اس بارے میں ناظمین نے پوری طرح اپنے احکامات کا استعمال کیا اور باری باری ساتھیوں کو جگاتے اور سلاتے رہے۔ چند ایک خود بھی اٹھتے رہے اور دوسروں کو سونے کا موقع دیتے رہے۔ یہاں ایثار تبصرہ طلب ہے اور ابھی مطلوبہ معیار کی تلاش جاری رہنی چاہئے۔

## نمائندگیٔ خواتین

حسنِ اتفاق کہ سفر میں تنظیم کی خواتین کی نمائندگی بھی ہوگئی۔ چونکہ امیر محترم نے رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کے سلسلہ میں کراچی میں مقیم رہنا ہے لہٰذا ان کے ساتھ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی وہیں قیام فرمائیں گی تاکہ ان کی نجی ضروریات کی فراہمی میں آسانی

رہے اور مسنون طریقہ بھی تو یہی ہے۔ لہٰذا تنظیم کی خاتون اول اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی کے ہمراہ خواتین کے علیحدہ کمپارٹمنٹ میں موجود تھیں۔ آپ تنظیم کی خواتین شاخ کی ناظمہ بھی ہیں۔ تنظیم کے مرد' بیٹوں' بزرگوں' بھائیوں کو جوش و خروش سے کام کرتے' دیکھتے اور سنتے ہوئے یقیناً ان کے جذبہ کو مہمیز لگی ہوگی۔

## سفر کا دوسرا کنارہ

جیسا کہ معلوم ہے کہ سفر کا دوسرا کنارہ کراچی تھا جو کہ سمندر کا بھی کنارہ ہے۔ وہاں اگلے روز چار گھنٹہ تاخیر سے صبح ۹:۳۰ پر پہنچے۔ سامان وغیرہ اتار کر ایک جگہ جمع کیا گیا۔ کراچی کے ساتھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ تنظیم کے ایک رفیق جناب غلام محمد سومرو صاحب کی وساطت سے ایک عدد گیسٹ روم کی بکنگ موجود تھی' کوشش تو زیادہ کے لئے کی تھی' بہرحال دستیاب اس وقت ایک ہی ہوا۔ وہاں سامان وغیرہ رکھا گیا۔ ایک دو باتھ روم میں جلدی جلدی چند ایک رفقاء نہا یا منہ ہاتھ دھو سکے۔ ضروری سامان وغیرہ ساتھ لیا اور باقی بستر اور دیگر زائد دعوتی سازوسامان اور برتن وغیرہ وہیں چھوڑ کر بس اور ویگن میں بیٹھ کر جن کا انتظام کراچی تنظیم نے کیا تھا' رفیق تنظیم اسلامی کراچی جناب محمد نقی صاحب کے گھر واقع فریئر روڈ جو کہ ایک عدد بڑے فلیٹ پر مشتمل تھا پہنچے۔ جاتے ہی ناشتہ + لنچ یعنی Brunch کا انتظام تھا۔ اُس سے فارغ ہو کر نہا دھو کر رفقاء نے کپڑے بدلے اور اگلا پروگرام مسجد خضراء کے سامنے مظاہرہ تھا۔ مظاہرے کے لئے گاڑی کے چار ناظمین ہی کی قیادت میں رفقاء قطار کی صورت میں منظم انداز سے ٹی بورڈ اٹھائے ہوئے مسجد خضراء کی جانب روانہ ہوئے جو کہ وہاں سے زیادہ دور نہ تھی۔ نماز جمعہ وہیں ادا کی اور اس کے فوراً بعد مظاہرہ کیا گیا۔ خاموشی کے ساتھ رفقاء ٹی بورڈ اور بینر تھامے سڑک کے دوسرے کنارے کھڑے تھے۔ ٹی بورڈوں کے ذریعے توبہ کی منادی کی گئی۔ دین کی طرف رجوع کی دعوت دی گئی اور اللہ کے بندے بننے اور آخرت کی نجات کے لئے عمل کی تلقین کی گئی۔ رفقاء جلسۂ عام اور دورۂ ترجمۂ قرآن کی اطلاع پر مبنی ہینڈ بل بھی تقسیم کرتے رہے۔ جب نمازیوں کا مجمع چھٹ گیا تو ویسے ہی نظام کے ساتھ آرام باغ کی طرف روانگی ہوئی۔

## جلسۂ عام آرام باغ

باغ کا نام آتے ہی ذہن میں گھاس اور پھولوں کے تختوں سے مزین جگہ کا تصور آتا ہے

لیکن کراچی کا آرام باغ آج کل دھول کا منظر پیش کرتا ہے جس کے اوپر خشک گوبر کی ایک تہہ جما دی گئی ہے۔ شاید تزئینِ نو کی تیاری ہے بہرحال ہمارے حصہ میں تو یہ ہی آیا۔ جلسہ عام کی رپورٹ ظاہر ہے' علیحدہ سے شائع ہو ہی جائے گی لہٰذا اس کا مزید ذکر یہاں ضروری نہیں سوائے اس کے کہ ؏ نیند آ جاتی ہے کانٹوں پہ بھی انساں کو۔ کچھ رفقاء جو شاید طویل سفر سے زیادہ ہی تھکے ہوئے تھے' امیر محترم کی بھرپور تقریر کے باوجود کبھی کبھی اونگھ کے غلبہ سے ضرور متاثر ہوئے۔ ویسے کراچی کا موسم بھی کافی گرم تھا اور مارچ میں مئی جون کا منظر نظر آ رہا تھا۔ تین بجے جلسۂ عام کا پروگرام شروع ہوا اور اختتام پر وہیں متصل مسجد میں نمازِ عصر ادا کی گئی۔ نماز عصر کے بعد بس اور ویگن پر بھی رفقاء قرآن اکیڈمی کراچی جو ابھی زیر تعمیر ہے گئے جو سمندر کے کنارے واقع ہے۔ نمازِ مغرب وہیں ادا کی گئی۔ بعد ازاں وہیں کھانا کھایا گیا اور نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اسٹیشن روانگی ہو گئی۔

## واپسی

ٹھیک مقررہ وقت' رات کے ۱۰.۳۰ پر خیبر میل دوبارہ لاہور کی جانب رواں دواں تھی۔ کراچی کے چند ساتھی الوداع کہنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔ واپسی پر وہی خطابات' وہی دیگر دعوتی مظاہر' وہی نمازیں' وہی معمولات و انتظامات۔ البتہ واپسی پر گھر واپسی کی ایک خوشگوار کیفیت ہوتی ہے لہٰذا چند دیگر کیفیات بھی وارد ہوتی ہیں۔

## حیدر آبادی چوڑیاں

گاڑی میں ایک حیدر آبادی چوڑیوں کی آواز آئی تو یہ نظارہ دیکھنے میں آیا کہ یہ رات کے راہب' دن کے شہسوار بھی ہیں۔ دینی تقاضے بھی نبھا رہے ہیں تو گھر والوں کو بھی نہیں بھولے۔ اپنی زندگی کی ساتھیوں' اپنی بہنوں' اپنی بیٹیوں' اپنی ماؤں کے لئے چوڑیوں کی خریداری۔ اللہ اللہ کیا سماں ہے ؏ ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم۔ رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن۔ ساتھیوں نے حسبِ ذوق و توفیق روہڑی سکھر کی کھجوریں' ملتانی سوہن حلوہ' سندھ کی اجرک اور سندھی ٹوپی' بچوں کے لئے کھلونے خریدے۔ کیوں نہیں مومن تو اپنے نفس کا بھی حقِ ادا کرتا ہے۔ اپنے متعلقین کے حق سے کیسے غافل رہ سکتا ہے۔

## سمری عدالت

سیکشن نمبر ۳ میں کچھ رفقاء نے ایک رفیق کی چپل شاید شرارت سے ادھر ادھر کر دی۔ شکایت امیرِ سفر کو پیش ہوئی۔ انہوں نے سیکشن کے ناظم یعنی راقم کو کیس پیش کیا۔ راقم اتفاق سے ایل ایل بی بھی ہے۔ عدالت نے عمومی آبزرویشن (Observation) کے علاوہ سزا یہ تجویز کی کہ ملزمان کو برتن دھونے کی سزا دی جو پوری کر دی گئی۔

## ختم ہوا سفر بخیر

تقریباً دو گھنٹہ تاخیر سے ٹرین لاہور رات پونے نو بجے پہنچی۔ لاہور کے ساتھی گاڑیوں سمیت استقبال کے لئے موجود تھے۔ سامان وغیرہ اتارنے کے بعد نماز باجماعت ادا کی گئی' اس کے بعد اجتماعی دعا بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ کی گئی اور پھر ساتھی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے اور یوں جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کا سفر دوبارہ شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں سرخرو فرمائے (آمین)۔

زندگی ایک سفر ہی تو ہے' ابھی منزل باقی ہے۔ کوئی پہلے' کوئی بعد' منزل پر پہنچنا ہی ہے اور پھر ایک وقت جب بہت بڑی منزل پر تمام گاڑیاں آکر اکٹھی ہو جائیں گی' اسٹیشن پر افراتفری کا عالم تو ہوتا ہی ہے' پھر جس کو جگہ مل گئی وہ کامیاب' جو رہ گیا' سو رہ گیا۔ ابھی وقت ہے' ریزرویشن کرا لو۔ پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی۔ یہی ہے ہماری صدا۔ اب بھی موقع ہے' اب بھی موقع ہے' اب بھی موقع ہے۔ اے اللہ ہمیں صراط مستقیم کے سفر پر گامزن کر دے (آمین)


ڈاکٹر اسرار احمد کا نہایت اہم خطاب

جہاد بالقرآن

کتابی صورت میں دستیاب ہے

صفحات: ۵۶ سفید کاغذ، عمدہ طباعت، قیمت فی نسخہ -/۵ روپے

تسکینِ رُوح کے لیے
روزہ رکھیے
تسکینِ جسم وجاں کے لیے
رُوح افزا سے افطار کیجیے

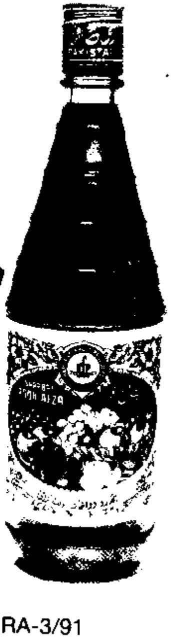

سحر و افطار دونوں وقت راحتِ جاں رُوح افزا پیجیے۔
رُوح افزا آپ کو سارا دن پیاس کی شدت سے محفوظ رکھے گا
اور افطار کے بعد تازہ دم کر دے گا۔

رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں بے مثال
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد

Adarts – HRA-3/91

رفتارِ کار

## سالِ گزشتہ کے دوران

# تنظیمِ اسلامی کی کارکردگی کا جائزہ

## سالانہ رپورٹوں کی روشنی میں

## سالانہ رپورٹ تنظیم اسلامی پاکستان

### از مارچ ۹۰ء تا جنوری ۹۱ء

مرتب : (ڈاکٹر) عبدالخالق ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان

تنظیم اسلامی پاکستان کا یہ سولھواں سالانہ اجتماع ۲۲ر فروری تا ۲۵ر فروری ۹۱ء قرآن اکیڈمی میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل و کرم ہے کہ گزشتہ سالانہ اجتماع کے بعد پہلی مجلس مشاورت کے دوران ہی ہم نے اس سالانہ اجتماع کے لئے جن تاریخوں کا تعین کیا تھا انہی میں اس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ارادہ یہی تھا کہ اس سال سالانہ اجتماع کراچی میں منعقد ہو۔ اس کے مطابق اعلان بھی ہوا' انتظامات بھی مکمل ہو رہے تھے اور کراچی کے رفقاء اپنی اس دیرینہ تمنا کو پایۂ تکمیل کے قریب پا کر بہت خوش تھے اور جوش و جذبہ کے ساتھ اس کی تیاری میں منہمک تھے' لیکن "عرفت ربی بفسخ العزائم" کے مصداق کچھ ایسی پیچیدگی پیدا ہوئی کہ کراچی میں اس کا انعقاد ممکن نہ رہا۔ بہرحال یار زندہ صحبت باقی' مواقع پھر بھی پیدا ہوں گے۔

گزشتہ سالانہ اجتماع ۱۹ر تا ۲۳ر مارچ ۹۰ء قرآن آڈیٹوریم میں ہوا تھا۔ گویا کہ ہم قریباً گیارہ ماہ بعد اپنی سالانہ کارکردگی اور موجودہ صورت حال کے جائزہ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح غور و فکر اور آئندہ کے لئے بہتر پروگرام مرتب کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

جماعتی زندگی میں سالانہ اجتماع کی اہمیت سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اس میں اولاً ہمیں اپنے پیش نظر مقاصد اور ان کے حصول کے لئے طریق کار اور اس کے تقاضوں کو از سرِ نو ذہن میں تازہ کرنا ہے اور ثانیاً خود احتسابی اور اجتماعی کارکردگی کے جائزہ سے یہ اندازہ کرنا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں' کیا کر رہے ہیں؟ اگر کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ کریں اور اگر کسی

پہلو سے پیش رفت ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور توفیقِ مزید کے طلبگار ہوں۔ ہمیں آئندہ کے لئے نقشۂ کار کے خطوط بھی معین کرنا ہیں اور اس پر عملدر آمد کے لئے نئے جذبہ و جوش اور عزمِ تازہ کے ساتھ یہاں سے رخصت ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

اس مرکزی رپورٹ میں ہماری اجتماعی کارکردگی کا بحیثیتِ مجموعی جائزہ پیش ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز اس کی تفصیلات آپ مقامی تنظیموں کی رپورٹوں میں سن لیں گے۔ اس موقع پر میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم بات کی طرف دلانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ احتساب اور جائزہ کا اصل فیصلہ کن میزانیہ تو ذاتی اور انفرادی ہے اور تنظیم اسلامی کی تو تاسیس ہی اس لئے ہوئی تھی کہ وہ ہمارے انفرادی نصب العین یعنی نجات و فلاحِ اخروی کے حصول میں معاون و مددگار ہو۔ لہٰذا ہر رفیقِ تنظیم اپنی حقیقی اور واقعی کیفیت کا جائزہ خود لے کہ اس کی قوت و صلاحیت' مال و جان اور اوقات کہاں صرف ہو رہے ہیں۔ میری اور آپ سب کی نجات تو اس سے وابستہ ہے کہ ہم نے جو یہ عہد کیا تھا کہ **"ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین"** ...... ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم اس پر کہاں تک پورے اتر رہے ہیں!

گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر تنظیم اسلامی کے نئے نظام العمل کو باقاعدہ پڑھا گیا تھا اور امیر محترم نے ضروری وضاحتیں بھی کی تھیں۔ رفقاء کو اس کی طبع شدہ نقول بھی مہیا کی گئی تھیں۔ اور یہ کہا گیا تھا کہ اگر اس میں کسی پہلو سے ترمیم و اصلاح مقصود ہو تو تجاویز اجتماع کے پندرہ روز بعد تک مرکزی دفتر ارسال کر دی جائیں تاکہ مجلسِ عاملہ میں غور کے بعد مناسب ترامیم کر لی جائیں۔ یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ اس نظام العمل کو دو ماہ بعد یعنی یکم جون ۹۰ء سے باقاعدہ نافذ کر دیا جائے گا۔ اس دوران اس نظام العمل کے مطابق حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کی تنظیمِ نو' دفاتر کے قیام اور دیگر ضروری انتظامات' نیز ملتزم رفقاء کی بنیاد پر مجلسِ مشاورت کے انتخابات کا اہتمام کیا جائے۔ نظام العمل میں ترمیم و اصلاح کے ضمن میں رفقاء کی جانب سے مختلف تجاویز موصول ہوئیں۔ مرکزی دفتر میں ان کی باقاعدہ ترتیب و درجہ بندی کی گئی اور مجلسِ عاملہ میں ان پر غور کے بعد مناسب فیصلے کئے گئے اور متعلقہ تجویز کنندہ رفقاء کو اس کی باقاعدہ اطلاع بھی دی گئی۔ ترمیم شدہ نظام العمل کو 'میثاق' کے شمارہ مئی ۹۰ء کے ذریعہ رفقاء تک پہنچا بھی دیا گیا اور جون ۹۰ء سے اس پر باقاعدہ عملدر آمد کا آغاز ہوگیا۔ اس سال کے دوران الحمدللہ نظام العمل کا دوسرا حصہ بھی جو کہ مختلف سطح پر ذمہ داریوں اور تقسیمِ کار کے متعلق ہے تیار ہوگیا ہے۔ اور اس اجتماع کے دوران رفقاء کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

## تنظیمی جائزہ

گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر تنظیم اسلامی پاکستان سات علاقائی حلقہ جات میں منقسم تھی: یعنی کراچی' بلوچستان' جنوبی پنجاب' لاہور' وسطی پنجاب' شمالی پنجاب اور سرحد۔ اور اندرون ملک ۱۸ مقامی تنظیمیں کام کر رہی تھیں: یعنی کراچی کی تین تنظیمیں ...... کراچی شرقی' شمالی اور جنوبی' کوئٹہ' سکھر' ملتان' وہاڑی' فیصل آباد۔ لاہور کی چار تنظیمیں ...... لاہور شرقی' جنوبی' وسطی اور شمالی' تنظیم اسلامی فیروز والہ' گجرات' راولپنڈی' اسلام آباد اور پشاور۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ نئے نظام العمل کے مطابق حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کی تشکیلِ نو کی جائے گی اور مقامی ملتزم رفقاء کے مشورہ سے ذمہ دار حضرات کا بھی از سرِ نو تعین ہوگا۔ چنانچہ امیر محترم نے پورے ملک کا تنظیمی دورہ کیا اور مختلف مقامات پر صورت حال کے جائزہ اور مشورہ کے بعد مناسب فیصلے کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ حلقہ سرحد اگرچہ کافی عرصہ سے قائم تھا' لیکن کچھ عرصہ قبل میجر فتح محمد صاحب کی قرآن کالج لاہور منتقلی کی وجہ سے یہ حلقہ عملاً ختم ہوگیا تھا۔ ۲۸ر مئی کو امیر محترم کے دورۂ پشاور کے موقع پر اس حلقہ کو دوبارہ باقاعدہ قائم کیا گیا۔ میجر فتح محمد صاحب بھی دوبارہ پشاور منتقل ہوگئے۔ تنظیم اسلامی پشاور کے دفتر ہی میں حلقہ کا دفتر بھی قائم کر دیا گیا اور حلقہ سرحد اور تنظیم اسلامی پشاور کے مشترک معتمد جناب غلام مقصود صاحب مقرر ہوئے۔ سال کے دوران حلقہ سرحد میں اطمینان بخش طریق سے کام ہوا ہے۔ دفتر باقاعدگی سے صبح و شام کے اوقات میں کھلتا رہا ہے اور ناظمِ حلقہ سرحد نے حلقہ کے رفقاء و احباب سے خط و کتابت کے ذریعے رابطہ کا اہتمام رکھا۔ حلقہ کے مختلف مقامات مثلاً سوات' مردان اور کوہاٹ کے کامیاب دعوتی دورے اور رابطہ عوام کے پروگرام کئے گئے۔ اس حلقہ میں ایک ہی مقامی تنظیم پشاور میں قائم ہے۔ ملتزم رفقاء کے مشورہ سے جناب اشفاق احمد میر صاحب اس کے امیر اور میجر محمد اسمٰعیل صاحب ناظم بیت المال مقرر ہوئے۔ سال کے دوران یہاں پر معمول کے پروگرام جاری رہے۔

۲۔ حلقہ شمالی پنجاب عملاً قائم نہیں ہو سکا' کیونکہ اس کے لئے ذمہ دار حضرات میسر نہیں آسکے۔ ۲۹ر مئی کو امیر محترم نے راولپنڈی اسلام آباد کا تنظیمی دورہ کیا۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کی مقامی تنظیموں کا مشترکہ اجتماع ہوا' جس میں صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد یہی معلوم ہوا کہ فی الحال حلقہ کی سطح پر پیش قدمی کا امکان نہیں۔ سال کے دوران اس حلقہ کے منفرد رفقاء

اور مقامی تنظیموں کا مرکز سے براہ راست رابطہ رہا۔ ۲۹ر مئی کے تنظیمی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ راولپنڈی اور اسلام آباد کی تنظیموں کو یکجا کر کے ایک تنظیم قائم کی جائے۔ جناب محمد نیاز مرزا صاحب اس کے امیر مقرر ہوئے۔ ایک موزوں جگہ پر اس تنظیم کا دفتر بھی قائم ہو گیا ہے جو شام کے اوقات میں باقاعدگی سے کھلتا رہا ہے اور رابطہ کی ایک مفید صورت قائم رہی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی راولپنڈی اسلام آباد نے اندرون و بیرون شہر دعوتی پروگراموں اور رابطہ عوام کی کوششوں کا اہتمام جاری رکھا ہے' جس کے مفید اور مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

۳۔ حلقہ وسطی پنجاب گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر جناب شمس الحق اعوان صاحب کی قیادت میں قائم تھا۔ مجلسِ عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۲ر مئی میں اس کے معاملات پر غور ہوا۔ ناظم حلقہ جز وقتی خدمات سرانجام دے سکتے تھے' لٰہذا ان کی معاونت کے لئے ایک ہمہ وقتی نائب ناظم کے تقرر کا فیصلہ ہوا۔ اگرچہ اس حلقہ کا دفتر پہلے وزیر آباد میں قائم تھا' لیکن چونکہ وزیر آباد میں ہمارے رفقاء کی تعداد کم ہے اور دفتر کے لئے ہمیں وہاں سے کوئی معتمد بھی میسر نہ آسکے' لٰہذا صورت حال کچھ تسلی بخش نہ تھی اور بہتر مقام پر دفتر کی تلاش تھی۔ حلقہ کے وسطی مقام گوجرانوالہ میں دفتر قائم کرنے کا فیصلہ ہوا لیکن افسوس کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس میں بھی کام کے آغاز کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا۔ تاہم اس دوران حلقہ کے مختلف مقامات پر کام کو مربوط انداز میں آگے بڑھانے کی خاطر دعوتی پروگرام اور رابطہ کی کوششیں معمول کے مطابق جاری رہیں۔ چند ماہ پیشتر حلقہ کا دفتر ڈسکہ منتقل کیا گیا' جہاں پہلے سے مقامی اسرہ کا دفتر اور کارکن موجود تھے لیکن ع "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" کے مصداق ابھی تک خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکے۔ یقیناً اس میں اللہ کی کوئی حکمت پوشیدہ ہوگی۔ حلقہ وسطی پنجاب میں ابتداءً دو مقامی تنظیمیں گجرات اور فیروز والہ میں موجود تھیں۔ ۱۲ر مئی کو امیر تنظیم اسلامی نے گجرات اور فیروز والہ کا تنظیمی دورہ کیا اور رفقاء کے اجتماعات میں مشورہ کے بعد ذمہ دار حضرات کا تعین ہوا۔ دونوں مقامات پر تنظیم کا دفتر اور لائبریری قائم ہے۔ یہاں معتمد دفتر مقرر کئے گئے۔ سال کے دوران گجرات میں دفتر کا نظام اور رابطہ کے لئے محنت و کوشش بہت مناسب رہی ہے۔ تاہم امیر مقامی اور دوسرے ذمہ دار حضرات کی تگ و دو کے باوجود رفقاء بحیثیت مجموعی متحرک نہیں ہو سکے۔ فیروز والہ کی تنظیم میں معمول کے پروگرام جاری رہے ہیں۔ دفتر اور لائبریری شام کے اوقات میں رابطہ کے لئے کھلتے ہیں۔ اگرچہ دفتر کے لئے باقاعدہ معتمد کی خدمات حاصل کی گئی تھیں لیکن یہ انتظام جاری نہ رہ سکا۔ لٰہذا مقامی امیر ہی کا وقت اس میں صرف ہوتا رہا۔ یہ بات تسلیم کرنے میں ہمیں کوئی باک نہیں کہ یہاں پر بھی تنظیم کا

کام کچھ زیادہ نہیں ہو سکا۔

۴ ۔ حلقہ لاہور میں لاہور شہر اور مضافاتی اضلاع شامل تھے اور گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر اس کا باقاعدہ الگ دفتر بھی قائم تھا' اگرچہ دعوتی کام اور تنظیمی رابطہ صرف شہر لاہور تک محدود تھا۔ لاہور میں چار مقامی تنظیمیں بھی موجود تھیں۔ عیدالفطر کے فوراً بعد رفقائے لاہور کے اجتماع میں مشورہ کے بعد امیر محترم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ حلقہ لاہور کو فی الحال ختم کر دیا جائے اور لاہور کی چار تنظیمیں بھی ایک ہی مقامی تنظیم میں مدغم کر دی جائیں۔ اس تنظیم کے ذمہ دار حضرات کا بھی تعین ہوا۔ اس تنظیم کی امارت کی ذمہ داری مرزا ایوب بیگ صاحب کو تفویض کی گئی۔ دفترِ حلقہ مقامی دفترِ تنظیم قرار پایا جس کے لئے کارکن پہلے سے مقرر تھے۔ سال کے دوران کارکردگی اور موجودہ کیفیت آپ کے سامنے 'مقامی رپورٹ' میں پیش ہوگی۔ یہاں پر صرف یہی عرض کروں گا کہ لاہور کی تنظیم ان چند تنظیموں میں بھی اول نمبر پر ہے جس کی کارکردگی اطمینان بخش ہی نہیں حوصلہ افزا بھی ہے۔ "اللہ کرے زورِ عمل اور زیادہ"۔ مضافاتی اضلاع کے رفقاء کا رابطہ بذریعہ خط و کتابت مرکز کے ساتھ رہا۔

۵ ۔ ۲۶ مئی کو امیر تنظیم اسلامی نے فیصل آباد کا تنظیمی دورہ کیا۔ اور اجتماع رفقاء میں مشورہ کے بعد ایک نیا حلقہ غربی پنجاب قائم کرنے کا فیصلہ ہوا' جو کہ فیصل آباد' جھنگ' میانوالی اور بھکر کے اضلاع پر مشتمل ہوگا۔ جناب احسان الٰہی ملک صاحب نے جزوقتی خدمات کی پیشکش کی تھی۔ انہیں اس حلقہ کا ناظم مقرر کیا گیا اور ان کی معاونت کے لئے ایک ہمہ وقتی نائب ناظم جناب مختار احمد صاحب کی خدمات بھی حاصل کر لی گئیں۔ تنظیم اسلامی فیصل آباد کے ذمہ دار حضرات کا تعین ہوا۔ مقامی تنظیم کا دفتر اور لائبریری پہلے سے موجود تھی۔ اس میں حلقہ غربی پنجاب کا دفتر بھی قائم کر لیا گیا۔ سال کے دوران ناظم حلقہ کی قیادت میں مضافاتی دیہات میں مفید دعوتی کام ہوا ہے۔ تنظیم اسلامی فیصل آباد کی کیفیت اطمینان بخش رہی ہے۔

۶ ۔ حلقہ جنوبی پنجاب زیریں پنجاب کے علاقہ پر مشتمل تھا اور اس میں دو مقامی تنظیمیں: ملتان و وہاڑی اور اسرہ جات شجاع آباد' بہاولپور' صادق آباد اور مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے منفرد رفقاء شامل ہیں۔ مختار حسین فاروقی صاحب نے انقلابی انداز میں اس حلقہ کی ابتدا کی تھی' لیکن ذاتی مصروفیات کی بنا پر وہ پس منظر میں چلے گئے۔ گزشتہ اجتماع کے موقع پر ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی امیر حلقہ تھے' لیکن وہ بھی جز وقتی خدمات سرانجام دے سکے۔ ۴ جون کو امیر محترم نے ملتان کا تنظیمی دورہ کیا۔ حلقہ کے رفقاء بھی وہاں جمع تھے۔ مشورہ کے بعد فیصلہ ہوا کہ حلقہ جنوبی

پنجاب ختم کر دیا جائے۔ اور اس حلقہ کی مقامی تنظیموں' اسرہ جات اور منفرد رفقاء کا براہ راست مرکز سے رابطہ رہے گا۔ مرکز میں اس حلقہ کی نگہداشت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ میاں اعجاز احمد صاحب کو ناظم اعلیٰ کے خصوصی معاون کی حیثیت سے اس حلقہ کے دعوتی و تنظیمی امور کی نگہداشت کا کام تفویض کیا گیا۔ موصوف نے خط و کتابت اور تنظیمی دوروں کے ذریعہ محنت کی' لیکن یہ انتظام جاری نہ رہ سکا' کیونکہ موصوف نے اپنی تعلیمی استعداد میں اضافہ کے لئے قرآن کالج میں ایک سالہ کورس میں شمولیت اختیار کر لی۔ تاہم اس حلقہ کے رفقاء سے مرکزی دفتر کا رابطہ رہا۔ ناظم اعلیٰ اور ناظم بیت المال وقتاً فوقتاً اس علاقہ کے تنظیمی و دعوتی دوروں کے لئے اس حلقہ میں جاتے رہے۔ تنظیم اسلامی ملتان کا دفتر پہلے دفتر حلقہ ۲۵ آفیسر کالونی میں قائم تھا۔ حلقہ ختم ہونے پر کوشش کی گئی کہ اس کو شہر میں کسی مصروف جگہ پر منتقل کیا جائے' لیکن بعض عملی دشواریوں کی بنا پر یہ تجربہ کامیاب نہ ہو سکا اور اب مقامی تنظیم کا دفتر پھر پرانی جگہ ۲۵ آفیسر کالونی میں قائم ہے۔ باقاعدہ معتمد دفتر موجود ہیں اور خط و کتابت و رابطہ عمدہ طریق سے ہو رہا ہے۔ تنظیم اسلامی وہاڑی مختصر تنظیم ہے۔ ۳ر جون کو ملتان ہی میں رفقائے حلقہ کے اجتماع میں اس کے نظم سے متعلق امور کا فیصلہ ہوا تھا۔ یہ مختصر تنظیم ہے اور سالہا سال سے یکساں کیفیت سے چل رہی ہے۔ اگرچہ دفتر و لائبریری موجود ہے لیکن باقاعدہ معتمد میسر نہ ہونے کی وجہ سے خط و کتابت اور رابطہ کی کیفیت توجہ طلب ہے۔

۷۔ اندرون سندھ اور سکھر کے تنظیمی معاملات کو طے کرنے کے لئے اوائل جون میں امیر محترم کے دورہ کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ لیکن وہاں کے مخدوش حالات کے پیش نظر جناب نجیب صدیقی صاحب کے مشورہ سے یہ دورہ منسوخ کرنا پڑا۔ سکھر کی مقامی تنظیم میں چونکہ ملتزم رفقاء کی تعداد نئے نظام العمل میں ایک مقامی تنظیم کے لئے مقرر تعداد سے کم تھی' لہٰذا مقامی تنظیم کے نظم کو ختم کر کے اسرہ کا نظم قائم کر دیا گیا۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر اندرون سندھ سے ہمارے ایک ساتھی جناب علی اصغر عباسی صاحب نے اپنے آپ کو تنظیم کی ہمہ وقت خدمات کے لئے پیش کیا تھا۔ بعد ازاں مئی میں منعقدہ تربیت گاہ میں انہوں نے شرکت کی اور امیر محترم سے تفصیلاً گفتگو کے بعد اندرون سندھ ایک حلقہ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور جناب علی اصغر عباسی صاحب اس کے ناظم مقرر ہوئے۔ سکھر میں اس حلقہ کا دفتر قائم کرنے کی کوشش ہوئی۔ بعد ازاں اگست کے اوائل میں امیر محترم نے سکھر کا دو روزہ دورہ کیا جس کے دوران تنظیمی امور پر بر موقع مشورہ ہوا۔ جناب ناظم حلقہ نے اس دورہ کو مفید بنانے کے لئے

محنت کی۔ مقامی سندھی علماء سے ملاقات کے لئے بھی ایک مفید نشست کا انتظام ہوا۔ حلقہ کے لئے الگ دفتر کا تو انتظام نہ ہو سکا، تاہم سابق تنظیم اسلامی سکھر کے دفتر ہی میں ایک ہمہ وقتی کارکن کے تقرر سے اس کا آغاز کر دیا گیا۔ جناب ناظم حلقہ نے اندرون سندھ مختلف مقامات پر علماء اور دینی فکر رکھنے والے اصحابِ علم و دانش سے رابطہ کے لئے محنت کی۔ سکھر میں دعوتی اور تنظیمی پروگرام منظم کئے۔ کچھ عرصہ قبل جناب علی اصغر عباسی نے اپنی بعض مجبوریوں کی بنا پر اپنی سابقہ ملازمت کو دوبارہ اختیار کر لیا ہے۔ اور اس طرح یہ نو تشکیل شدہ حلقہ ہمہ وقتی ناظم کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے۔

۸ ۔ حلقہ بلوچستان تنظیم اسلامی کوئٹہ تک ہی محدود ہے۔ اس کی تنظیم نو گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہی ہو گئی تھی اور سال کے دوران جناب راشد گنگوہی صاحب کی قیادت میں اس کے پروگرام تسلی بخش طریق پر معمول کے مطابق چلتے رہے ہیں۔

۹ ۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر حلقہ کراچی کے نام سے ایک حلقہ موجود تھا، جس کی سرگرمیاں عملاً کراچی شہر تک محدود تھیں۔ اور کراچی شہر میں تین مقامی تنظیمیں موجود تھیں۔ امیر محترم مئی کے پہلے ہفتہ ہی میں کراچی کے آئندہ تنظیمی نقشہ کے تصفیہ کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ مشورہ کے بعد حلقہ کو محض رسمی اور غیر ضروری سمجھتے ہوئے ختم کرنے کا فیصلہ ہوا اور تین مقامی تنظیموں کو باہم ضم کر کے ایک مقامی تنظیم کے قیام کا فیصلہ ہوا اور سید محمد نسیم الدین صاحب اس کے امیر مقرر ہوئے۔ موصوف نے دفتر کے نظام اور مرکز اور رفقاء سے رابطہ کی کیفیت کو مستحکم بنانے کے لئے محنت کی ہے۔ کراچی کو ۸ انتظامی حصوں میں تقسیم کر کے تنظیمی و دعوتی کیفیت کو باقاعدہ اور وسعت پذیر بنایا ہے۔ جناب نسیم الدین صاحب کی سرکردگی میں کراچی میں کام کے آگے بڑھنے کی توقعات ہیں۔ **اللھم زد فزد**...... آمین۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر اندرون ملک سات حلقہ جات قائم تھے۔ بیان کردہ تفصیلات کے نتیجہ میں اب اس سالانہ اجتماع پر اندرون ملک چھ حلقہ جات: سرحد، شمالی پنجاب، وسطی پنجاب، غربی پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے نام سے قائم ہیں۔ اسی طرح اندرون ملک ۱۸ مقامی تنظیمیں کام کر رہی تھیں۔ کراچی، لاہور، اسلام آباد اور راولپنڈی کے مقامات پر کئی مقامی تنظیموں کو یکجا کرنے کے نتیجہ میں اب اندرون ملک دس مقامی تنظیمیں ہیں: یعنی پشاور، راولپنڈی و اسلام آباد، گجرات، فیروز والہ، لاہور، فیصل آباد، ملتان، وہاڑی، کوئٹہ اور کراچی۔

## اندرونِ ملک رفقائے تنظیم کی تعداد حسب ذیل ہے :

| تنظیم/حلقہ | تعداد رفقاء | تعداد رفقاء جن سے رابطہ ہے | تعداد ملتزم رفقاء |
|---|---|---|---|
| تنظیم اسلامی کراچی | ۲۱۶ | ۱۹۳ | ۵۵ |
| اندرون سندھ | ۴۹ | ۱۸ | ۳ |
| تنظیم اسلامی کوئٹہ | ۲۱ | ۲۱ | ۱۶ |
| منفرد رفقاء بلوچستان | ۲ | ۲ | ۱ |
| تنظیم اسلامی ملتان | ۴۵ | ۲۳ | ۱۰ |
| تنظیم اسلامی وہاڑی | ۱۳ | ۱۳ | ۷ |
| جنوبی پنجاب | ۸۸ | ۵۸ | ۹ |
| تنظیم اسلامی فیصل آباد | ۴۸ | ۳۵ | ۹ |
| غربی پنجاب | ۷۰ | ۳۶ | ۱۱ |
| تنظیم اسلامی لاہور | ۳۷۹ | ۲۳۰ | ۱۱۰ |
| حلقہ لاہور | ۱۰ | ۶ | ۰ |
| تنظیم اسلامی فیروزوالہ | ۱۹ | ۱۵ | ۸ |
| منفرد رفقاء شیخوپورہ | ۱۷ | ۸ | ۱ |
| حلقہ وسطی پنجاب (ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ) | ۲۱۲ | ۱۴۰ | ۷ |
| تنظیم اسلامی گجرات | ۹۰ | ۵۲ | ۱۷ |
| حلقہ شمالی پنجاب | ۴۰ | ۳۲ | ۱ |
| تنظیم اسلامی راولپنڈی/اسلام آباد | ۹۵ | ۸۱ | ۲۶ |
| حلقہ سرحد | ۴۶ | ۳۶ | ۶ |
| تنظیم اسلامی پشاور | ۶۰ | ۵۳ | ۱۳ |
| مرکز | ۵ | ۵ | ۵ |
| میزان | ۱۵۲۵ | ۱۰۵۷ | ۳۱۵ |
| کل تعداد گزشتہ سال | ۱۲۲۱ | | ۲۹۷ |
| اضافہ دوران سال | ۳۰۴ | | ۱۸ |

## جلسہ ہائے عام

گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر تنظیم اسلامی نے اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اپنے اس قلبی اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اب کسی درجے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ تنظیم اسلامی نے ایک چلتے ہوئے قافلہ کی شکل اختیار کرلی ہے اور ہم اپنی کوتاہیوں کا ازالہ کرتے ہوئے آگے قدم بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ آپ نے آئندہ سال کو پیش قدمی کا سال یعنی Launching year قرار دیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ اب ہم ان شاء اللہ العزیز تنظیم اسلامی کی دعوت و پکار کو مساجد اور بند کمروں سے نکال کر کھلے مقامات پر جلسہ ہائے عام میں بیان کریں گے۔ اس کی ابتدا تو سالانہ اجتماع کے موقع پر ہی ہو گئی تھی' جبکہ معمول کے پروگراموں کے ساتھ جلسہ عام کا بھی اہتمام ہوگیا' جس میں چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب نے فرائض دینی کے جامع تصور اور امیر تنظیم اسلامی نے پاکستان کا مستقبل اور انقلاب اسلامی کے مراحل کے موضوعات پر مفصّل خطاب کیا۔ اس جلسہ کا اہتمام چونکہ قرآن اکیڈمی ہی کے باہر صحن میں ہوا تھا لہٰذا اس کی تلافی کے طور پر مئی کے وسط میں چوبرجی کوارٹرز کی وسیع گراؤنڈ میں جلسہ ہوا جو بحمد اللہ ہر پہلو سے کامیاب ثابت ہوا۔ سالانہ اجتماع میں فیصلہ کے مطابق مجلسِ مشاورت نے ملک کے مختلف مقامات پر جلسہ ہائے عام کے انعقاد کا ایک نقشہ بنایا اور الحمدللہ سال کے دوران پشاور' لاہور' کوئٹہ' راولپنڈی اور سرگودہا میں جلسہ ہائے عام ہوئے۔ موضوع "پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کا مصطفوی طریق" رہا۔ ان جلسہ ہائے عام کی تفصیلات آپ 'میثاق' کے صفحات میں ملاحظہ فرماتے رہے ہیں۔ الحمدللہ ان کے نتیجہ میں جہاں تنظیم اسلامی کے تعارف اور اس کے فکر و موقف کی نشر و اشاعت کا اہتمام ہوا' وہاں رفقائے تنظیم میں ایک حرکت پیدا ہوئی اور ایک ٹیم کی حیثیت سے اجتماعی کام کرنے کا تجربہ اور صلاحیت پیدا ہوئی۔ کراچی میں دو تین دفعہ جلسہ عام کرنے کی کوشش ہوئی' لیکن ناسازگار حالات اور موسم کی خرابی کے باعث مطلوبہ سطح پر انعقاد نہ ہو سکا۔ تاہم رفقاء نے محنت کی اور جزوی اور زونل سطح پر اس کے نتائج بھی برآمد ہوئے۔

## مشاورتی نظام

گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس مشاورت برائے سال ۹۱-۱۹۹۰ء کا انتخاب نہیں ہوا تھا اور یہ طے کیا گیا تھا کہ نئے نظام العمل کے مطابق ملتزم رفقاء کی بنیاد پر اس انتخاب کو جلد از

جلد مکمل کیا جائے' تاکہ نو منتخب مجلس مشاورت کا پہلا سہ ماہی اجلاس بروقت منعقد ہو سکے اور سال کے دوران تنظیمی اور دعوتی امور کا جو نقشہ ہم نے طے کیا ہے اس کی طرف پیش قدمی کا اہتمام ہو سکے۔ چنانچہ جملہ ضروری انتظامات جلد مکمل کر کے جون کے وسط تک نئی مجلسِ مشاورت کے اراکین کا اعلان کر دیا گیا اور مجلس مشاورت کا پہلا سہ ماہی اجلاس ۱۰ر تا ۱۲ر جولائی منعقد ہوا۔ نظام العمل میں طے شدہ مشاورتی نظام کے مطابق تنظیم اسلامی میں مشاورت کے لئے چار سطحیں معیّن ہیں۔ اولاً امیر تنظیم اور مرکزی شعبہ جات کے ناظمین (یعنی مجلس عاملہ) ہفتہ وار اجلاس میں مشورہ کے بعد ضروری امور طے کرتے ہیں۔ ثانیاً ناظمین حلقہ جات ایک ماہوار اجلاس میں شریک ہوتے ہیں جس میں دیگر امور کے علاوہ علاقائی معاملات بھی زیر بحث آتے ہیں۔ ثالثاً معین مجلس مشاورت جس میں پورے پاکستان سے رفقاء کے منتخب نمائندے بھی شریک ہوتے ہیں۔ تین ماہ کے وقفہ سے اس کے اجلاس ہوتے ہیں۔ رابعاً 'توسیعی مشاورت' جس میں تمام رفقاء کے لئے اظہار خیال کا موقع ہوتا ہے۔ چنانچہ روزمرہ کے امور کے تصفیہ اور فوری معاملات میں مشاورت کے لئے سال کے دوران مرکزی اسرہ (یا مجلس عاملہ) کے ہفتہ وار اجتماع کا التزام رہا۔ اس اجتماع کے ماہوار اجلاس میں حلقہ جات کے ناظمین اور بڑی تنظیموں کے امراء کی شرکت بھی رہی۔ سال کے دوران معمول کے مطابق مجلس مشاورت کے اجلاس ہوئے' جن میں تنظیمی اور دعوتی امور پر مشورہ کے بعد مناسب فیصلے کئے جاتے رہے۔ رفقاء کے وسیع تر حلقہ کی آراء سے استفادہ کی خاطر سال کے دوران دو دفعہ 'توسیعی مشاورت' کے اجتماعات مرکز تنظیم میں منعقد کئے گئے۔ ضابطہ کے مطابق سال کے دوران 'توسیعی مشاورت' کا ایک اجتماع منعقد ہونا ضروری ہے جو کہ چار دن تک جاری رہ سکتا ہے۔ یہ اجتماع ۶ر تا ۹ر اکتوبر منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ لیکن اس میں زیادہ رفقاء نے دلچسپی نہیں لی۔ لہٰذا یہ اجتماع ایک ہی روز یعنی ۶ر اکتوبر کو جاری رہ سکا۔ ۷ر جنوری ۹۱ء کو 'توسیعی مشاورت' کا دوبارہ اہتمام کیا گیا' تاہم اس بار بھی حاضری حوصلہ افزا نہ تھی۔

## تربیتی نظام

رفقاء کے مابین درجہ بندی اور ان کے لئے تربیتی و تنظیمی نصاب اور تربیت گاہوں کے نظام کو ہم نے تین سال قبل شروع کیا تھا۔ میاں محمد نعیم صاحب نے اولاً ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے اور بعد ازاں ناظم تربیت کی حیثیت سے اس کے لئے محنت کی۔ الحمدللہ گزشتہ سالانہ اجتماع سے قبل ہم اس قابل ہو سکے تھے کہ ہم اپنے تنظیمی ڈھانچہ کو ملتزم رفقاء کی بنیاد پر استوار کر

سکیں۔ مجلس مشاورت کی تشکیل تو بھی انہی بنیادوں پر ہو گئی۔ نئے نظام العمل کی تنفیذ کے بعد تربیت گاہوں کے نظام اور درجہ بندی کے لئے تربیتی ر تنظیمی نصاب میں بعض بنیادی تبدیلیاں کی گئیں۔ ایک 'مبتدی رفیق' کے 'ملتزم' قرار دیئے جانے کا باقاعدہ طریق کار متعین ہوا۔ پہلے مبتدی اور ملتزم رفقاء کے لئے الگ الگ تربیتی ر تنظیمی نصاب مقرر تھے۔ ان دونوں کو مختصر اور یکجا کر کے ایک ہی نصاب مقرر کیا گیا۔ ہفتہ وار احتسابی رپورٹس بھی مبتدی اور ملتزم رفقاء کے لئے الگ الگ تھیں۔ اس نئے نصاب کی رپورٹنگ کے لئے 'ہفتہ وار احتسابی یادداشت' کی نئی کاپیاں تیار کروائی گئیں۔ ملتزم قرار دیئے جانے سے قبل صرف ایک ہفت روزہ تربیت گاہ میں شرکت ضروری قرار دی گئی جس کا نام 'مبتدی تربیت گاہ' طے ہوا۔ گزشتہ سال کے دوران سات مبتدی تربیت گاہوں کے انعقاد کا اہتمام ہوا' جن میں ۱۱۲ مبتدی رفقاء نے شرکت کی۔ ان میں سے ۱۸ ملتزم قرار پا چکے ہیں۔ بقیہ ابھی تربیتی نصاب مکمل نہیں کر سکے۔ ان میں ۷۷ رفقاء کی جانب سے مرکز میں رپورٹ موصول ہو رہی ہے۔ سال کے ابتدائی حصہ میں منعقدہ تربیت گاہوں میں تو رفقاء کی معقول تعداد نے شرکت کی' لیکن بعد ازاں حاضری کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں رہی۔ تربیت گاہوں کے انعقاد کی تاریخوں کا تعین کئی ماہ قبل کر دیا جاتا ہے اور اس کی اطلاع 'میثاق' اور مرکزی دفتر سے جارہ شدہ سرکلرز اور خطوط کے ذریعہ رفقاء تک پہنچتی رہتی ہے۔ ہمارے پرانے رفقاء میں کثیر تعداد ایسے رفقاء کی موجود ہے جو ابھی تک تربیت گاہ کے لئے وقت فارغ نہیں کر سکے۔ انہیں چاہئے کہ اپنی اولین فرصت میں اس کا اہتمام کریں۔ تنظیم میں نئے شامل ہونے والوں کو ابتدا ہی میں تربیت گاہ اور تربیتی نصاب کے بارے میں معلومات فراہم کر دی جاتی ہیں۔ سالانہ اجتماع سے متصلاً قبل مرکزی دفتر تنظیم اسلامی میں ۱۵ر تا ۲۱ر فروری ایک ہفت روزہ 'ملتزم تربیت گاہ' کا اہتمام ہوا ہے۔ الحمدللہ یہ تربیت گاہ بہت کامیاب رہی ہے۔ اس میں ۵۵ رفقاء نے شرکت کی جن میں سے چھ بیرون پاکستان سے تشریف لائے۔

اولاً کراچی میں سالانہ اجتماع سے قبل مبتدی تربیت گاہ کے پروگرام کا اعلان ہوا تھا جو کہ اصلاً بیرون پاکستان کے رفقاء کے لئے تھی لیکن بعد ازاں خلیج کی جنگ کی وجہ سے بیرون پاکستان سے رفقاء کم تعداد میں آنے کی توقع رہ گئی۔ لہٰذا آخر وقت میں اس کو ملتزم تربیت گاہ کی حیثیت سے منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اگرچہ اس کی اطلاع رفقاء کو دیر سے ملی تاہم شرکاء کی تعداد حوصلہ افزا قرار دی جا سکتی ہے۔

## حلقہ جات

مقامی تنظیموں اور منفرد رفقائے کے لئے مرکز سے رابطہ کے ضوابط متعین ہیں۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے فوراً بعد ایک سرکلر کے ذریعہ ان کی یاددہانی کرائی گئی۔ مقامی تنظیموں کی تنظیمی و دعوتی کیفیات اور بعض دیگر کوائف کو ایک یکساں انداز میں مرکز کو فراہم کرنے کے لئے ایک ماہوار رپورٹ کا خاکہ تیار کر کے مقامی تنظیموں کو مہیا کیا گیا۔ مرکزی دفتر میں ان رپورٹس کی باقاعدہ وصولیابی کی نگہداشت و متعلقہ امور کی جانچ پڑتال اور مناسب راہنمائی کا موثر انتظام کیا گیا۔ اس سال کے دوران حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کے دفتری معاملات کو بہتر بنانے کے لئے بھی کچھ کوشش ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں الحمدللہ حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کی جانب سے رپورٹس کی وصولی میں بالعموم باقاعدگی کی کیفیت ہے۔ البتہ وہاڑی اور فیروز والہ کی مقامی تنظیموں کی جانب سے اس سلسلہ میں کوتاہی ہوئی ہے۔ حلقہ جات کی ماہوار رپورٹس موصول ہوتی رہی ہیں اور مجلس عاملہ کے ماہوار اجلاس میں کارکردگی اور دیگر اہم امور کے جائزہ کے بعد امیر محترم مناسب ہدایات دیتے رہے ہیں۔

وہ علاقے جہاں پر حلقہ جاتی نظام باقاعدہ قائم رہا ہے' ان کے منفرد رفقائے سے رابطہ حلقہ جات کی ذمہ داری رہا ہے اور اس کا تذکرہ آپ کو ان کی رپورٹس میں مل جائے گا۔ حلقہ جنوبی پنجاب' لاہور اور شمالی پنجاب کے رفقاء سے رابطہ مرکزی دفتر سے ہوتا رہا ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ ہر رفیق سے ماہوار رابطہ ہو' اگرچہ منفرد رفقاء کی جانب سے جواب کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں۔ حقیقتاً ایک منفرد رفیق بالعموم جماعتی برکات سے محروم رہتا ہے۔ اگر وہ اپنی دعوتی کوشش سے اپنا ایک حلقہ قائم نہیں کرتا تو اضمحلال کا شکار ہو کر زود یا بدیر اپنی سابقہ حالت میں لوٹ جاتا ہے اور تعلق قائم نہیں رکھ پاتا۔ لاتعلق رفقاء کو بھی یاددہانی کے خطوط گاہے بگاہے جاری ہوتے رہے ہیں۔ اور اس طرح بعض بھولے بسرے رفقاء کی بازیافت بھی ہوئی ہے۔ درجہ بندی اور تربیتی نظام کے حوالہ سے مرکزی دفتر کا متعلقہ رفقاء سے مضبوط رابطہ رہا ہے اور اس پہلو سے ہر رفیق کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ ہفتہ وار احتسابی رپورٹ مرکز میں موصول ہوتی ہے اور رپورٹس پر تبصرہ اور ہدایات پر مشتمل ایک ماہوار خط ہر متعلقہ رفیق کو ضرور ارسال کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران رفقاء کی ہفتہ وار احتسابی رپورٹس کے علاوہ مرکزی دفتر تنظیم میں موصول ہونے والے خطوط کی اوسطاً ماہوار تعداد تقریباً ۱۵۰ اور دفتر سے جاری ہونے والے خطوط کی اوسطاً ماہوار تعداد ۶۰۰ ہے۔ ہفتہ وار احتسابی رپورٹس کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ فی الحال بیس پچیس رپورٹس روزانہ موصول ہو جاتی ہیں۔ □□

# سالانہ رپورٹ ۹۰۔۱۹۹۱ء

## (مشرق وسطیٰ میں مقیم رفقاء)

گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ بیرون پاکستان عارضی طور پر مقیم ہمارے رفقاء (جو پاکستانی پاسپورٹ رکھتے ہیں) اصلاً تنظیم اسلامی پاکستان ہی کے نظم میں شمار ہوتے ہیں۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ایسے رفقاء کی کل تعداد ۲۱۵ تھی' اور اس سال یہ تعداد ۲۴۹ ہے۔

### تنظیمی کیفیت

گزشتہ سال کے دوران ایک تنظیم کا اضافہ ہوا جو کہ شارجہ میں مقیم ہمارے رفقاء پر مشتمل ہے۔ اس طرح ان علاقوں میں جاری ۵ تنظیمیں اور ایک اسرہ قائم ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان تمام تنظیموں اور مرکز کے مابین دو طرفہ رابطہ مستقل اور مربوط بنیادوں پر استوار ہو چکا ہے۔ ہر تنظیم کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ موصول ہوتی ہے اور تنظیمی و دعوتی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر مرکز کی طرف سے ہدایات و مشورے دیئے جاتے ہیں۔

## تنظیم اسلامی ابو ظہبی

اگرچہ اس ریاست میں تنظیم اسلامی کا قیام ۸۵ء ہی میں عمل میں آچکا تھا لیکن اس کو اصل تقویت ۸۹ء کے رمضان المبارک میں امیر محترم کے دورہ ترجمہ قرآن سے حاصل ہوئی' جس کے نتیجے میں ۳۷ نئے رفقاء تنظیم میں شامل ہوئے۔ گزشتہ سالانہ اجتماع تک جناب نسیم الدین صاحب یہاں کے امیر تھے۔ اجتماع کے فوراً بعد اس بات کی توقع پیدا ہوئی کہ موصوف جلد ہی اپنے کاروبار کی بساط لپیٹ کر مستقل طور پر پاکستان منتقل ہو جائیں گے (جیسا کہ واقعتاً ہوا بھی)۔ اس کے پیش نظر اجتماع کے فوراً بعد امیر محترم نے محمد خالد صاحب کو تنظیم اسلامی ابو ظہبی کا امیر مقرر کر دیا اور اس وقت سے یہ الحمدللہ نہایت ہی احسن انداز میں اپنی ذمہ

داریاں نبھا رہے ہیں۔ خلیج کی صورت حال کی بنا پر خالد صاحب کو چھٹی نہیں مل سکی' لہٰذا وہ اجتماع میں شریک نہیں ہو سکے۔

ابو ظہبی کی تنظیم کے ۱۳۴ رفقاء کے علاوہ دوبئ' راس الخیمہ اور العین کے ۱۳ رفقاء کی ذمہ داری بھی ابو ظہبی کی تنظیم پر ہی ہے۔ مزید برآں تنظیم اسلامی شارجہ کی راہنمائی کے لئے بھی جناب محمد خالد صاحب وقتاً فوقتاً وہاں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔

## تنظیمی کیفیت

تنظیم اسلامی ابو ظہبی کو ۸ اُسروں میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہاں پر یہ تقسیم بالکل نئے انداز میں یعنی مبتدی و ملتزم رفقاء کے حوالے سے ہے۔

ایسے اسرہ جات جو مبتدی رفقاء پر مشتمل ہیں' وہ اسرہ کے اجتماعات میں اپنے نصاب کی تکمیل کر رہے ہیں اور ملتزم رفقاء پر مشتمل اسرہ جات اپنے نصاب کو مکمل کر رہے ہیں۔ ملتزم رفقاء کے وہ اسرہ جات جو اپنے نصاب کی تکمیل کر چکے ہیں' انہیں گروپ کی شکل میں دعوتی کام پر لگا دیا گیا ہے۔

اسرہ جات کے ہفتہ وار اجتماعات کے علاوہ ماہانہ پوری تنظیم کی سطح پر ایک اجتماع ہوتا ہے جو زیادہ تر دعوتی و تربیتی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس میں منتخب نصاب کا درس' ادعیہ ماثورہ کا یاد کرنا' نماز با ترجمہ اور درس حدیث بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ امیر تنظیم کا خطاب بھی ہوتا ہے جس میں حالات حاضرہ کا تذکرہ بھی شامل ہوتا ہے۔

ابو ظہبی کی تنظیم مقامی دعوتی اجتماعات کے علاوہ گردونواح یعنی العین' دوبئ اور راس الخیمہ میں بھی ماہانہ ایک روزہ دعوتی پروگرام کر رہی ہے' جس میں درس قرآن کے علاوہ سوال و جواب کی نشست بھی رکھی جاتی ہے۔

## درس قرآن کے حلقے

○... ابو ظہبی میں دو مرکزی حلقوں کے علاوہ ۱۰ مقامات پر ہفتہ وار درس قرآن کا پروگرام جاری ہے۔

○... العین میں بھی ایک ہفتہ وار درس قرآن کا پروگرام ہو رہا ہے۔

○... راس الخیمہ میں وڈیو کیسٹ کے ذریعے ہفتہ وار درس قرآن ہوتا ہے۔

### تربیت گاہیں

بیرون پاکستان ابو ظہبی تنظیم کو یہ منفرد مقام حاصل ہے کہ اس نے گزشتہ سال کے دوران دو تربیت گاہوں کا اہتمام کیا۔

پہلی تربیت گاہ ایک ہفتہ پر محیط تھی لیکن اس میں شرکاء نے جزوقتی شرکت کی۔ شرکاء تربیت گاہ سے سیدھے اپنی ڈیوٹی پر اور پھر ڈیوٹی سے براہ راست تربیت گاہ میں تشریف لے آتے۔ ۲۵ رفقاء نے اس تربیت گاہ میں شرکت کی۔

دوسری تربیت گاہ جمعرات اور جمعہ کے ایام میں ۴ ہفتوں پر مشتمل تھی۔ اس میں تقریباً ۴۰ حضرات نے شرکت کی۔

## تنظیم اسلامی شارجہ

گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر یہاں رفقا کی تعداد تو اگرچہ ۱۰ تھی لیکن ابھی تنظیم کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا۔ اجتماع کے فوراً بعد ابو ظہبی کے امیر جناب محمد خالد صاحب نے شارجہ کے متعدد دورے کئے جس کے نتیجے میں پرانے رفقاء کو تحریک ملی اور کچھ نئے احباب بھی تنظیم میں شامل ہوئے چنانچہ وہاں نظم قائم کر دیا گیا اور جناب مشتاق حسین صاحب کو وہاں کا امیر مقرر کیا گیا۔ اس وقت وہاں پر رفقاء کی تعداد ۲۲ ہے۔

### تنظیمی کیفیت

تین اسرے قائم ہیں' جن کے ہفتہ وار اجتماع باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔ ان اجتماعات میں عموماً تربیتی پروگرام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام رفقاء کا ایک ماہانہ اجتماع بھی ہوتا ہے۔ یہ تنظیم ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ اگر رفقاء اور ذمہ دار حضرات کی محنت جاری رہی تو امید ہے کہ جلد ہی یہاں تنظیم مربوط بھی ہوگی اور وسعت پذیر بھی۔

تین مقامات پر ہفتہ وار درس قرآن کا اہتمام ہو رہا ہے۔ ماہانہ رپورٹ اور احتسابی رپورٹ کے مندرجات پر مشتمل پروفارما بھی موصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔

## سعودی عرب

### تنظیم اسلامی جدہ

یہاں پر ہمارے رفقاء کی تعداد گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر اور سال کے دوران ۹ رہی

لیکن ابھی تقریباً ایک ماہ پیشتر جناب اصغر حبیب صاحب' جو تنظیم اسلامی جدہ کے امیر بھی رہے ہیں' کی مستقل طور پر پاکستان منتقلی کے باعث رفقاء کی تعداد ۸ رہ گئی ہے۔ نئے امیر جناب افتخار الدین صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔

ہفتہ وار اور ماہانہ پروگرام باقاعدگی سے جاری ہیں۔ ہفتہ وار پروگرام میں درس قرآن' درس حدیث اور ترجمۃ القرآن کی کلاس ہوتی ہے۔ ماہانہ پروگرام کا ابتدائی حصہ دعوتی ہوتا ہے' جس میں ڈاکٹر صاحب کا خطاب یا درس بذریعہ ویڈیو کیسٹ دکھایا جاتا ہے۔ تنظیمی اجتماع میں گزشتہ ماہ کی کارروائی اور مختلف شعبوں کی رپورٹوں کو پڑھا جاتا ہے۔ آئندہ کے کام کے لئے مشورے اور فیصلے کئے جاتے ہیں۔ جدہ میں امیر محترم کے ویڈیو کیسٹ کی بہت مانگ ہے۔

## تنظیم اسلامی ریاض

تنظیم اسلامی ریاض کے امیر جناب انور مسعود صاحب ہیں۔ رفقاء کی تعداد ۳۳ ہے جنہیں تنظیمی اعتبار سے تین اسروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تینوں اسروں میں علیحدہ علیحدہ پروگرام ہوتے ہیں' جن کی نوعیت بالعموم تربیتی و دعوتی ہوتی ہے۔ ان پروگراموں کا بڑا حصہ درس قرآن اور عربی کلاس پر مشتمل ہوتا ہے۔

پوری تنظیم کی سطح پر ہفتہ وار دعوتی/ تربیتی و تنظیمی اجتماع بھی ہوتا ہے۔ اس پروگرام کا دورانیہ چار' ساڑھے چار گھنٹے ہوتا ہے۔ اس میں امیر محترم کا درس یا خطاب بذریعہ ویڈیو کیسٹ دکھایا جاتا ہے۔ بعد میں مزید وضاحت کے لئے سوال و جواب کی نشست رکھی جاتی ہے۔ وقفہ کے بعد کا حصہ عموماً تنظیمی ہوتا ہے' جس میں پروگرام کی منصوبہ بندی اور تنظیمی امور طے کئے جاتے ہیں۔ درس قرآن کے حلقے بھی قائم ہیں' جن میں رفقائے تنظیم مدرّسین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تین مقامات پر عربی کی کلاسیں جاری ہیں۔

۲ تا ۳ جگہوں پر عورتوں کے حلقے میں بھی درس قرآن کا سلسلہ جاری ہے' جن میں ۱۰ تا ۱۵ خواتین حصہ لیتی ہیں۔ ہمارے رفقاء جناب عظیم الدین خان اور جناب خالد مسعود صاحب کی اہلیہ ان حلقوں میں درس قرآن دیتی ہیں۔ تنظیم اسلامی ریاض کے مرکز میں تجوید کی کلاس بھی جاری ہے' جو روزانہ ہوتی ہے۔ ۷ یا ۸ حضرات اس میں شرکت کرتے ہیں۔

نشر و اشاعت کا شعبہ بھی کافی مؤثر و متحرک ہے۔ ماہانہ تقریباً ۵۰۰ تا ۷۰۰ آڈیو اور ۱۵۰ تا ۲۰۰ ویڈیو کیسٹ نکل رہی ہیں۔ کتب بھی استفادہ کے لئے موجود ہیں۔ تقریباً ۲۵ رفقاء بھی

مبتدی نصاب کا کورس کر رہے ہیں۔ ماہانہ رپورٹ اور رفقاء کی احتسابی رپورٹ پر مشتمل پروفارما باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں موصول ہو رہا ہے۔

## تنظیم اسلامی الواسیع

رفقاء کی تعداد ۲۱ ہے۔ جناب غلام مصطفیٰ صاحب امیر ہیں۔ پوری تنظیم کا ہفتہ وار اجتماع بروز سوموار ہوتا ہے۔ اس میں ویڈیو کیسٹ اور منتخب نصاب کے درس اور درس حدیث کے علاوہ تنظیمی امور طے کئے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام دو تا اڑھائی گھنٹے تک جاری رہتا ہے۔ اس کے علاوہ جمعہ کے روز بعد نماز عصر ویڈیو کیسٹ کا پروگرام ہوتا ہے۔ تقریباً تمام رفقاء کی رپورٹوں کے مندرجات پر مشتمل پروفارما اور ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے موصول ہو رہی ہیں۔ نشر و اشاعت کا شعبہ بھی مؤثر طور پر کام کر رہا ہے۔

## دہران (اسرہ)

یہاں پر ہمارے چار رفقاء ایک جگہ یعنی ائیر پورٹ پر کام کرتے ہیں۔ تمام حضرات نے مبتدی کورس مکمل کر لیا ہے اور نقیب اسرہ جناب عبدالرزاق نیازی صاحب کی سفارش پر سب ہی کو ملتزم قرار دے دیا گیا ہے۔ خلیج کی جنگ شروع ہونے سے قبل تک ان حضرات سے رابطہ تھا' لیکن بعد ازاں جنگ کی فرنٹ لائن ہونے کے سبب رابطہ نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان ساتھیوں کو خصوصاً اور تمام پاکستانیوں اور مسلمانوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

## منفرد رفقاء

۸ منفرد رفقاء میں سے جن حضرات سے باقاعدگی کے ساتھ رابطہ ہے' ان میں ملائشیا کے جناب نعیم غفور شیخ اور نیوزی لینڈ کے جناب محمد یوسف صاحب ہیں۔ باقی حضرات کو بھی خطوط تو لکھے گئے لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

---

# سالانہ رپورٹ تنظیمِ اسلامی بیرونِ پاکستان
# (OVERSEAS)
# بابت سال ۱۹۹۰ء

بیرونِ پاکستان تنظیم اسلامی کے نمایاں مراکز' شمالی امریکہ میں شکاگو اور ٹورنٹو اور برطانیہ و فرانس میں لندن اور پیرس ہیں۔ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں قائم تنظیم کی شاخوں کو تنظیم اسلامی پاکستان ہی کا جزو قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ زیرِ نظر رپورٹ شکاگو' ٹورنٹو' لندن اور پیرس میں قائم تنظیم اسلامی کے مراکز کی گزشتہ سال کی کارکردگی کے بیان تک محدود رہے گی۔ تاہم اس رپورٹ کو ہر اعتبار سے مکمل اور Comprehensive رپورٹ سمجھنا درست نہ ہوگا' اس لئے کہ اس کے مرتب کرنے والے کا بیرون پاکستان تنظیموں سے براہ راست تعلق گزشتہ سال کے دوران برقرار نہ رہ سکا۔ اولاً وقتی طور پر اپنی سرکاری ملازمت Join کرنے اور ثانیاً مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو میں بعض ذمہ داریاں تفویض کئے جانے کے سبب سے راقم سال ۱۹۹۰ء کے دوران امیر تنظیم اسلامی کے بیرونِ پاکستان اسفار میں ان کا شریکِ سفر بننے کی سعادت سے محروم رہا۔ چنانچہ امریکہ' لندن اور پیرس کے رفقاء سے حسبِ سابق بالمشافہ رابطے کی کوئی صورت نہ بن سکی۔ لہٰذا یہ رپورٹ اگر رپورٹ سے زیادہ معذرت معلوم ہو تو محسوس نہ فرمایئے گا۔

سالِ گزشتہ کے دوران امیر تنظیم اسلامی کے بیرونِ ملک اسفار گزشتہ برسوں کی نسبت زیادہ رہے۔ ماہِ جون میں فرانس' سپین اور برطانیہ کا سفر درپیش ہوا۔ پھر اواخرِ اگست ISNA کنونشن میں شرکت کے لئے امیر محترم امریکہ تشریف لے گئے' واپسی پر ہفتے بھر کے لئے سعودی عرب ٹھہرے اور عمرہ ادا کرنے کا بھی موقع ملا۔ پھر اوائلِ دسمبر میں دوبارہ امریکہ جانا ہوا جہاں امیر محترم کو ایک انٹرنیشنل سیرت کانفرنس ، میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس سفر میں جاتے ہوئے پیرس میں مختصر قیام اور واپسی پر ملائشیا اور سنگاپور کے مختصر VISITS بھی شامل تھے۔ ان تمام اسفار کی مفصل روداد آپ 'میثاق' میں ملاحظہ فرما چکے ہیں' لہٰذا میں تفصیل میں نہیں جا رہا۔ یوں امیر محترم کو سالِ گزشتہ کے دوران دو بار یورپ اور دو ہی بار امریکہ کے رفقاء سے ملاقات کا موقع ملا۔ بلکہ امریکہ کے ذمہ دار رفقاء سے تین مختلف مواقع پر

ملاقات کا موقع نکل آیا۔ اس لئے کہ اسپین میں امیر محترم جس کنونشن میں شرکت کے لئے گئے تھے' وہ بھی ہمارے امریکہ کے ساتھیوں ہی کا ترتیب دیا ہوا تھا۔

اس بار بار اور براہ راست ملاقات کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ امیر محترم کو وہاں کے رفقاء کے مسائل بالخصوص وہاں تنظیم کی پیش قدمی کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور وہاں تنظیم کے سکوپ (Scope) اور فروغ کے امکانات کا جائزہ لینے اور بالا واسطہ مشاہدہ کرنے کا بہتر موقع ہاتھ آیا۔ چنانچہ امیر محترم نے یورپ اور امریکہ دونوں جگہ رفقائے تنظیم کے سامنے زیادہ واضح اور دو ٹوک انداز میں بیرونِ پاکستان تنظیم کے سکوپ اور لائحہ عمل کے بارے میں گفتگو کی اور ایک معیّن نقشہ ان کے سامنے رکھا۔ اکتوبر و نومبر ۱۹۹۰ء کے میثاق میں امیر محترم کی وہ تقریر شائع ہو چکی ہے جس میں یہ تمام امور تفصیل سے زیر بحث آئے تھے۔

امیر محترم کے تجزیے کا لب لباب یہ تھا کہ امریکہ اور یورپ میں وہاں کے مخصوص حالات کے مطابق علیحدہ تنظیمِ اسلامی قائم ہونی چاہئے جس کی قیادت تحریکی ذہن رکھنے والے ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہو جو وہیں پلے بڑھے ہوں اور وہیں سے انہوں نے تعلیم پائی ہو تاکہ وہاں کے مخصوص حالات کے مطابق وہ صحیح طور پر کام کر سکیں۔

امیر محترم کی ان تقاریر سے جہاں رفقاء پر مثبت طور پر یہ بات واضح ہوئی کہ وہ بیرونِ پاکستان رہتے ہوئے تنظیم اسلامی کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے' وہاں اس کا ایک منفی اثر ان پر یہ پڑا کہ وہ نفسیاتی طور پر خود کو تنظیم اسلامی پاکستان سے منقطع محسوس کرنے لگے۔ اور وہاں چونکہ مقامی قیادت کی بنیاد پر مقامی تنظیمیں ابھی قائم نہیں ہو سکیں لہٰذا یہ کہنا شاید غلط نہ ہو گا کہ وہ لوگ نہ ادھر کے رہے' نہ ادھر کے رہے۔ گزشتہ سال کے دوران امریکہ کے مختلف شہروں میں قائم تنظیم کی شاخوں کا کوئی رابطہ راقم کے ساتھ نہیں رہا۔ نہ ان کی تنظیمی سرگرمیوں کے بارے میں کوئی باقاعدہ رپورٹ موصول ہوئی۔ ہاں شکاگو کی حد تک برادرم ڈاکٹر خورشید ملک صاحب سے ذاتی سطح پر خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ برقرار رہا۔ شکاگو میں SSQ یعنی انجمن خدام القرآن کی سطح پر ایک قابلِ ذکر پیش رفت گزشتہ سال کے دوران یہ ہوئی ہے کہ رفیق محترم جناب فہیم چوہدری صاحب کو ہمہ وقت SSQ کے لئے فارغ کر لیا گیا ہے۔ لہٰذا توقع ہے کہ فہیم صاحب ان شاء اللہ تنظیم اور انجمن دونوں شعبوں کی ترقی کا باعث بنیں گے۔

## لندن

تنظیمی اعتبار سے لندن کی تنظیم کی صورتِ حال بالکل مایوس کن ہے۔ وہاں کے مقامی

امیر محترم شبیر علی خاں صاحب کی کچھ ذاتی مجبوریوں کے باعث تنظیمی معاملات سرد بازاری کا شکار ہیں۔ ان کی کارکردگی کی کوئی باقاعدہ رپورٹ ہمیں موصول نہیں ہوتی رہی۔ ہاں ظہور الحسن صاحب اور ان کی اہلیہ اپنے طور پر تنظیم کے لئے سرگرمِ عمل ہیں۔ بیگم ظہور الحسن وہاں ایک عربی کلاس چلا رہی ہیں۔ اس فیملی سے بذریعہ خط یا بذریعہ ٹیلی فون کبھی کبھار رابطہ ہو جاتا ہے۔

## پیرس

فی الوقت بیرونِ پاکستان تنظیموں میں صرف پیرس کی تنظیم کی کارکردگی تسلی بخش قرار دی جا سکتی ہے۔ وہاں الحمدللہ تنظیمی نظم پوری طرح استوار ہے۔ ہفتہ وار اجتماعات کا انعقاد باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے ذریعے امیر محترم کے دروس سنوانے کا اہتمام بھی پابندی سے جاری ہے۔ رپورٹیں بھی باقاعدگی سے موصول ہو رہی ہیں۔ وہاں کی تنظیم کے فعال ہونے میں سب سے بڑا حصہ بجا طور پر رفیقِ محترم اعجاز لطیف صاحب کا ہے اور یہ ان کے اعجاز ہی کا مظہر ہے کہ بہت کم وقت میں انہوں نے وہاں تنظیمی نظم قائم کیا اور مثالی انداز میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو شرفِ قبول عطا فرمائے۔ سچی بات یہ ہے کہ تنظیم کے حوالے سے انہیں اگر پیرس کا "نسیم الدین" قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ جس طرح برادرم نسیم الدین صاحب نے ابو ظہبی میں تنظیم کو Organise کیا تھا' بالکل اسی انداز میں محترم اعجاز لطیف صاحب نے پیرس میں تنظیم کی بنیادوں کو اٹھایا ہے اور اب نسیم الدین صاحب ہی کی مانند وہ بھی دیارِ غیر سے پاکستان منتقل ہو گئے ہیں۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ اب کراچی میں اسی طرح active ہوں گے اور برادرم نسیم الدین کے دست و بازو ثابت ہوں گے۔

پیرس میں رفقاء کی کل تعداد ۱۱ ہے۔ سالانہ اجتماع سے متصلاً قبل منعقد ہونے والی تربیت گاہ میں پیرس سے تین افراد شریک ہوئے ہیں' جن میں سے دو حضرات اشرف صاحب اور جاوید صاحب تنظیم کے باقاعدہ رفیق ہیں۔ اور ایک ساتھی سہیل صاحب مبصر کے طور پر شرکت فرما رہے ہیں۔ ویسے پیرس میں سہیل صاحب بھی تنظیمی کاموں میں رفقاء سے کسی طرح پیچھے نہیں رہتے۔ اشرف صاحب' جو تربیت گاہ Attend کر چکے ہیں اور اس سالانہ اجتماع میں شریک ہیں' اعجاز لطیف صاحب کے بعد پیرس کی تنظیم کے ذمہ دار ہوں گے۔ انہیں امیر کے طور پر نامزد کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کام کو صحیح نہج پر آگے بڑھانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرتب : قمر سعید قریشی

ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی برائے بیرون پاکستان

# سالانہ رپورٹ تنظیم اسلامی کوئٹہ

## از مارچ ۱۹۹۰ء تا فروری ۱۹۹۱ء

تنظیمِ اسلامی کے سولہویں سالانہ اجتماع میں تنظیم اسلامی کوئٹہ کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ حسبِ روایت سب سے پہلے کوئٹہ کی تنظیم کے قیام اور رفقاء کی تعداد کے بارے میں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کوئٹہ کی تنظیم کا باقاعدہ قیام اپریل ۱۹۸۳ء میں عمل میں آیا۔ اس آٹھ سال کے عرصے میں بہت سے ساتھی اس مختصر سے قافلے میں شریک ہوئے' لیکن کوئٹہ چونکہ ایک ایسا مقام ہے کہ جہاں سے ملازم پیشہ حضرات اکثر تبادلے کی فکر میں رہتے ہیں' لہٰذا ساتھی آتے رہے' جاتے رہے۔ اس وقت پاکستان کی بیشتر بڑی تنظیموں میں کوئٹہ کے فراہم کردہ رفقاء موجود ہیں جو کہ تنظیم کا سرمایہ ہیں۔ مثلاً مرکز میں میاں محمد نعیم صاحب' پشاور میں اشفاق احمد میر صاحب اور کراچی میں شعیب الرحیم صاحب۔ بہرحال اس وقت کوئٹہ میں رفقاء کی کل تعداد ۲۱ ہے ...... جس میں ۱۵ ملتزم' ۵ مبتدی اور ایک غیر متعلق رفقاء شامل ہیں۔ ان رفقاء میں سے اللہ کے فضل و کرم سے فعال رفقاء کی تعداد ۱۴ ہے۔

الحمدللہ کہ تنظیم میں شمولیت کے بعد رفقاء کے اندر عبادات سے شغف بڑھا ہے۔ اکثر رفقاء باجماعت نماز کا التزام کرتے ہیں اور وقت سے پہلے مسجد میں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرتی و مالی معاملات میں بھی محتاط ہیں۔ اس وقت تنظیم اسلامی کوئٹہ کی ٹیم ان رفقاء پر مشتمل ہے:

۱۔ امیر تنظیم: محمد راشد گنگوہی
۲۔ ناظم بیت المال: سید برہان علی صاحب
۳۔ ناظم نشر و اشاعت: اقتدار احمد صاحب
۴۔ نقیب اسرہ شہر: جاوید انور صاحب
۵۔ نقیب اسرہ چھاؤنی: محمد امین صاحب

معتمد محبوب سبحانی صاحب محکمہ جاتی تربیت کے سلسلے میں ایک سال کے لئے ہالینڈ گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ ذمہ داری فی الحال میں خود ہی نبھا رہا ہوں۔

تنظیمی کام اللہ کے فضل و کرم سے ٹھیک طور پر انجام پا رہے ہیں۔ البتہ دعوتی کام میں

مشکل پیش آ رہی ہے' اس لئے کہ درسِ قرآن یا تقریر وغیرہ کے لئے رفقاء کی کمی ہے۔ اسی طرح خواتین کے اجتماع میں درس قرآن یا تقریر کے لئے کوئی تنظیمی خاتون مہیا نہیں ہیں اور کارنر میٹنگ وغیرہ کے سلسلے میں بھی یہی دشواری ہے۔ بہرحال اللہ کے بھروسے پر کچھ رفقاء نے تنظیمی اجتماعات میں ہلکے پھلکے خطاب کی کوشش شروع کر دی ہے۔ فی الحال ایک رفیق درس قرآن دیتے ہیں' ان شاء اللہ العزیز مزید دو رفقاء درس قرآن کی تیاری شروع کریں گے۔

دسمبر ۱۹۹۰ء میں کوئٹہ کی تنظیم کو پہلی مرتبہ دو اسروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس تقسیم سے اللہ کے فضل سے تنظیم کی کارکردگی میں اضافہ ہوا ہے۔

## اجتماعات

ہفتہ میں ایک دفعہ اسرہ جاتی تنظیمی اجتماع ہوتا ہے' جس میں تنظیمی امور کے علاوہ امیر محترم کے خطاب جمعہ کی کیسٹ بھی سنی جاتی ہے۔

ہفتہ میں ایک دفعہ تنظیمی سطح پر رفقاء درس قرآن میں شرکت کرتے ہیں جو بدھ کے دن دفتر سے قریبی مسجد میں انجمن کے زیر اہتمام ہوتا ہے۔

مہینے میں ایک دفعہ تنظیمی سطح پر ماہانہ اجتماع ہوتا ہے' جس میں تنظیمی امور اور رفقاء کی کارکردگی کے جائزہ کے علاوہ لٹریچر' سیرتِ صحابہ اور سیرتِ رسول سے کچھ حصے بھی پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ رفقاء کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اظہارِ خیال فرمائیں۔ لہٰذا بعض رفقاءاظہار خیال کرتے ہیں جس سے دوسرے رفقاء استفادہ کرتے ہیں۔

ہر ماہ خواتین کا اجتماع منعقد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے' جس میں رفقاء کی خواتین خاص طور پر شرکت کرتی ہیں۔ لیکن بوجوہ اس اجتماع کی کارکردگی اچھی نہیں ہے۔

پچھلے چار پانچ ماہ سے امیر محترم کے خطابِ جمعہ کی مدد سے مقامی تنظیم کی طرف سے اخبارات کو بیان جاری کئے جا رہے ہیں اور یہ بیانات روزنامہ "جنگ" اور "مشرق" میں ہفتے میں دو ایک مرتبہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔

## دعوتی سرگرمیاں

رفقاء اپنے حلقۂ احباب میں میثاق' ندا اور دیگر اہم کتب اور کیسٹس کے ذریعے تنظیم کی دعوت و تعارف پہنچانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں پچھلے دو تین ماہ سے کچھ افراد کو ہدف بنا کر کام کرنے کا آغاز کیا گیا ہے۔

سالِ رواں میں دو مرتبہ رفقاء کے لئے تربیتی پروگرام ترتیب دیئے گئے جس میں عام لوگوں

کے لئے درسِ قرآن' درسِ حدیث اور فرائضِ دینی کا جامع تصور بھی شامل تھے۔ رفقاء نے ان تربیتی پروگراموں کے دوران رات کو مسجد ہی میں قیام کیا۔

سال رواں کا اہم ترین پروگرام کوئٹہ کا جلسۂ عام تھا' جس میں امیر محترم نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے خطاب فرمایا۔ اگرچہ یہ انتخابات کی ہنگامہ خیزیوں کے دوران ہوا' تاہم یہ جلسہ توقعات سے زیادہ کامیاب رہا۔ جلسۂ عام کے دوسرے دن امیر محترم نے مسجد طوبیٰ میں قبل از جمعہ خطاب بھی فرمایا جس میں آپ نے جلسہ عام والی تقریر کی مزید وضاحت فرمائی۔

...... ☆☆☆ ......

اللہ کے فضل و کرم سے اکثر رفقاء نصاب کے مطابق اعانت ادا کرتے ہیں اور اکتوبر ۱۹۹۰ء میں ہونے والے جلسہ عام کے سلسلے میں بھرپور اعانت کی۔

جگہ' وسائل اور افراد کار کی کمی کے باعث مقامی طور پر رفقاء کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ بندوبست ممکن نہیں ہے' تاہم اس کی کمی مرکز کی تربیت گاہوں میں شمولیت سے کسی حد تک پوری ہو جاتی ہے۔

## تجاویز

۱۔ مرکز گاہے بہ گاہے دو یا چار ورقے کی شکل میں دعوتی لٹریچر مقامی تنظیموں کو فراہم کرے۔

۲۔ مرکز سے ذمہ دار حضرات وقتاً فوقتاً مقامی تنظیموں کا دورہ کیا کریں۔

۳۔ مرکز سے جو پریس ریلیز اخبارات کو جاری کئے جاتے ہیں' ان کی نقول مقامی تنظیموں کو فوراً مہیا کر دی جایا کریں۔

مرتب: محمد راشد گنگوہی (امیر تنظیم اسلامی کوئٹہ)

---

# سالانہ رپورٹ تنظیم اسلامی پشاور

اگرچہ تنظیم اسلامی پاکستان کی تاسیس ۱۹۷۵ء میں لاہور میں ہوئی تھی' تاہم پشاور میں اس قافلۂ سخت جان کی دعوت ۱۹۸۱ء میں پہنچی' جب امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب تین روزہ دورے پر پشاور تشریف لائے۔ اس موقع پر سنہری مسجد پشاور میں دو روز تک سورۃ الحج کے آخری رکوع کا درس ہوا تھا' جبکہ تیسرے روز سوال و جواب کی ایک نشست منعقد

ہوئی تھی اور اسی موقعے پر اسرہ تنظیم اسلامی پشاور کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ۱۹۸۳ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اسرہ پشاور کو تنظیم کا درجہ دے دیا گیا اور جناب صلاح الدین صاحب کو تنظیم اسلامی پشاور کا پہلا امیر مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد جناب فہیم صاحب کو امیر اور راجہ سردار احمد صاحب کو قیم بنایا گیا۔ جناب فہیم صاحب کی رہائش چونکہ پشاور سے بہت دور باجوڑ میں تھی' اس لئے اسی اثنا میں راقم الحروف (اشفاق احمد میر) جب کوئٹہ سے پشاور منتقل ہوا' تو اسے پشاور کی تنظیم کا امیر مقرر کیا گیا۔ تب سے اب تک تنظیم اسلامی پشاور کا قافلہ میری نگہداشت میں رواں دواں ہے۔

الحمدللہ جب سے تنظیم اسلامی پشاور قائم ہوئی ہے' اس کا ہر آنے والا دن ترقی کی جانب رواں دواں ہے۔ گزشتہ سال کے دوران اور اس سال تنظیم اسلامی پشاور میں کافی استحکام پیدا ہوا ہے اور اسی لحاظ سے دعوتی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

## تعداد رفقاء

گزشتہ سال فروری ۹۰ء میں رفقاء کی کل تعداد ۳۵ تھی' جن میں سے ملتزم رفقاء ۱۲ اور مبتدی ۱۰ تھے' جبکہ باقی ۱۳ حضرات غیر فعال کے زمرے میں آتے تھے۔ الحمدللہ کہ اس سال رفقاء کی تعداد ۵۳ ہے جن میں سے ۴۰ مبتدی اور ۱۳ ملتزم رفقاء ہیں۔

## اسرہ جاتی نظم

سال گزشتہ کو امیر محترم نے پیش قدمی کا سال (Launching Year) قرار دیا تھا اور گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر محترم نے تمام تنظیموں کو توڑ کر نئے سرے سے ڈھانچہ بنانے کا اعلان فرمایا تھا۔ اسی سلسلے میں امیر محترم نے ماہ مئی کے اواخر میں پشاور کا دورہ فرمایا تھا اور پشاور کی تنظیم کو تین اسروں یعنی (ا) اسرہ شہر' (۲) اسرہ صدر اور (۳) اسرہ یونیورسٹی میں تقسیم فرمایا۔ اور وارث خان صاحب' جمشید عبداللہ صاحب اور حافظ عرفان صاحب کو بالترتیب نقیب مقرر فرمایا۔

## اجتماعات

تنظیم اسلامی پشاور کے ہفتہ وار اجتماع کو ختم کر کے اسے مہینے میں ایک بار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جبکہ ہر اسرے کا ایک ہفتہ وار اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس کے علاوہ پشاور شہر اور یونیورسٹی کے اسرہ کے تحت ایک ہفتہ وار دعوتی پروگرام بھی ہوتا ہے۔

الحمدللہ پچھلے سال کے دوران پشاور کی تنظیم کی دعوتی سرگرمیوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ پشاور تنظیم کے تحت پہلے صرف ایک دعوتی پروگرام ہوتا تھا' جبکہ اسرہ جاتی نظام کے تحت اب دو ہفتہ وار پروگرام باقاعدگی کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اسرہ شہر کے نقیب جناب وارث خان صاحب کے دو' جناب ڈاکٹر محمد مقصود صاحب کے دو' اور محمد مقبول صاحب' مراد علی شاہ صاحب اور جاوید اسلام صاحب کا ایک ایک ہفتہ وار درس بھی مختلف مقامات پر باقاعدگی سے منعقد ہو رہا ہے۔ مزید برآں تین رفقاء جناب وارث خان صاحب' جناب ڈاکٹر محمد مقصود صاحب اور جمشید عبداللہ صاحب تین مختلف مساجد میں جمعہ کا بیان بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ہفتہ وار ویڈیو پروگرام تنظیم اسلامی پشاور کے دفتر میں بھی منعقد ہوتا ہے۔ اسرہ شہر کے تحت مختلف کالجوں اور الیکشن ۹۰ء کے دوران جلسوں کے موقعوں پر امیر محترم کی کتب اور رسائل کے سٹال لگا کر تنظیم کی دعوت کو آگے بڑھایا گیا۔

تنظیم کے زیر اہتمام اگرچہ الحمدللہ کافی اچھے انداز میں دعوتی سرگرمیاں جاری ہیں لیکن اس کے باوجود چند چیزیں تنظیم کی دعوت کے سلسلے میں اثرانداز ہو رہی ہیں جن میں سب سے بڑھ کر ہماری اپنی کم مائیگی ہے۔ اس کے علاوہ تنظیم کے لٹریچر کا سلیس زبان میں نہ ہونا اور پشتو زبان میں کسی کتاب کا نہ ہونا وغیرہ بھی بنیادی وجوہات ہیں۔

تنظیم میں شمولیت کے بعد رفقاء کی دینی کیفیت میں بحیثیت مجموعی چند چیزوں میں اضافہ اور چند میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ملتزم رفقاء کی نمازوں کی کیفیت تو الحمدللہ اچھی ہے تاہم خشوع و خضوع اور نوافل وغیرہ میں کمی کو رفقاء خود بھی محسوس کرتے ہیں۔ تمسک بالقرآن' کی کیفیت بھی اچھی ہے۔ معاشرتی معاملات میں بھی رفقاء اپنی سی کوشش کرتے ہیں۔ پردہ کے معاملہ میں پورے طور پر شرعی پردہ کے اہتمام میں کوتاہی ہے' البتہ رفقاء اپنی حد تک پردہ کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ کاروباری معاملات میں اصلاح کی صورت حال بھی بہتر ہے۔

میں اپنی تنظیم کے ذمہ دار حضرات کی کارکردگی سے بحیثیت مجموعی مطمئن ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ ٹیم کے ساتھ تنظیم کی دعوت اور وسعت کا کام احسن طریقے کے ساتھ سرانجام دے سکتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

منجانب: اشفاق احمد میر
امیر تنظیم اسلامی پشاور

کی نصرت بایں معنی کہ دین اللہ کا ہے ... اور رسولؐ کی نصرت اس حوالے سے کہ اللہ کے دین کو غالب کرنا اصلاً رسولؐ کا فرض منصبی ہے۔ یہ دونوں نسبتیں ہمارے منتخب نصاب کے آخری مقام سورۃ الحدید میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہیں: **ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب** کہ اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون ہیں اس کے وہ جانثار اور وفادار بندے جو غیب میں رہتے ہوئے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔ تو یہ نصرتِ خداوندی اور نصرتِ رسل ہی گویا کہ جہاد فی سبیل اللہ کی اصل ماہیت' اس کی اصل حقیقت' اس کا لب لباب اور اس کا خلاصہ ہے۔ آگے "**من انصاری الی اللہ**" کے جواب میں حواریین مسیح کا جواب نقل ہوا ہے:

قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ "حواریین نے کہا کہ ہم ہیں مددگار اللہ کے!"

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ

"پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا (حضرت مسیح علیہ السلام پر) اور ایک گروہ کفر پر اڑا رہا"۔

## اللہ کی تائید سے اہل ایمان کا غلبہ

فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

"تو ہم نے تائید فرمائی ان کی جو ایمان لائے تھے ان کے دشمنوں کے مقابلے میں' اور (بالآخر) وہی غالب ہوئے!"

یہاں "**فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ**" میں وہی لفظ "اظہار" اسم فاعل کی شکل میں آیا ہے جو "**لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ**" میں بطور فعل آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام لیوا دنیا میں غالب ہوئے اور اللہ کے رسول کا انکار کرنے والے یہودی مغلوب ہوئے۔ اور تاریخ میں پھر وہ ادوار بھی آئے' کہ جن میں ان کے لئے اپنا کوئی تشخص برقرار رکھنا بغیر اس کے ممکن نہیں رہا کہ وہ حضرت عیسٰی کے نام لیواؤں کی پناہ میں آئیں اور ان کے دامن میں اپنے آپ کو چھپائیں۔ تاریخ انسانی کے دوران وقفے وقفے کے بعد ان پر عذابِ خداوندی کے کوڑے بھی برستے رہے۔ کبھی بخت نصر کے حملے

کی صورت میں ان پر عذابِ الٰہی آیا اور کبھی ٹائٹس رومی کی صورت میں ان پر قہرِ خداوندی نازل ہوا۔ اس صدی میں ہٹلر کے ہاتھوں ان پر قیامت ٹوٹی۔ لیکن بہرحال تاریخ کی یہ انمٹ شہادت ہے کہ وہ اس وقت سے ہمیشہ مغلوب ہی رہے ہیں۔ اس وقت بظاہر دنیا میں ان کی کچھ چلت پھرت اور کچھ حیثیت و مقام نظر آتا ہے لیکن وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام لیواؤں کے طفیل اور ان کے سہارے پر ہے۔ اور اگر یہ آج کچھ ناچ رہے ہیں تو انہی کے کھونٹے پر کہ جو چاہے حضرت عیسیٰؑ کے صحیح معنی میں متبعین نہیں ہیں' لیکن بہرحال ان کے نام لیوا ہیں۔

یہاں یہ سورۂ مبارکہ ختم ہوتی ہے۔ اب چند جملوں میں اس کا لب لباب ذہن نشین کر لیجئے۔ سورۂ مبارکہ کا مرکزی مضمون ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصدِ بعثت اور اس کی تکمیلی اور امتیازی شان یعنی وہ دین حق جو آپ دے کر بھیجے گئے اسے پورے نظامِ زندگی پر بالفعل قائم کرنا' غالب کرنا' رائج کرنا' نافذ کرنا۔ اور وہ جو ایمان رکھتے ہوں اللہ پر اور ایمان رکھتے ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' ان کا فرض منصبی ہے اس مقصد کے لئے جان اور مال کے ساتھ جہاد کرنا۔ وہ اگر یہ کرتے ہیں تو ان کے لئے سب کچھ ہے۔ مغفرت بھی ہے اور ہمیشہ رہنے والے رہائشی باغات میں ان کو بہترین ٹھکانے بھی میسر آ جائیں گے۔ ان پر اللہ کی طرف سے انعام و اکرام اور اعزاز کی بارش ہوگی۔ پھر یہ کہ مزید اس دنیا میں بھی نصرت اور فتح کے وعدے ہیں۔ اور مزید برآں یہ کہ ان کی اس طرح قدر افزائی ہوگی اور وہ بلند مقام انہیں ملے گا کہ وہ اللہ ا ر اس کے رسول کے مددگار قرار پائیں گے۔ اور اگر نہیں کرتے ہیں تو عذابِ الیم سے چھٹکارا پانے کی امید بھی امید موہوم ہے' بلکہ یہ اللہ کے غضب کو بھڑکا دینے والی بات ہے کہ انسان زبان سے دعوائے ایمان کرے' اللہ اور اس کے رسول کے ماننے کا اقرار کرے اور بالفعل اس کے تقاضوں کو پورا کرنے سے انکار کر دے!! ○○

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

## بقیہ : عرضِ احوال

رفقاء و احباب جو اس کے لئے پورا سال فارغ نہ کر سکتے ہوں' اگر پہلے چھ ماہ کے لئے شریک ہو جائیں' تو بھی یہ ان کے لئے عربی کی ایک مضبوط بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ داخلے کے لئے انٹرویوز ۲۵ر اپریل (اغلباً ۹ شوال) کو ہوں گے اور تدریس کا آغاز اس کے دو روز بعد' ۲۷ر اپریل سے شروع ہو جائے گا۔ اس کورس میں داخلہ کے خواہشمند حضرات کو اپنی درخواستیں عیدالفطر سے قبل ارسال کر دینی چاہئیں۔

☆☆☆

'میثاق' کے زیر نظر شارہ کا ایک قابل لحاظ حصہ تنظیم اسلامی کی سال گزشتہ کی کارکردگی پر مبنی سالانہ رپورٹوں پر مشتمل ہے اور اس طرح یہ گویا ایک اعتبار سے "رپورٹ نمبر" کی سی صورت اختیار کر گیا ہے۔ یہ رپورٹیں فروری میں منعقد ہونے والے تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع میں پیش کی گئی تھیں۔ پرچے کی تنگ دامانی کے باعث تمام علاقائی تنظیموں کی رپورٹیں اس اشاعت میں شامل نہیں کی جا سکیں۔ تنظیم اسلامی لاہور اور حلقہ خواتین کی رپورٹیں قبل ازیں 'ندا' میں شائع کی جا چکی ہیں' لیکن انہیں بھی ان شاء اللہ باقی ماندہ رپورٹوں کے ساتھ 'میثاق' کی کسی قریبی اشاعت میں شامل کر دیا جائے گا' تاکہ رفقائے تنظیم کے لئے ان کا مکمل ریکارڈ تیار ہو جائے۔

گزشتہ ماہ تنظیم اسلامی لاہور کے رفقاء نے کراچی میں امیر محترم کے خطاب عام میں شرکت اور وہاں پر ٹی بورڈز کے ساتھ ایک خاموش مظاہرہ کرنے کی غرض سے کراچی کا سفر کیا۔ یہ تین روزہ سفر جو خود اپنی جگہ ایک بھرپور تنظیمی و دعوتی سفر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک متحرک تربیت گاہ کی حیثیت رکھتا تھا' رفقائے لاہور کے لئے ایک نہایت خوشگوار تجربہ تھا۔ اس سفر پر مبنی مکمل رپورتاژ بھی شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ ○○

---

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

# امیرِ تنظیمِ اسلامی کے ۸؍ مارچ کے خطابِ جمعہ کا پریس ریلیز

لاہور۔ ۸؍ مارچ۔ امیر تنظیم اسلامی پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ہمارے وطن میں جمہوریت کا پودا اب جڑیں پکڑنے لگا ہے اور وزیر اعظم نواز شریف صنعت و حرفت اور تجارت کو استحکام دینے کے لئے بہت حوصلہ افزا کام کر رہے ہیں۔ وہ مسجد دارالسلام باغ جناح میں اپنے خطاب جمعہ کے آخر میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی تطہیر شروع کر دی گئی ہے اور اگر اسے استقامت سے جاری رکھا گیا' جس کے آثار نظر بھی آنے لگے ہیں تو ہمارے ملک کی اس روگ سے گلوخلاصی ہو جائے گی جو بدعنوان افسر شاہی کی وجہ سے قومی زندگی کے ہر پہلو کو لگ گیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ٹیکسوں کے نظام کی اصلاح کے ساتھ متعلقہ محکموں کی بھی صفائی ضروری ہے جس کے بغیر ٹیکس دہندگان میں یہ اعتماد پیدا نہیں ہوگا کہ ان کی دیانت پر بھروسہ کرتے ہوئے اس حساب کتاب کو تسلیم کر لیا جائے گا جو وہ احساس ذمہ داری کے تحت پیش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں یہ بھی نظر آنا چاہئے کہ سرکاری خزانے میں ان کی طرف سے جمع کرائی جانے والی رقوم پوری کی پوری ملک و قوم کی فلاح و بہبود پر ہی خرچ ہو رہی ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی نے حکمران جماعت کے پیپلز پارٹی سے کھلے اور درپردہ رابطوں کو بھی سراہا جن کے نتیجے میں آٹھویں ترمیم کی وہ تلوار منتخب حکومت کے سر پر ننگی نہ رہے گی جو ہمارے نئے جمہوری انتظام کے آغاز ہی سے لٹکی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم کی موجودگی میں پارلیمانی جمہوریت ایک دھوکا اور فریب ہے۔ آپ یہ تو کر سکتے ہیں کہ پارلیمانی نظام پسند نہیں تو صدارتی نظام اختیار کر لیں لیکن پارلیمانی نظام کو برقرار رکھ کر اس پر ایک دستوری ترمیم کے ذریعے صدر کو مسلط کر دینا ہرگز مناسب نہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ میرے نزدیک صدارتی نظام اگرچہ اسلام کے سیاسی نظام کے مزاج سے قریب تر ہے' تاہم بحالات موجودہ مطلوب شے جمہوریت کا استحکام ہے اور قوم اتفاق رائے سے اس کے تحت اگر پارلیمانی نظام رکھنا چاہتی ہے تو اس میں بھی کوئی بات خلاف اسلام نہیں۔ ون یونٹ میں بھی بڑی برکت تھی' کاش وہ چل سکتا مگر میری رائے میں فوقیت بہرحال ملک کے سب صوبوں اور علاقوں کے قلبی اطمینان کو حاصل ہے۔ خارجہ پالیسی کے ضمن میں روس' ایران اور بھارت کے ساتھ تعلقات کو نئی بنیادوں پر استوار کرنے کی اپنی تجویز کی وضاحت کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ کسی بھی آزاد و خود مختار ملک کی خارجہ حکمت عملی کوئی جامد شے نہیں ہوتی بلکہ آس پاس کے حالات اور بین الاقوامی سیاسی تبدیلیوں سے اثر قبول کرتے ہوئے بدلتی رہنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے معاملے میں ہمارے ایک محب وطن حلقے کے جذبات بہت نازک ہیں لیکن حقائق ان لوگوں کی نگاہوں سے بھی اوجھل نہیں ہونے چاہئیں۔ کیا یہ مشاہدہ نہیں کیا جا رہا کہ آج بھارت جمہوریت کی معراج سے نیچے کی طرف لڑھک رہا ہے اور وہاں سیاسی حالات عدم استحکام کا وہ رخ اختیار کر رہے ہیں' جو پاکستان میں پچاس کے عشرے کے دوران پایا گیا تھا جبکہ پاکستان اس اعتبار سے پاتال سے اٹھ کر بلندی کی طرف جا رہا ہے اور یہی وقت ہے جب ہم بھارت کے ساتھ برابری کی سطح پر معاملہ کرنے کی بات سوچ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر بش کتنے ہی سہانے وعدے کریں' وقت آنے پر امریکہ وہی کچھ کرے گا جو یہود کو پسند ہوگا کیونکہ دنیا کی یہ واحد سپرپاور پوری طرح صیہونیت کے پنجے میں ہے اور اس کی تاریخ گواہ ہے کہ یہود کے مفاد کے خلاف قدم اٹھانا تو بڑی بات ہے' ان کے خلاف بولنے والی زبان بھی ہمیشہ کے لئے خاموش کر دی گئی۔ کوئی امریکی کانگرس مین یا سینیٹر حتیٰ کہ صدر تک صیہونیت کو ناخوش کرنے کے بعد اپنی جگہ برقرار نہ رہ سکا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ دوسری طرف روس آج پھر انہی حالات سے دوچار ہے' جن سے ستر (۷۰) برس پہلے دوچار تھا۔ وہاں کمیونزم مرچکا ہے۔ وہ ایک نظام سے جان چھڑا چکے ہیں لیکن کوئی متبادل نظام تاحال ان کے پاس موجود نہیں ہے۔ اس خلاء سے ہم اسلام کو اپنے ملک میں نافذ کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو روشنی کا مینار ثابت ہوگا۔ انہوں نے اپنے اس موقف کا اعادہ کیا کہ روس اور بھارت کے ساتھ پاکستان کو برابری کی سطح پر مصالحت کا رویہ اختیار کر کے ان دونوں ممالک اور ایران و چین کے اشتراک کے ساتھ ایک نئے اور مضبوط بلاک کی داغ بیل ڈالنی چاہئے جو اس علاقے کو امریکہ کی تھانیداری سے آزاد رکھ سکے۔ ○○

HOUSE OF QUALITY BEARINGS

# KHALID TRADERS

*IMPORTER, INDENTOR, STOCKIST, SUPPLIER, OF ALL KINDS OF BALL, ROLLER & TAPER BEARINGS*

**WE HAVE :**
- BEARINGS FOR ALL INDUSTRIES & MARINE ENGINES.
- AUTOMOTIVE BEARINGS FOR CARS & TRUCKS.
- BEARINGS UNIT FOR ALL INDUSTRIAL USES.
- MINIATURE & MICRO BEARINGS FOR ELECTRICAL INSTRUMENTS.

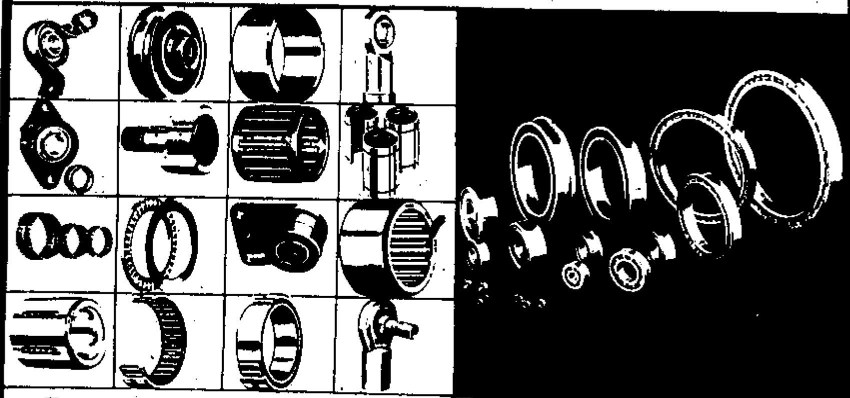

**PRODUCTS**

**HIGH PRECISION**

*MINIATURE BEARINGS*
*EXTRA THIN TYPE BEARINGS*
*FLANGED BEARINGS*
*BORE DIA .1 mm TO 75 mm*

**DISTRIBUTOR**

ROD KBC

**STOCKIST**

NACHI NSK SKF NTN

CONTACT : TEL. 732952 - 735883 - 730595
G.P.O BOX NO.1178.OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI - PAKISTAN
TELEX: 24824 TARIQPK. CABLE: DIMAND BALL.

# ہم مغرب سے مقابلہ کرتے ہیں

## ....اور اُن ہی کی سرزمین پر!

ہم اپنے گارمنٹس، بیڈ لنن اور ٹیکسٹائل کی دیگر مصنوعات مغربی ممالک، اسکینڈی نیوین ممالک، شمالی امریکہ، روس اور مشرقِ وسطیٰ کے ملکوں کو برآمد کرتے ہیں اور ہماری برآمدات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن بیرونی منڈیوں میں اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لئے ہمیں انتھک محنت کر کے اپنی فنی مہارت اور معلومات میں مستقل اضافہ کرتے رہنا پڑتا ہے۔ ایسی محنت جو ہمیں رُک کر دم نہیں لینے دیتی ایسی محنت جو ہماری کارکردگی کے معیار کو اور بلند کرتی ہے۔ ایسی محنت جو کوالٹی، ڈیزائن اور پابندیٔ وقت کے سلسلے میں کرم فرماؤں کے مطالبات اطمینان بخش طریقے پر پورا کرنے کا ہمیں اہل بناتی ہے۔

جہاں شرط مہارت
وہاں جیت ہماری

**Jawad** ®

Made in Pakistan
Registered Trade Mark

معیاری گارمنٹس تیار کرنے اور برآمد کرنے والے

## ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز (گارمنٹس) پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ

IV/C/3-A ناظم آباد، کراچی - 18 - پاکستان - فون 610220-616018-628209

کیبل "JAWADSONS" ٹیلیکس 24555 JAWAD PK فیکس (92-21) 610522

MONTHLY
# Meesaq
36-K, Model Town, Lahore - Pakistan.

Regd No. L 7360
VOL. 40 NO. 4
APRIL 1991